U0109

أنت وليّي في الدنيا والآخرة
توفّني مسلماً وألحقني بالصالحين



الحمد لله كه كتاب مستطاب تفسير سورهٔ
يوسف در سنه ١٢٠٦ هجريه مقدسه نبويه



باهتمام محمد عبد الله مجيد نور عفي عنه
در جزيره معموره ممبئي حليه طبع پوشيد




لکھوں پہلے توحید جان آفرین ۔ قلم کی طرح خاک پر رکھہ جبین
دکھا جسنے نقش و نگار قدم ۔ بنایا ہے گلگشت لوح و قلم
اُسی سے ہے سرسبز باغ سخن ۔ ہے سیراب و شاداب گلزار کن
عنایت سے اُسکی اِک مشت خاک ۔ ہوئی معدن گوہر تابناک
اُسی نے جگر چیر ہر سنگ کا ۔ کیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا
کرآباد گلشن بفصل ربیع ۔ دکھاوے ہے انواع نقش بدیع
اُسی کی ہے قدرت سے باغ و بہار ۔ مطرز ملون بنقش و نگار
ہریک برگ گل اس سے ہے تازہ رو ۔ ہریک گل مین پنہان اُسی کی ہے بو
ہے الحق وہی صانع نقش کل ۔ نگارندۂ دفتر برگ گل

مُقدر

۹۶۷

مقدر الک کر بد و نیک کی ؛ لکھی سرنوشت اُس نی ہر ایک کی

ہے ذات اُسکی دانای ہر بسیط ؛ ہر یک شی پہ ہے علم اسکا محیط

جہان تا جہان عالم نیک و زشت ؛ نہ سر مو نہ باہر ہے از سرنوشت

قلم جس طرح اُسکا جریان ہے ؛ مخالف ہو کوئی نہ اِمکان ہے

نہ واقف کوئی اُسکے ہے کار سی ؛ نہ آگاہ ہے اُسکے اسرار سے

ہے ذات بنی معترف بالقصور ؛ غرض عجز ہے اصل و فرع شعور

## در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کون سر دفتر انبیا ؛ دُرِ قلزم قدرت کبریا

بہارِ گلِ بوستانِ ازل ؛ چراغ شبستان علم و عمل

مقدس ہے ذات اسکی شمع سُبُل ؛ وہ ہے باعث خلقت جزو کل

شفیع الورا خاتم المرسلین ؛ کہ دینون کا ناسخ ہوا اسکا دین

عطا حق نی کر تاج آسری اُسے ؛ کیا مالک تخت آذری سے

محمد کی مانند جگ مین نہین ؛ نہ پیدا ہوا ہے نہ ہووی کہین

اُسے جسطرح چاہیے دے کمال ؛ کیا شاہد بزم عز و جلال

اصحاب کبار کی تعریف مین

کیا نور یوسف نی اس دم کلام
کہ یا نوح تمپر درود و سلام

کیا کعز جسنے بڑا ہے شقی
جو ایمان لایا وہ ہے جنتی

وہی نور تھا آگ مین جب خلیل
پڑا آکے پایا ثواب جزیل

کیا صبر برکت سی اُس نور کی
خدا نے بلا اُس سے سب دور کی

وہ آیا جو پھر صُلب اِسحاق مین
اُٹھا اُنپہ فتنہ تب آفاق مین

کیا صبر انکو ملا پھر ثواب
دیا بخش انکو خدا نے شتاب

کیا صُلب یعقوب مین پھر ظہور
فرشتون نی دیکھا چمکتا وہ نور

بنزدیک یعقوب علیہ السلام
سلام آکے کرتے تھے ہر صبح و شام

روایت ہے کلبی سی آئی نیکذات
کہ قُدری سی پوچھی کسی نی یہہ بات

کہ یوسف تھا دوزین اپنے حسین
دیا انکو آدم ہوا مہ جبین

کہا اللہ نے اپنے سی پیدا کیا
خدا نی یہہ آدم کو رُتبہ دیا

کیا آپ ہی اُسین پھر نفخ روح
گئی اُسکی موقوف سارے فتوح

عطا اُس نی آدم کو کی وہ نمود
کرایا فرشتون سی اپنی سجود

رکھا اُسکے سر پر وہ تاج وقار
بزرگی و حسن اسکو تھا بیشمار

جمال اور حُسن اُسکو ایسا دیا
نہ آگے تھا ایسا نہ پیچھے ہوا

تلک آیات الکتاب المبین

ڈہان جاکے اُس نور نی ڈھیل کی | وہ لنگارہا مثل قندیل کے
طلب کی خدا نی محمد کی روح | اسے نور یوسف کی دی سب فتوح
ڈہنکا نور یوسف نی اس نور کو | گیا نور نسے نور معمور ہو
جو تھا یوسف اور انبیا مین تمام | محمد مین آیا وہ سب نور عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر

الر ہے جو قول اللہ | بڑا اسکے معنون مین ہی اشتباہ
نہین جز خدا کے کوئی جانتا | محقق یہی لکھ گئے جا بجا
ولیکن کہا بعض اصحاب نی | چنانچہ ہی کہا ابن عباس نے
سمجھ لو دلون مین تم اپنے عباد | انا اللہ رحمن ہے اُس سے مراد
کہا وہب یون ابن عباس سی | سنا ہے انہون نی نبی پاس سی
نبی نے کہا یون الف لام را | یہہ ہے قول جو ایزد پاک کا
الف سی آنا لام سے لی تو جان | ربوبیت اُسکی ثواب رسی بان
قسم کہائی سمجھو خدائے جلیل | ربوبیت اپنے کی ہے قال وقیل
پڑہے جسنے کلمہ نبی کا تمام | مین بخشونگا اُسکے تئین لا کلام
الف لام را کے ہین معنے ایک اور | بیان مین کرون ہون پہ ہی شرط غور

انا انزلنٰه

قرآنا عربیا

عرب ہوں ہیں قرآن عربی ہیں سبھی ۔ کلام اہل جنت بھی عربی ہیں سبھی

## قرآن کی فضیلت ہیں

فضائل ہیں قرآن کی بہت بہہ فصل ۔ کہ سب نقل قرآن ہے سب کی اصل

کتاب اور فرقان ہے اسکا نام ۔ حکیم اور مہیمن بھی اے نیکنام

عزیز اور محکم خدا نے کہا ۔ اور ایک نور بھی نام اسکا لیا

اسی طرح سے اسکے ہیں ساٹھہ نام ۔ کتاب خدا ہیں لکھے ہیں تمام

## قرآن پڑھنے کی فضیلت ہیں

بزرگی ہیں پڑھنے کی اسکے لکھوں ۔ کہا ہے نبی نے حدیثوں ہیں یوں

پڑھے جو کہ قرآن رکھے دل ہیں بیم ۔ نہ بخشیگا مجھکو خدائے کریم

کیا اس نے ٹھٹھا یہہ قرآن سے ۔ سمجھنا ہے یہہ دور ایمان سے

پڑھے جو کوئی یہہ نبی نے کہا ۔ نوافل ہیں قرآن کو ہو کھڑا

ملیں حرف پر سو نکوئی اسے ۔ نہ پہنچیگا خوبی ہیں کوئی اسے

پڑھے بیٹھ قرآن نوافل ہیں جو ۔ وہ پنجاہ نیکی سے ہو سرخرو

جو باہر نمازوں سے کرکے وضو ۔ پڑھے کوئی آیات قرآن کو

اٹھایا جب اس نے یہہ تھوڑا سا رنج ۔ نکوئی ملینگی اسے بست و پنج

کہ مابین ان دو مکانون کا کر — کرے ماپ اسکی جو فہم بشر

تو تحت الثریٰ سے لگا تا فلک — درازی ہو اسکی بلا ریب و شک

نبی نے کہا اہل قرآن کے — ہین مخصوص درگاہ سبحان کے

جو انکا عدو ہے خدا کا عدو — محب انکا اللہ کا دوست ہو

قیامت کو قرآن اس پاس آ — ہر ایک طرح کے رنج سے دے بچا

ہو انسان کی شکل اسکی تمام — چلے آگے قاری کے ہو کر امام

کہے اسکو پہچانتا ہے مجھے — مین ہون کون تو جانتا ہے مجھے

کہے قاری مین تو نہین جانتا — کہے مین ہون قرآن حامی ترا

پھر آخر کو لیجا اسے رب کے پاس — خدا اسکو دے نعمتین بیقیاس

جماعت فرشتونکی ہو راست پر — بہشتون کے ہین طرف اسکے گھر

اور ایک تاج شاہانہ سر پر دھرین — دو اور حلہ ماباپ کو اسکے دین

جو دنیا مین ہے بلکہ اس سے دو چند — عوض حلون کا دین نہ او پسند

کرین اسکے ماباپ پھر یہ کلام — کہ یا رب عمل بد ہمارے تھے عام

ہوئی کسطرح ہمپر اتنی عطا — یہہ ہو حکم کیا تو نہین جانتا

پڑھا تیرے بیٹے نے قرآن کو — عطا تجھکو اتنی بھلا کیون نہو

فلک پر ہی روزی جہانکی تمام  
زمین پر نہ ڈھونڈو تم ای عقل خام

یہہ سنتے ہی تلوار دی اُس نی ڈال  
ہوا اُس عمل سی وہ صاحب کمال

رہا صبر کر بیٹھ وہ مرد دین  
کہ لتنے مین دو نان تازہ وہین

ہوئے ظاہر اُسپر کچھہ ایک شوربا  
پیالے مین گرم اور تازہ دھرا

یہہ نیت کا اُسکے لگا اسکو پھل  
گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل

کہا اُس نی تو نی ہدایت کی راہ  
دکھائی مجھی تجھکو دیوی اله

بہت اِس سی زیادہ ہدایت بڑی  
کہ آسان کی تونے مشکل اڑی

تعجب ہوا مجھکو اِس بات کا  
کہ دن ہو گیا کس طرح رات کا

پھر آیا مین مکے مین کرنے طواف  
کہ تا ہون گنہ میرے سارے معاف

اُسی یار کو مین نی پایا وہان  
لگا پوچھنے مجھسے تو یہان کہان

وہی تو کہ جسنے ہدایت کیا  
مجھے دم مین صاحب ولایت کیا

کہا مین نی ہی اصمعی میرا نام  
کیا مین نے بن مین تھا تجھسے کلام

لگا کہنے ای اصمعی صبح و شام  
دو ہین نان آتے مجھے لا کلام

اور ایک شوربے کا پیالہ ضرور  
فرشتہ لے آتا ہی میرے حضور

پیالہ ہی چاندی کا بیجرم و داغ  
چمکتا ہی شب کو وہ مثل چراغ

کفن ہین فی دیکر پڑھی پھر نماز ‏ گیا دفن کے ہین با سوز و ساز

پس از ہفتہ دیکھا اُسے خواب ہین ‏ بہت خوش بہت آب و تاب ہین

کہا ہین فی درجہ کہان سی ملا ‏ کہ ایسا تو گل کی طرح سی کھلا

کہا سب یہہ برکت ہی قرآن کی ‏ رہا اس نے غم سے مرجان کی

ہے عیسی نبی سے روایت یہہ عام ‏ خدا انپہ بھیجے درود اور سلام

کہ گذرے کسی قبر پر ناگہان ‏ فرشتے بہت جمع دیکھے وہان

کہ ہین کر رہے سخت اُسپر عذاب ‏ وہ روتا ہی غم سی بچشم پر آب

جو پھر ہٹ کے آئے تو دیکھے ہین کیا ‏ فرشتے ہین رحمت کے بے انتہا

طبق نور کے انکے ہاتھون مین ہین ‏ اُسی قبر مین نور کو وہ بھرین

تعجب کیا اور کہا یا خدا ‏ مجھے بھید اسکا ذرا دے بتا

کہ اتنے مین کیا اُسپہ رحمت ہوئی ‏ کہ موقوف سب اُسکی زحمت ہوئی

نبی کو ہوا حکم رب العباد ‏ کہ تھا یہہ گنہ گار اور نامراد

گناہون کا اُسپر ہوا تھا عذاب ‏ عمل بد کے کرنے سی تھا یہہ خراب

حمل اُسکی بی بی کو تھا بعد مرگ ‏ تو لڑکا پسر ہو گیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اُسکی مانی شتاب ‏ معلم کو سونپا اُسے دی کتاب

سنانے کو خلقت کے پڑھتا پکار ‎ ‎ ثواب اسکا ضائع ہوا اس سے یار

حکایت یہہ ابن حنبل سے اور ‎ ‎ سن اسکو ذرا دل سی اور کر تو غور

تبارک تعالی کو احمد نے یار ‎ ‎ لیا خواب مین دیکھہ جو ایکبار

یہہ کی عرض اے میرے رب جلیل ‎ ‎ ترا عبد کس طرح ہووے خلیل

کہا جو پڑھے میرے قرآن کو ‎ ‎ وہی دوست میرا بلا شبہہ ہو

کہا مین اگر معنے قرآن کے ‎ ‎ نہ سمجھے پڑھے لفظ پہچان کے

مقرب ترا تو بھی ہو یا نہو ‎ ‎ کہا گو نہ سمجھے وہ قرآن کو

ولیکن وہ الفاظ منہہ سے کہے ‎ ‎ غرض ہوکے مشتاق اسکو پڑھے

## در سبب نام نہادن قرآن

بھلا نام اسکا ہی قرآن کیون ‎ ‎ خبر مین اب اس بھید کی تجھکو دون

کہ قرآن کے معنے ہین نزدیک کے ‎ ‎ جو لفظ اسکے آپس مین نزدیک ہے

اسی واسطے نام قرآن ہوا ‎ ‎ اور ایک نکتہ اسمین بھی دون بتا

کہ جسطرح حرف اسکے ہین متصل ‎ ‎ خدا سے یوہین قاری جا بیگا مل

کلام اسکے ہین خوب باشوق و ذوق ‎ ‎ اسی طرح قاری بھی ہو سب پہ فوق

ہے مخلوق عاجز کہ اسکے مثال ‎ ‎ کہین ایک آیت نہین یہہ مجال

کہا جو کہ رکھتا ہوں میں مال سی | تو کچھ پاس میرے ہے اثقال سی
وہ سب تجھکو دونگا میں نیکذات | کہا ایسی مجھسے نکہہ پھیر بات
میں آیا ہوں صدقے کا لوں یکدم | کہ ہو کچھ مری احتیاج اس سے کم
تجارت کو آیاتِ قرآن کی | نہ آیا قسم مجھکو سبحان کی
یہہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوا | خفا ہو مقابر کی جانب چلا
ملا ایک سوار اسکو تھا سبز پوش | کہا لے یہہ تھیلی ذرا کرکے ہوش
کہ درہم ہیں اسمیں بھرے دس ہزار | لکھا قل ہے ہر ایک پہ ای ہوشیار
ہی یکطرف الحمد یکطرف قل | لکھا ان پہ دیتا ہوں میں تجھکو کل
نہیں صرف کر جب یہہ ہو وین تمام | میں اتنے ہی پھر دونگا ای نیکنام
کہا تب تو سائل نے ای نیکدین | تو ہی کون بولا ہوں تیرا یقین
میں الحمد ہوں وہ کہ تو نے جسے | نہ بیچا تھا تعظیم و تکریم سے

## لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ه

کہ تا جان لو تم خدا نے بھلا | تمہارے لئے اسمیں کیا کیا کہا
نہیں دین اسکو نہیں جسکو عقل | نبی سے ہمارے کسی نے یہہ نقل
کسی نے کہا سن یہہ یا نبی | دوانہ نہ جنت میں جاوے کبھی

بما اوحینا الیک هذا القرآن

کیا ہم نی نازل یہہ قرآن جو | تجھہ اوپر کہ تا تو خبردار ہو

وان کنت من قبله لمن الغافلین

اگرچہ تو پہلے تھا غافل تمام | نہ جانے تھا یعقوب یوسف کا نام

یہہ مطلب ہی آیت کا قرآن کی | پھر آگے ہی تفصیل اسکی بڑی

یہہ کعب ابن احبار سی ہی بیان | چرائے ہین یعقوب نے بکریان

پھر آگے کچھہ احوال انکا سنو | کہ تھی ارجوان عورت یک نیکخو

نکاح اُسسے یعقوب نی کر لیا | ہوا پھر اُسسے تولد ہوا

پھر اس بعد عورت تھی ایک ماروان | جنا اُس نی شمعون کو بے گمان

اور ایک بھائی شمعون کا ہی رہے | پھر اُس بعد عورت تھی یک مالیا

جنا کا لیا اُس نے اور دوسرا | جنا بھائی اسکا بن اسکو ذرا

پھر یک ارجوان کی بہن تھی جوان | ہوئی اس سے تزویج یعقوب جان

جو نام اسکا پوچھو تو راحیل تھا | سو یاہین دیوسف کو اس نے جنا

اور اُن دو نو کی دو بہن تھیں سگی | روایت ہے یہہ عالموں سے سنی

جو پیدا ہو یوسف نی کھولی پلک | گئی حسن کی آسمان تک چمک

سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ ۔ نہ پڑتی تھی چہرے پہ اُسکے نگاہ

کہا اسکے یوسف نے یون باپ سے ۔ کہ اک عرض رکھتا ہون مین آپ سے

ہر ایک بھائی کو میرے ایک ایک چھڑی ۔ بہت خوشنما ہے یہہ جو تم نے دی

کرو بارگاہ خدا مین دعا ۔ کہ جنت سے مجھکو ملے یک عصا

تو ہو بھائیون پر مجھے فخر اور ۔ یہہ سب دیکھہ یعقوب نے اُسکے طور

اٹھا ہاتھہ کو اپنے یہہ کی دعا ۔ کہ اے خالق ارض رب سما

تو جنت سے دے ایک اسکو چھڑی ۔ اسی پر ہے اسکی طبیعت اڑی

اسے بھائیون پر بڑا فخر ہو ۔ خدا نے کیا حکم جبریل کو

زمرد کی لا ایک چھڑی اُنکو دی ۔ نہایت وہ خوشرنگ و خوشقطع تھی

وہ لے کر چھڑی ہو گیا خوش کمال ۔ چھڑی جیسی ویسا ہی اسکا جمال

سبھی بھائی آپسمین ملکر بہم ۔ چلے جاتے گھر سے چرانے غنم

وہ ہمراہ بھائیونکے اکثر زمان ۔ چرانے تھے جنگلمین جا بکریان

حسد کچھہ نہ تھا بھائیونکو ذرا ۔ محبت مین یوسف کے تھے مبتلا

بہت چاہتے انکو یعقوب تھے ۔ سبھی بھائیون سے یہہ محبوب تھے

جو یعقوب کے تھا عبادت کا گھر ۔ عبادت کو اسمین وہ جاتے اگر

کہا اسکو یعقوب نی کیا ہوا ⁂ کہ سوتے سی تو یک بیک چونک اٹھا
کہا مین نی دیکھی ہی اسطرح خواب ⁂ دیا اسکو یعقوب نے یون جواب
کہ یہہ خواب ہے حق مین تیرے بلا ⁂ کہین بھائیون سی نہ کہنا ذرا
کہا آکے یوسف نی اس خواب کو ⁂ سبھی بھائیون سی جو خوشوقت ہو
دلون مین لگے کہنے کہا کرے پیچ ⁂ کہ یوسف کی ہیگی یہہ سب خواب ہیچ
یہہ انسان جو کچھہ کہ کرتا ہی کام ⁂ وہی خواب مین دیکھتا ہی تمام
نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو ⁂ ھنسی سمجھی وہ اسکی تقریر کو

## خواب دیدن مرتبہ دوم یوسف علیہ السلام

ہوا آٹھوان سال یوسف کو جب ⁂ تو پھر اس نے ایک خواب دیکھا عجب
کہ ہے ہاتھہ مین اسکے گویا عصا ⁂ زمین پر اسے گاڑ اس نے دیا
تو جڑ پھیل کر ہو گئی اسکی سخت ⁂ اگ آیا اسی وقت ہو کر درخت
اسی وقت ظاہر ہوئے پھر ثمر ⁂ گئی انبیا مین وہان جلوہ کر
ہین یعقوب موسی جہان کے امام ⁂ اور عیسی محمد علیہ السلام
پھل اُسکے سے کھاتے ہین چارون انبی ⁂ خدا نی بزرگی یہہ یوسف کو دی
اور اُن بھائیون کا جو ہین عصا ⁂ زمین پر دیا گاڑ لے کر جدا

کہی جا کے یعقوب سی پھر یہہ خواب ؛ کہ آیا نکلے ابر کے آفتاب

سُنا جب یہہ یعقوب نی ماجرا ؛ نگہبانی یوسف کی کرنے لگا

جدا اُس سے ہرگز وہ ہوتا نتھا ؛ سلائے بغیر اُسکے سوتا نتھا

## خواب دیدن مرتبہ چہارم یوسف عم

ہوا سال دسوین مین یہہ اسکو خواب ؛ کہ کہتی ہے اسکو خدا کی کتاب

شب لیلۃ القدر کا روز تھا ؛ اُسی دن مین شمع دل افروز تھا

کہ یوسف تھا یعقوب کے گود مین ؛ اُسی اپنے محبوب کے گود مین

بکا یک اُٹھا چونک کر خواب سے ؛ وہ ہوکے غمین جانِ بیتاب سے

بہت خوف و ڈر اُسکے دل پہ ہوا ؛ لیا باپ نے اُسکو چھاتی لگا

کہا اے مرے دیدونکے پتلی کے نور ؛ خدا ہر بلا سی رکھے تجکو دور

گیا تیرا دل خواب سے کیسے ہٹ ؛ بتا نیند تیری گئی کیون اُچٹ

کہا مین نی دیکھا ہی اس وقت خواب ؛ کہ دلکو نہین خوف سے اُسکے تاب

کہا اُس نی ای میرے لخت جگر ؛ بیان مجھسے اُس خواب کو جلد کر

کہا اس گھڑی دیکھتا ہون مین کیا ؛ کہ ہین آسمانون کے دروازے وا

وہان سی نکلتا ہی چھن چھنکے نور ؛ زمین پر کیا نورنی سب ظہور

دن اور رات مین ایکدم کو جدا ۔ نظر سے نہ تھے یعقوب اُنکو ذرا

## حکایت بنا بر تمثیل

سُنا ہے ہی جنید ایک دن کا بیان ۔ کہ بغداد مین ہن نی دیکھا عیان
کہ ہی ایک لڑکا پری کے مثال ۔ اُنسے حسن حق نی دیا ہی کمال
اور ایک شیخ کے ہاتھ داڑھی مین دال ۔ تماچون سے اُسکے کئے سُرخ گال
کہا مین نی لڑکے نہو بے ادب ۔ کہ اس بات پر تجکو جھڑکینگے سب
کہا اُس نی ہیگا یہہ عاشق مرا ۔ جو چاہون کہون اُسکو مین تجھکو کیا
محبت کا دعوا ہی مجھسے اُسے ۔ ملا ہین دل سے ہین وہ مجھے
یہہ جھوٹھا جو دعوی مین اپنے ہوا ۔ تو اسواسطی اُسکو دی یہہ سزا
یہہ سُنکر کے اُسجا پہ مین غش کیا ۔ بہت بات پر اُسکے عش عش کیا
جب آئی افاقت مجھی اور حواس ۔ کسی نی کہا آکے یون میرے پاس
تھا مجھکو بیہوش کیون ہو گیا ۔ کہا مین کہ جو شخص عاشق ہوا
سُنے وہ نہ معشوق کے پاس سے ۔ بُرا یا بھلا اُسکو جو کچھ کہے
کتابون مین پہلی لکھا ہی یہہ حال ۔ کہ اس طرح فرماتے ہی ذوالجلال
زبان سے جو لے نام کو غیر کے ۔ محبت کا دعوا وہ مجھسے کرے

قال انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین ۱۲

کہا پھر یوسف نی یون باپ سے | کہ ہی عرض سنئے میری آپ سے
تو دیکھا اب یہہ چاند سورج کا حال | کرین سجدہ آگے میرے سر کو ڈال
یے ہین مثل پتھر کے دونو خموش | خدا نی دیا ہی مجھے عقل ہوش
میرے حسن ہین اور انہین ہی فرق | بہت بلکہ جون غرب سے تا بشرق
کہا جب یہہ یوسف نے قصہ تمام | تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
بہت ہو کے غمناک غش کر گیا | سب آنکھون مین خون جگر بھر گیا
بہت اشک آنکھون سی گرنے لگے | وہ موتی سے پلکون سے جھڑنے لگے
کہا پھر یہہ یوسف نے اے میرے باپ | ہوئے اسطرح کیون المناک آپ
کہا پھر یہہ یعقوب نے خبر ہے | خودی سے خدا کو بڑا بیر ہے
کہا تونے اسوقت وہ ہین ہو ہین | کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرین
بہت ہی بری خود نمائی تو جان | مصیبت کو سر پر اب آئی تو مان
کہا ہی یہہ صاحب اشارات نے | غمین دل کیا اسکی اس بات نے
کہے چار لفظون کو جو بر ملا | بلا کت مین ڈالا ہی اسکو خدا
وہ ہین نحن و عندی انا اور لی | کہا جسنی حق نی بلا اسکو دی
سمجھ لو کہ نحن کے معنے ہین ہم | فرشتون نی اسکو کہا ہو بہم

قال انما اوتیته علی علم عندی ۱۲

کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو — کسی سے بیان اسکا تم مت کرو
یہہ ڈر تھا کہین بھائیون سی کہے — پھر یک عمر بھر آپ دکھہ مین رہے
کہا تمکو مجھسے ہی الفت کمال — کہو اسکی تعبیر کا کیا ہی حال
کہا بھائی تیرے ستارے ہین جان — مجھے سورج اور چاند خالہ کو مان
خدا نی بزرگی اس امت کو دی — کہ ہے دین و دنیا کی جس سے خوشی
بیان اسکا حضرت نے ایسا کیا — ملے دونو خوشیونکا جس سے پتا
خوشی یہان کی خواب نیک اسکو جان — خوشی آخرت کا ہی جنت نشان
رسول خدا نی کہا ہی سنو — کہ نیکون کی سچی سبھی خواب ہو
بہت خواب جھوٹی ہو بدکار کی — نبی نی خبر اس طرح ہمکو دی
رسول خدا نی یہہ فرما دیا — کہا ہے چند باتون کرنا برا
برا ہے بہت جھوٹھہ کا بولنا — برا سب سے حضرت پہ ہے جوڑنا
نبی کی طرف سی کسی نی اگر — کہے بات جھوٹھی اسے جان کر
کریگا اسے حق تعالی عذاب — بن آویگا کچھہ بھی نہ اس سے جواب
اسی طرح جو جھوٹ کہتین بیچ سے — عذاب اسکو دوزخ کا ایسا دیے
جیسے کر دیا باپ اور مانی عاق — قیامت کا دن ہو بہت اسپہ شاق

قال یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک

کہین اس مقرب کا تہا ایک یار ؁ وہ بہید اوس سی اوس نی کہا ایکبار
کہا اس نی یہہ بہید جا اور سی ؁ خبر شہ تک آئی کسی طور سی
کہا شہ سی یہہ اسکے بدخواہ نی ؁ دیا سولی اسکو بلا شاہ نی
گلے مین دیا لکہہ کے ڈال ایک خط ؁ جو ظاہر کرے بہید شہ اس نمط
بلا شبہ اسکا یہی حال ہو ؁ سزا اسکی یہہ ہی جو بدچال ہو
یہہ ہی حال دنیا مین نی لکہا ؁ کہے بہید جو کوئی اسرار کا
خدا جانے پہر اسکا کیا حال ہو ؁ قیامت مین کیا اسپہ جنجال ہو

فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۱ط

کرینگے وے تجہسے فریب و دغا ؁ کہا پہر یہہ یوسف نی کیا ابنیا
کیا کرتے ہین آکے مکر و فریب ؁ کہا تونہ سمجہا فراز و نشیب

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۵

یہہ تحقیق شیطان انسان کا ؁ عدو ہی کہلا یہہ خدا نی کہا
یہی بیت آیت کی تفسیر ہے ؁ پہر آگے بڑی اسکی تقریر ہے
کیا منع یوسف کو جب باپ نے ؁ لگا خوف سی اسکا دل کانپنے
کیا ظاہر اس نی نہ احوال خواب ؁ ولی مانی شمعون کی سن شتاب

## حکایت

حکایت ہے موسی بن عمران سے
کہ اک دن رہ مین شیطان سے

ہوا قتل موسی پہ فرعون چست — محمد پہ تھے اہل مکہ کے سست
ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام — کسی کا نہ انہین ہوا جیت کام
یہہ ساری جماعت ہراسان ہوئی — نہ مشکل کوئی انکی آسان ہوئی
اسی طرح مومن پہ شیطان ہوئے — بہت جمع آخر پریشان ہوئے
ہوئے بھائی یوسف کے یوسف سے بد — لگے کرنے یوسف پہ ہر دم حسد
محبت تھی یعقوب کو بے شمار — نہ پاتا ہین وہ یوسف کے بن تھا قرار
یہہ کہتے تھے کیا حال ہے باپ کا — کہ پاتا ہین وہ یوسف کا ہی آشنا
ذرا ہم سے الفت نہین باپ کو — جدا اس سے رکھیو تم اب آپ کو
کہا ہے نبی نے حسد کا کلام — مٹاتا ہے یہہ نیکیون کو تمام
حسد کو تکونی سی ہی سخت لاگ — یہہ کھاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ
خرابی مین رہتا ہے ہر دم حسود — نہین دین و دنیا مین کچھہ اسکو سود
حسد کرنیوالا ہے منکر ہوا — نہین اسکو حق کی قضا پر رضا
ہوتا ہے حاسد کے کچھہ دل مین نور — خدا کی ہے رحمت سے ہر وقت دور
نہ مشرک مین اور اسمین کچھہ فرق ہے — گناہون مین سر تا بہ پا غرق ہے
خدا کی ہین بخشش کے منکر دو — انہین حق تعالی کی رحمت نہو

حسد کی سبب سی وہ کافر ہوا ؛ جہنم کا در داسکو وا ہوا

تکبر یکبھو یہہ ہے دوسری ؛ نہ ہرگز اسے جا نیو سرسری

کہوں تیسری تجہسی وہ یہہ بات ؛ بُری ہووے نوجوان عورتکی ذات

جہاں ہو گے تم دو ہیں ہو تیسرا ؛ بچو مجہسے پھر تم یہہ امکان کیا

اکیلا نہونا تو عورتکے پاس ؛ دہی کے بھروسے نہ کھانا کپاس

نہ مجھکو جدا آپ سی جاننا ؛ جو کہتا ہوں ہیں سچ اسے ماننا

ارادہ کیا اور بھی کچھہ کہے ؛ قریب اور دعا سین موسی کو دے

فرشتہ فلک پر سے اُترے ہیں آ ؛ یہہ موسی سی اسوقت کہنی لگا

کہ بس ہو گئی اسکی حکمت تمام ؛ ہیں اور سننے کا اب تیرا کام

کہ شیطان دشمن ہی ظاہر ترا ؛ ہر اک کام میں ہیگا ماہر ترا

## وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ

کہا جسطرح تونی دیکھا ہی خواب ؛ اسی طرح ہو ویگا ظاہر شتاب

کریگا تجھی رب ترا اختیار ؛ سمجھہ اسکو معنے ہیں آیتکے یار

## وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

سکھاوی تجھی ایزد ذوالجلال ؛ حدیثوں کی تاویل سیدھا مقال

فصل

ہی اول ہنی اور عالم کو جان ۔ شہید و نبی پھر تو شفاعت کو مان

کرے علم دین کی جو کوئی طلب ۔ کھلے راہ جنت کی پھر اوسپہ سب

ملائک رکھیں اپنی بازو کو آئے ۔ قدم کے تلے عالموں کے سدا

ستاروں میں جیسا ہو نور قمر ۔ ہی عالم اور عابد میں فرق اس قدر

ہی دنیا میں اسکو بڑا مرتبا ۔ میں تفصیل اسکی تجھے دوں بتا

کرامت ہے عبرت ہے ہیبت زور ۔ محبت امانت کو کر یہہ تو غور

شرافت شمار ہستی اور وقار ۔ کروں اب میں درجات عقبی شمار

عطا اور رضا اور اجر کبیر ۔ بزرگی در حم خدائے خبیر

شفاعت ہی نعمت اور ہی ثواب ۔ یہ درجات عالم کے ہیں انتخاب

دئے علم دس انبیا کو جو ہیں ۔ بیان انکا اب تجھسی کرتا ہوں میں

جہان میں ہیں سب جتنی چیزوں کے نام ۔ دیا علم آدم کو انکا تمام

کتابت قلم دی ہی ادریس کو ۔ شریعت کہا نوح کو حق نے دو

براہیم کو ہی جو علم جدال ۔ دیا حق نے اس علم کا سب کمال

دلیل اور حجت اسی دی بتا ۔ کوئی اوسپہ حجت میں غالب نہ تھا

سلیمان کو سارے کلام طیور ۔ سکھائے خدا نے ہے اسکا ظہور

که یوسف کا ٹھہرا تھا تھوڑا ہی مول ۞ تجھی بھی خبر تم سے دیتا ہوں کھول

وه رونے ہین چھوٹے تھے بھائی تمام ۞ جو رو رو دیا باپ کو آ پیام

کلام خدا جان تو سب تو ین ۞ کہوں تجھسی سن لے تو اب آٹھوین

جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام ۞ تحیر مین مصری ہوئے تھے تمام

نوین مصر سے جب که آیا عزیز ۞ بہت مال رکھتا تھا ہر دعب کی چیز

سبھی مال دیکر خریدا اسے ۞ نہ تھا مول لینی مین صرفا اسے

دہم آنا سب کا ہی یوسف کے پاس ۞ بیان کیجیے قدرت حق قیاس

دسون بے اشارات و آیات ہین ۞ سمجھ لے نصاکی یہ بیچ بات ہین

اِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا

کہا بھائیوں نی جب آپس مین مل ۞ که یا مین و یوسف کو البتہ دل

بہت باپ کا چاہتا ہی مدام ۞ پڑا دل پہ دونو کی الفت کا دام

اب ان دو کی ہم سی زیادہ ہے چاہ ۞ نہین ہم سے الفت کی کچھ اسکو راہ

یہ آیت کا تو جان مطلب ہوا ۞ بیان یہ جو آیت مین ہی سب ہوا

اب آگے کرو نین محبت کا ذکر ۞ ذرا اس مین تو غور کر اور فکر

نبی نی کہا جو ہو محبوب رب ۞ تو جبریل کو حکم ہوتا ہی تب

مراد اس جگہہ تو جماعت کو جان ٭ یہہ یوسف کے تہا بہائیوں کو گمان

کہ الفت سے قوت و کثرت کے ساتہہ ٭ نہ سمجھی ہے سب چیز قدرت کے ہاتہہ

یہہ ابن مغیرہ نی دل مین کہا ٭ ثبوت ہی ہونا ہے بہت مال کا

سکندر سمجہتا تہا ایک سہل بات ٭ کہ لی اپنی حکمت سے سب کائنات

نہ سمجہا تہا احوال تقدیر کا ٭ کہ اس جا نہین کام تدبیر کا

ہوئین اُنکی تدبیرین ساری خلاف ٭ رہے اپنے مطلب سے تینون تہی صاف

اِنَّ اَبَانَا لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام ٭ ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام

سب آیت کا اتنا یہہ مطلب ہوا ٭ ضلالت کے معنے بہجی دون بتا

ضلالت تو کہتے ہین گمراہ کو ٭ مراد اس جگہہ جان تو چاہ کو

جو یعقوب کو تہی محبت کمال ٭ کہا اس لیے یہان یہہ لفظ ضلال

کہا بہائیون نی یہہ یوسف سے آ ٭ بہت اسکو الفت سی چہاتی لگا

کہ یوسف ہمارا پیارا ہے تو ٭ خرد کی فلک کا ستارا ہی تو

سُنا ہم نی جہوٹہا نہ تجہسی کلام ٭ بتا خواب اپنی اب ای نیکنام

یہہ یوسف نی سنکر تامل کیا ٭ بہت دیر تک سر کو اپنے جہکا

کہا بھائیوں نی پھر آپس مین مل ؛ دلیل اُسکے کرنے کو چاہے ہی دل

**اُقْتُلُوا یُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا**

کرو قتل یوسف کو یا ڈال دو ؛ یہہ فتنہ زمین پر کہین ٹال دو

زمین ہو کوئی شہر سے اپنے دور ؛ اُسے ڈال دو اُس جگہہ پر ضرور

**یَخْلُ لَکُمْ وَجْهُ اَبِیکُمْ**

تو فارغ تمہارے لئے باپ ہو ؛ منہہ اُسکا تمہاری طرف آپ ہو

نہ پا دیکا یوسف کو جب اپنے پاس ؛ ہماری طرف پھر کریگا قیاس

یہہ تدبیر ساری تھی اُنکی خطا ؛ ہوا اُنسے دل سخت یعقوب کا

اُٹھایا کچھہ الفت سے اُنکی نہ پھل ؛ کیا اُنسے یعقوب آنکھین بدل

**وَتَکُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِینَ**

پھر اِس بعد ہو قوم صالح سے تم ؛ سعادت کا رشتہ نہو تم سے گم

مراد اُس سی توبہ تھی اُنکی ضرور ؛ کہ توبہ کرین دیہہ کرکے قصور

مسلمان اگرچہ کرے سو گناہ ؛ کرے دل سے توبہ نہو وے تباہ

**حکایت**

سنو ایک زاہد کے احوال کو ؛ کہون تم سے مین اُسکے سب حال کو

قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف والقوہ فی غیٰبت الجب

شقی ہے جو توبہ کرے رات کو ۔ سحر ہو گنہ کی کرے بات کو
برابر ہے جسکی دو دنکی جان ۔ نبی نی کہا ہے تو سچ اسکو مان
اُسے اِس تجارت مین ٹوٹا رہا ۔ عبادت کا مال اسکا کھوٹا رہا
ہوئی آج جس شخص کی کل سی بد ۔ یہہ گذرا دن اسکا بکین حسد
پڑا اُسکی گردن مین لعنت کا طوق ۔ ہوا کار بد مین وہ شیطان پہ فوق
عبادت ہوئی جسکی ایکدنکی فوت ۔ اُسے اپنے جینے سی بہتر ہی موت
ہے صالح جو قرآن مین قول خدا ۔ تجھے اُسکے معنے مین اب دون بتا
وہ صالح ہی جو کوئی توبہ کرے ۔ گناہون سے اپنے پھر ایسا ڈرے
نہو اُسکو اُس خوف سے پھر گناہ ۔ رہے عمر بھر اپنی وہ رو براہ
رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک ۔ اُسے مرد صالح تو جان اور نیک
وہ صالح ہی جسکو خدا کی رضا ۔ ہوئی حاصل اور اُسپہ قائم رہا
وہ صالح ہی آنکھون مین جسکے ہو ڈر ۔ رہین آنکھین اُسکی سدا اشک سے تر
زبان اسکی ذاکر رہے صبح و شام ۔ دل اُسکا خدا کی طرف ہو مدام
نہ خدمت سے نفس اُسکا غافل رہے ۔ محبت سے اُس حق کی حاصل رہے
وہ صالح نہے جس نے طریق رسول ۔ کیا جان اور دل سے اپنے قبول

سُنا جبکہ یعقوب نی یہہ کلام ۔۔۔ ہوا اسکا سب زرد چہرہ تمام

لگے کانپنے اُسکے تب ہاتہہ پانو ۔۔۔ سُنا اُس نے جسوقت یوسف کا نام

گویا پالیا دل کا مطلب تمام ۔۔۔ بدی اور اُنکی شرارت کا کام

فراست سے مومن کی ڈر چاہیئے ۔۔۔ نبی نے کہا ہی یہہ سچ مانئے

نظر آئے اسکو بہت دور سے ۔۔۔ یہہ دیکھے ہے اللہ کے نور سے

سُنا جب کہ تو نی یہہ مومن کا حال ۔۔۔ نبی کو نہ کیون ہو فراست کمال

کہا ابن عباس نے یہہ کلام ۔۔۔ کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام

جو دیکھے تو ہین شکل بھیڑیکی سب ۔۔۔ کرین ہین وہ یوسف کو ہر دم طلب

سُنار یکی صورت تہا یوسف تمام ۔۔۔ سبب اُسکا یہہ تہا سن اُنکا نام

گنہگار ہوتا ہی بھیڑیکی طور ۔۔۔ گنہ کی یہی شکل ہے کرلے غور

سُنار یکی صورتہین یوسف نظر ۔۔۔ پڑا آکے یعقوب کی سر بسر

وَاِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝

ہم اُسکے ہین البتہ ناصح تمام ۔۔۔ بہلا جسمین ہوگا کرینگے وہ کام

خدا نی کہی بہائیونکی زبان ۔۔۔ نہ دل کا کیا بہید اُنکا عیان

اِسی طرح مومن پہ مومن نظر ۔۔۔ کرے قول اور اپنے افعال پر

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

کہا میں یہہ ڈرتا ہوں لیجاؤ تم ۔ مرے پاس اسکو نہ پھر لاؤ تم

یہہ ڈر ہی کہ بھیڑا نہ کہا دے اسے ۔ کسی طرح کا درد آوے اسے

کہا ہے یہہ تفسیر والوں نے یوں ۔ کہ کیا باپ نے ذکر بھیڑیکا کیوں

سبب یہہ کہ دیکھا تھا اک سپنی خواب ۔ اور اس خواب سے اسکو تھا اضطراب

یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہیں یوسف پاس کے ۔ اور یوسف سے انکو بہت ہی ہراس

اسی خواب سے اسکو ڈر ہو گیا ۔ کہ بھیڑوں کا دل پر خطر ہو گیا

کہا بعض نے سرزمین تھی وہ کل ۔ کہ رہتا تھا بھیڑوں کا اسجا پہ غل

اسی بات کا باپ کو ڈر ہوا ۔ ولیکن وہی کام آخر ہوا

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُوْنَ

تم اس سے وہاں جا کے غافل رہو ۔ سب آپس میں کہانی میں شامل رہو

ہو کہیل و کہانی میں اسکے خبر ۔ کرے بھیڑیا اس جگہہ آ گذر

یہہ مطلب سب آپکا اتنا ہوا ۔ پھر اک فائدہ تمکو وہ میں بتا

سنو اب یہہ یعقوب کا مدعا ۔ سبب کہا کہ بہیڑوں سے غافل کہا

کہا اس لیے اس نے اس قال کو ۔ کہ پکڑے نہ حق انکے افعال کو

کہا سامنے اپنے کرکے کھڑا — مجھے حق تعالی نے ایسا کہا

محبت کا میری تو تھا مدعی — بھلا پھر یہہ غفلت تو کیونکر کی

اسی طرح یک شخص نے باپکو — جو رؤیا مین دیکھا کہا آپ کو

مین پوچھوں ہوں بتلاؤ کیا حال ہے — کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہے

## حکایت

سنا ہے کہ ایک شخص یکشخص پاس — عیادت کو آیا تو دیکھا اداس

وہ ہی خود مریض اور شاگرد سب — ہین گرد اسکے بیٹھے ہوئے با ادب

ولیکن وہ ہے رو رہا زار زار — کہا اس نے اتنا ہی کیون بیقرار

کہا سب نمازوں کو روتا ہوں مین — منہہ اپنے کو آنسو سے دہوتا ہوں مین

کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام — کیا کام میرا سب اسنے تمام

بڑا مجھکو غفلت کا ہے دلمین درد — یہہ کہہ کر بہری اس نے یک آہ سرد

بہرا ایک دم سرد اور مر گیا — وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا

کہا پہیر سب نے یہہ یعقوب سے — کہ محکم تھے اس بات پر خوب سے

وہ لیجائے بہیڑیا مقدور کیا — ہے شمعون ہم مین بڑا دل چلا

وہ غصہ مین آجائے اپنے جو سخت — کرے ایک آواز ایسی کرخت

کہا اُس نے یوسف سے ای میری جان ⁂ تو اس بات مین کیا کرے ہے گمان
کہا تب یہہ یوسف نے ای میرے باپ ⁂ مجھے ساتھہ جانیکی رخصت دین آپ
کہ بہائی کرین ہین بہت مجھکو پیار ⁂ مجھے کچھہ نہین وہان کے جانے مین عار
یہہ سُنکر کے یعقوب رونے لگے ⁂ وہ آنسو کے موتی پرونے لگے
کہا پھر یہہ یوسف سے کہا کر کے غم ⁂ کہ مجھکو اب اسبات کا ہی الم
کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا ⁂ مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا
رہون زندہ کیون کر جو تو جای دور ⁂ کہ تو ہے میری آنکھہ کا بلکہ نور

## ⁂ حکایت ⁂

کہا ہے براہیم نے یک جوان ⁂ نظر مجھکو آیا بہت ناتوان
نحیف اسکا جسم اور ضعیف اُسکا تن ⁂ وہ تہا زرد رنگ اور لاغر بدن
وہ کرتا تہا کعبے کا اکدن طواف ⁂ کہا مین نے اُس سے یہی صاف صاف
کہ کیا حال تیرا ہے کہہ مجھسی تو ⁂ نہین مین نے دیکہا تجہی خوش کبہو
کہا ایک پری کا ہوا ہون غلام ⁂ میرے دلپہ الفت کا مارا ہے دام
کہا مین نے نزدیک ہی یا کہ دور ⁂ کہا ہی وہ ہر وقت میرے حضور
کہا مین نے تابع ہے وہ یا نہین ⁂ ملے ہے کبھی یا کہ ملتا نہین

دیا حکم یوسف کو جانیکا جب ۔ ہوئے دل مین خوش اپنے وے سبکے سب

سنی باپ نے جبکہ رخصت کی بات ۔ خوشی مین کٹی ساری یوسف کی رات

کیا صبح نے جب گریبان چاک ۔ لگائی ہی بہیڑون نے بکری پہ تاک

دعا کرکے یوسف کے حقمین کمال ۔ دیا غسل یوسف پہ پانی کو ڈال

سر اسکا دہلا اور کپڑے پنہا ۔ دیا ایک پٹکا کمر سی بندہا

لگا کرکے خوشبو بدنمین تمام ۔ معطر کیا باپ نے لا کلام

کیا بہائیون کے پہر اسکو سپرد ۔ کہ وے تہے بزرگ اور یوسف تہا خورد

زمرد کی جو تہی چہڑی اسکے پاس ۔ چلا لیکے وہ ہاتہہ مین بی ہراس

اور ایک جبین رکہتی ہین زاد سفر ۔ خلیل اسکو رکہتا رہا بیشتر

دیا کوچ کی وقت زادین دہر ۔ براہیم نے آکے بہر پسر

اور اسحاق نی زاد یعقوب کو ۔ اسی مین دیا تہا تم اسکو سنو

رکہا اسمین یعقوب نے کچہہ طعام ۔ اور انواع میوے کے اسمین تمام

اور ایک ساتہہ پانی کا برتن کیا ۔ اسے بہر کے پانی سی انکو دیا

چلا ساتہہ یعقوب چند ایکقدم ۔ کہ دیکہے سی یوسف کے کٹ جائے غم

رہا باپ جبتک تو تہا یہہ عجب ۔ اٹہائے تہے یوسف کو مونڈہ پہ سب

بیان ایک نکتہ ہی باریک سا
تیرا کنت ہین رب کو بہاتی ذرا

کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہو
سوا حق کے کیون اور محبوب ہو

جو مومن ہوا دوست اللہ کا
اُسے اور چیزون سی مطلب ہے کیا

خدایا جو پیارا ہے بندہ تیرا
تو پھر واسطے اُسکے کیون ہی قضا

پھر آکر کے یعقوب اُس راہ مین
گئے بیٹھ یوسف کی وہ چاہ مین

کہ جبتک نہ آویگا یوسف یہان
اسی جا پہ بیٹھا رہون جاودان

ہوئی اُسمین اُسوقت یہہ واردات
کہون تم سی اُسکی سنو مجہسی بات

ہین ایک یوسف کی تھی اپنے گھر
وہ یوسف کے جانے سے تھی بے خبر

یکایک وہ حجرہ مین تک سو گئی
اُسیوقت وہ خواب مین ہو گئی

دکھایا قضا نے اُسے ایک خواب
نہایت پریشان و حال خراب

جو دیکھے تو ہی صاف سی ایک زمین
ہین نام کو اُسپہ سبزہ کہین

پھر اسکا بہائی ہے یوسف وہان
اور آنکھون سے آنسو ہین اُسکے روان

یہہ دیکھا کہ بھیڑیے ہین گرد اسکے دس
ہین اُن پہ یوسف کا چلتا ہی بس

ہر ایکطرف سے اُسپہ کرتے ہین زور
اُسے کاٹتے ہین مچا ہین شور

گئی اسمین تھوڑی زمین وہا کی پھٹ
نکل کر کے یوسف کو آئی سمٹ

مرض ہے یہہ اُسکی دوا کچھہ نہین ۔ دوا اُسکی جز لا دوا کچھہ نہین
دیا بہائیون نی بہن کو ہٹا ۔ گئے لیکے یوسف کو جلدی بھگا
وہ رونے لگی درد سے زار زار ۔ نہایت دل اُسکا ہوا بی قرار
کہا اُسکو یعقوب نی تو بھلا ۔ ہے کس واسطے روتی کہہ ماجرا
کہا ایک گھڑی بعد ای میرے باپ ۔ مجھی کیا تو کہتا ہے رو دیگا آپ
میرے ساتھہ رو دیگا تو عمر بھر ۔ مجھے منع رونی سے تو اب نکر
خدا یا ندے تو کسی کو فراق ۔ بہت اسکا ہوتا ہے کڑوا مذاق
اگر موت آدی تو ایکدم کی ہے ۔ یہہ ایکدم کی تکلیف آدم کی ہے
ولیکن یہہ کہتے ہین جسکو فراق ۔ قیامت تلک اسکا ہی اشتیاق
نظر مین تھے جب تک وے یعقوب کی ۔ مروت محبت بہت خوب کی
لیا گود مین اپنے اُسکو چڑھا ۔ تھکا وہ لیا دوسرے نی اٹھا
اسی طرح یوسف کو سب لے گئے ۔ وے آخر خدا باپ کو دے گئے
ہوئے باپ کی جبکہ آنکھون سے دور ۔ پٹک کر زمین پر کیا اُسکو چور
طمانچون سی منہہ کو کیا لال لال ۔ زمین پر دیا اُسکو مونہہ سے ڈال
سبہون نی پکڑ پاؤن کھینچا اُسے ۔ زمین سخت پر سب نی اینچا اُسے

پھر آئے چراگاہ مین اپنی سب — عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
وہان ایک رسی سے باندھا اسے — کیا سب نے مل سخت رسوا اسے
بہت اسنے گریہ وزاری کیا — لہو اپنی انکھون سی جاری کیا
کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے — خطا میری کیا ہے یہہ بتلائیے
کسی نی سنا کچھہ نہ اسکا کلام — کہا کیجئے کام اسکا تمام
کیا جوش اسکے جو کچھہ خون نی — نکالی چھوری ایک شمعون نی
کرے قتل یوسف کو تا دشتاب — لگا جانے یوسف کی انکھون سے آب
چھوری دیکھہ ننگی پھر اسن جاسی آ — وہ دامن مین روئیل جا چھپا
کیا مار کر اسنے اپنے سی دور — اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
طمانچہ اسے مار منہہ کرکے لال — زمین پر اسے ہر کوئی دیتا ڈال
کسی نی نہ اسپر ترحم کیا — سبھون نی خود دستی گم کیا
ہنسا دیکھہ کر پھر تو یوسف یہہ حال — ہنسی اسکو اسوقت آئی کمال
یہودانی پوچھا تو ہنستا ہی کیون — یہان تیرا اس جا پہ ہوتا ہی خون
یہہ رونیکی جا ہے نہ ہنسی کا وقت — یہہ تجھہ آفت مین پھنسنے کا وقت
کہا میرا اور حق کے اب درمیان — بڑا بھید ہے اسکو ہو ٹھانہ جان

اندھیرا رہے قبر میں ظلم کا — رہے حشر تک اسکے سر پر بلا

خدا کا ہے ظالم پہ غصہ مدام — ہے محروم رحمت سے وہ لا کلام

قیامت میں جو شخص مظلوم ہے — پکڑتا ہے ظالم کا اس سے کہے

کہ میرا ترا آج انصاف ہے — یہہ جھگڑا مرا اس گھڑی صاف ہے

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام — ہوگا کہیں اسمیں نیکی کا نام

کہیگا الٰہی میری نیکیان — لکھی تھی جو ساری گئی اب کہاں

یہہ ہو حکم نامہ میں مظلوم کے — ترے کام نیک اسمیں ہیں لکھے

کہے جبکہ مظلوم یارب پکار — تو کہتا ہے اسکو خداوندگار

ندا اسکو دیتا ہے لبیک کی — کہ دنیا میں ایذا جو تجھکو ملی

قیامت میں لونگا میں بدلا ترا — نہ لونگا تو تجھپر میں ظالم ہوا

ارادہ کیا قتل یوسف کا جب — ہوئے جمع پھر قتل کرنیکو سب

کہا پھر یہودا نے یہہ عہد تھا — لیجے اسے قتل جنگل میں جا

پھر اب عہد سے پھر ہو کیوں — اور یوسف کے گرد آکے گھیرے ہو کیوں

یہودا کے بھائی پکڑتے تھے پاؤں — کہ لے مت بچا کا یوسف کے ناؤں

جو دیکھا یہودا نہیں مانتا — نہیں اپنے آگے نہیں جانتا

تستر اُسکو جب اپنا آیا نظر | ڈھنکا ہاتہہ سے اپنے اُسوقت پر
کہا بھائیون سی دو کُرتا مرا | ڈھنکون ستر اپنا برای خدا
یہان ہین ڈھنکون اُس سے اپنا بدن | کوئے ہین یہی ہوگا میرا کفن
دیا اُسکو اسبات کا یون جواب | کہ کرتا تجھی دیگی اب تیری خواب
تو سورج کو اور چاند کو اب پکار | تو گیارہ ستارو نکو آواز مار
گئے بھول تجھکو وہ سب اس گھڑی | تری جان پر لکے آفت پڑی
قمیص اسکا کرنے لگے جب جدا | دیا دوسرا ہاتہہ اُسنی لگا
جدا اُسکے ہونا نہ تہا ساتہہ سے | پچھوڑسے تہا کرتے کو وہ ہاتہہ سے
کہ شمعون نی کو دکے بی دھڑک | لیا ہاتہہ سی اُسکے کرتا جھٹک
گلے بیچ یوسف کے رسّی کو ڈال | کوئے کی طرف کو چلے جلد چال
کنوا تہا کہ قہر الٰہی تہا وہ | کہ جسے کہودا تہا ماہی تہا وہ
سراسر وہان خار اور سنگ تہا | وہ یعقوب سے تین فرسنگ تہا
کہدایا تہا شداد بن عاد نی | کیا اُسکو تیار شداد نی
اُسے کہودتی ہین کہون تجھسے بس | لگے ایک ہزار اور دو سو برس
جہنم کا قعر اُسکے آگے تہا گرد | ہوا اُسکے آگے تہی دوزخ کی سرد

ولا کر کے یاد انکو یعقوب کا ❊ وہ مشتاق اس حق کے محبوب کا

ہٹایا کو سے سبھون کو تمام ❊ چراگاہ کو آئے خوش ہو تمام

کہون تجھسی ہین ایک سنگ ہی بڑا ❊ سبب کہا کہ یوسف کوئی ہین پڑا

سدی نی کہا ہے کہ اسکا سبب ❊ کہون تجھسی گر ہوے تجھکو طلب

نبی ہود کے وقت بین ایکمرد ❊ عبادت مین تھا وہ زمانے کا فرد

ہود اسنا اسکا ہین نام تھا ❊ عبادت سے اسکو سدا کام تہا

صحیفے کو پڑھتا تھا دشیث کے ❊ کہ تا اسکو عقبی مین درجہ ملے

پڑھا اسنی یوسف کا قصہ تمام ❊ صحیفے مین ذکر اسکا آتا مدام

خدا اسکو غم سے کرتا ملول ❊ دعا اسکی سب جلد کرتا قبول

کہا اسنے ای ہیر ہر درد کا ❊ میرا دل ہے یوسف پہ بی اختیار

مگر قبض میری نواب جان کو ❊ دکہا مجھکو اس ماہ تابان کو

کیا حکم حاکم بلاریب نے ❊ ندا اسکو دی ہاتف غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہوویگی جان ❊ رہے گا تو مدت تلک بی گمان

زمانے کو یوسف کے پاویگا تو ❊ ملاقات انکو اسکی جا دیگا تو

ولیکن جو شداد کا ہی گو ا ❊ تجھی حکم رہنے کا واہان پر ہوا

فلما ذهبوا به واجمعوا ان یجعلوه فی غیابت الجب واوحینا الیه

نجهے گر کوئی مین نه دے ڈالتے — نجهی اپنے ہی گر نه دے ٹالتے

مین محروم ہوتا ملاقات سے — نه سنتا تری کچهه حکایات سے

یهه کهه کر کیا حق کے اسکو سپرد — ہوا اسکا دفتر وہ سب گاو خورد

گهڑا ہوکے بیہوش اور مر گیا — حیات اپنی پوری جو تهی کر گیا

سوا اسکے تها ایک سبب اور بهی — لگا ہیگا اور اسمین ایک طور بهی

که آئینے مین دیکهه حسن و جمال — ہوا اپنا یوسف کو غرہ کمال

کہا مثل میرے جہان مین نہین — زمین پر تو کیا آسمان مین نہین

کیا اس بلا مین اسے مبتلا — پڑی سر پہ اسکے کوئی کی بلا

تواضع کا جاری کیا جسنی باب — بلند اسکے درجے کرے حق شتاب

ہوا جسکے دل بیچ کبر و غرور — زمین پر گریگا وہ ایکدن ضرور

خدا کی ردا کبریا ہے سدا — نہین ہے تکبر کسی کو روا

بزرگی اور عظمت ہے اسکی ازار — جو کوئی کرے اسکو ہوتا ہی خوار

ازار اور چادر ہی حق پاک ہے — جو سمجهے کوئی پهر تو اشراک ہے

مراد اس جگهه پر ہے اسکا کمال — یے دونون صفت مین ہی وہ بیمثال

سزاوار بندیکو ہرگز نہین — گران دونو صفتونکی ہووے قرین

وجاءو اباهم عشاء يبكون

قالوا يا ابانا انا ذهبنا نستبق

فاكله الذئب

وما انت بمؤمن لنا ولو كنا صادقين

یہہ آیت کا مطلب ہوا اسکو جو ۔ ہین تفصیل بھی بجنسی کہتا ہون جو

کہا ابن عباس نی یہہ کلام ۔ کہ بھائی اکٹھے ہوئے پھر تمام

اور ایک لائی بکری چراگاہ سے ۔ کیا ذبح اسکو بہت چاہ سے

جو کہ ٹانہا یوسف کا دل شاد تھا ۔ لیا خون مین سب نے اسکو ڈبو

پھر اس گوشت کو ہون کر کہا گئے ۔ کوئے مین اسے چھوڑ تنہا گئے

ہوئے وہان سی گھر کی طرف روان ۔ بہت روئے اور پیٹنے اور دوان

رہا جبکہ یعقوب چھہ کوس پر ۔ بہت ہی مچانے لگے شور و شر

ہوئے جبکہ نزدیک یعقوب کے ۔ بہت پاس اس حق کے محجوب کے

سر اپنے کو ہاتھون سی پیٹا بہت ۔ تن اپنا زمین پر گھسیٹا بہت

بہت چیخنا اور اڑاتی تھے خاک ۔ یہہ کہتے تھے سب ہوگئے ہم ہلاک

جو یعقوب تھا منتظر راہ مین ۔ وہ یوسف کی بیٹھا تھا آ چاہ مین

نظر اسکی ہر دم سر راہ تھی ۔ کہ یوسف کی غالب اسی چاہ تھی

گرج کی سی آواز آنے لگی ۔ وہین سنکے جان اسکی جانے لگی

یہہ سمجھا کہ آئی مصیبت سخت ۔ لگا پوچھنے دلکو کرکے کرخت

خدا اسکا کرتا ہی آگے بیان ۔ کرون تجھپہ احوال اسکا عیان

گرا کھا کے غش اور گیا دل دھڑک ٭ غشی میں رہا شام سے صبح تک

لگے رونے اولاد اسکی تمام ٭ کہا سب نے بیجا ہوا ہم سے کام

کیا قتل بھائی کو اور باپ کو ٭ گنہگار ہم نے کیا آپ کو

قیامت کو کیا دینگے اسکا جواب ٭ خدا جبکہ لیویگا ہم سے حساب

یہہ کہہ کر کے رونے تھے چھوٹے بڑے ٭ اور آگے تھے یعقوب اُنکے پڑے

جو دیتے تھے جنبش نہ ہلتے تھے وہ ٭ کسی طرح سے نا سنبھلتے تھے وہ

کہا بعض نے ایک بارہ سے گم ٭ ہوا اُسکا بیٹا یہہ دیکھو ہو تم

عجب اسکی حالت ہے مرتا ہے یہہ ٭ نہ لوے نے سانس بھرتا ہے یہہ

وہ جسکی فقط ایک اولاد ہو ٭ وہ مرجا تو پھر کیون نہ برباد ہو

## ٭ حکایت ٭

روایت ہے شبلی نے ایک واردات ٭ یہہ دیکھا کہ ہے ایک عورت کی ذات

وہ روتی ہے کہتی ہے کہا کہا قسم ٭ کہ بیٹا تھا میرا یہی ایک دم

قضا اسکی آئی تو یہہ مر گیا ٭ یہی ایک تھا سو سفر کر گیا

یہہ سنکر کے شبلی نے کپڑونکو پھاڑ ٭ کہا ہائی افسوس کہا کرکے پہاڑ

کہ جسکے ہو ایک اور وہ کہو دیا ٭ بھلا عمر بھر کیون نہ رو وے اُسے

کہ اے جتنے ہو تم وحوش و طیور ۔ درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

سے تم نے یوسف کو کیون کھا لیا ۔ مجھے کس لئے تم نے یہہ دکھہ دیا

سنا کہ جتنے تھے وحش و طیور ۔ جہان تک کہ تھے نزدیک و دور

پرند اور چرند اور درندے تمام ۔ وہ اس دن مین رو رہے تا بشام

قمیص اسکا چھاتی سے اپنے لگا ۔ ہر ایک جا پہ دیکھے تھا انکھین جھکا

نہ مٹی پہ پنجون کا اسپر نشان ۔ نہ دانتون کا لگنا کچھہ اسپر عیان

وہ مکر انکا اسوقت ظاہر ہوا ۔ فریبون سے لڑکے وہ ماہر ہوا

یہہ جانا کہ ہے یہہ بناوٹ تمام ۔ جو کہتے ہین ہے جھوٹھہ سارا کلام

کہا پھر یہہ اولاد سے کھا کے غم ۔ ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم

کہ یوسف کو پھاڑا درندون نے ۔ قمیص اسکا کس طرح ثابت رہا

وہ تہا بھیڑیا تم سے زیادہ شفیق ۔ اور یوسف کا تہا اپنے دل سے رفیق

بدنکو نہ چیرا نہ کپڑا پھٹا ۔ نہایت ہی الفت سے کھا کر ہٹا

پھٹے کچھہ نہ جلد اور نہ لوہو رگ ۔ بھلا کس طرح کھا گیا یون الگ

کہا دل سے اب کیون نو انجان ہے ۔ بندا بھیڑئے پر یہہ طوفان ہے

یہہ سمجھو کہ بھیڑے سے زیادہ ہو تم ۔ کیا ہے یوسف کو باتون مین کم

پھپھا جال جنگل مین جا بیدرنگ ❊ لیا پھانس ایک بہیڑیا لال رنگ

بہت عمر سے ہو گیا تہا ضعیف ❊ نہایت ہی بوڑھا تہا وہ اور نحیف

پکڑ کر اُسے باندہ کر دست و پا ❊ گیا سامنے باپ کے لا کہڑا

کہا اُس نے ای بہیڑئے سنگدل ❊ تو ہوتا نہین میرے آگے خجل

کہ یوسف تہا میرا وہ بدر منیر ❊ کیا تو نے جنگل مین کیونکر اسیر

لگی تو نے پیری پہ میری نظر ❊ کیا اُسپہ تو دہنت کو تیز کر

کہا بہیڑیا سر جہکائے ہوئے ❊ کوئی جیسے ہو شرم کہائے ہوئے

وہ بڑہ کر کے تہوڑا سا آگے ہوا ❊ لگا درد سے رونے سر کو جہکا

پہر آخر کو یعقوب نے یون کہا ❊ سر اپنا طرف آسمان کے اُٹہا

کہ ای میرے خالق خدائے کریم ❊ نہین کوئی تیرا شریک و سہیم

برای براہیم و اسحاق تو ❊ کر اِس بہیڑئے کو ذرا نطاق تو

برای محمد کہ ہے اسکا نام ❊ فلک اور زمین بیچ روشن تمام

ذرا اس درندہ کو دے تو زبان ❊ کہ ہے حال جو کچھ کرے سب بیان

ہوا اسکو اسوقت حکم خدا ❊ کہ ہاتہہ اپنا تو اسکے سر پر لگا

پہر اُس سے یہہ کہہ بول از حکم حق ❊ وہی کہیو جو کچھ کہ ہے راست و حق

ہیں یون اور سب تیری اولاد ہو — قیامت ہین جا میری فریاد ہو

پیرا انکا حاکم ہی ایزد تعال — یہہ طوفان باندھا ہی مجہپر کمال

تحیر ہوا ساری اولاد کو — کہ حیوان کو ہی قدرت گفتگو

ندامت سی سر کو تلے کر گئے — دلون ہین سب اپنے بہت ڈر گئے

کہا پہر یعقوب نے اُس سے یون — ہرا انکے ہاتہون ہین اگر تو کہون

کدھر سے تو آیا کدھر جاےگا — سُنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے ہین چلا طرف شام — گیا ہین نے طے یون یہہ رستہ تمام

کہ ایک بھائی میرا ہوا ہی جدا — زیارت کرون اسکی بہر خدا

کہا پہر یہہ یعقوب نے کس لئے — بتا مجھکو جاتا ہی تو جس لئے

کہا میرا دادا جو ہو گذرا ہی اس — گیا ایک دن تیرے دادا کے پاس

وہ دادا تیرا ہی ابراہیم نام — کہا ہے میرے دادا سی تہا یہہ کلام

جو کوئی زیارت کو بھائی کی جائے — خدا کے لئے وہ قدم کو اٹھائے

وہ اسکا ہو بھائی ویا ہو قریب — ویا دوست اسکا ہو یا ہو حبیب

تو دیوی خدا اسکو نیکی ہزار — اور اتنی بدی اُس سے دیو اتار

اور اتنی ہی درجے خدا اسکو دے — بلا شک اسے باغ جنت ملے

کہا نفس نی تمکو آخر خراب ؛ نہ تہا قتل یوسف کا تمکو صواب

قال بل سولت لکم انفسکم

کہا جبکہ بھیڑیکا یہہ حال ہون ؛ جدائی سے اسپر یہہ جنجال ہو
ہین اب کیون نہ روؤن کہ انسان ہون ؛ نہایت ہی اس غم سی بیجان ہون
کہا پھر یوسف کی کچھہ ہی خبر ؛ کہا تب یہہ بھیڑئے با چشم تر
خبر مجھکو ہے لیک کہنا نہین ؛ یہہ کہنا مرے دلکو سہنا نہین
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے ؛ کہا مجھکو کہنے ہی یون عار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہی ہم تب عار ؛ چغل خور بھیڑے کہین گے پکار
نبی اب ہین غماز ہوتا نہین ؛ ہین حرمت نبی اپنی کھوتا نہین
کہ غماز جنت مین داخل نہو ؛ اور رحمت اسی حق کی حاصل نہو
چغل خور ہر طرف ہوتا ہی رد ؛ خدا اور آدم کے نزدیک بد
دیا چھوڑ بھیڑیکو یعقوب نے ؛ یہہ سن کرکے اس حق کے محبوب نے
خبر مین یہہ آیا ہے مین پانچ چیز ؛ وو جنت مین جاوینگی سن ای عزیز
نہ وے جن ہین اور نہ انسان ہین ؛ کہون انکو مین جنس حیوان سی
ہے اول تو بھیڑا دہ یعقوب کا ؛ کہ جنے سب احوال اس سے کہا
دوم ناقہ سیوم سگ صحابی کہف ؛ کہ چہہ شخص تھے سب وار با کہف
دہ پنجم گدھا ہی کہ عیسی سوار ؛ ہوا کرتے اسپر نبی ای ہوشیار

قوله تعالى وأما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فإن الجنة هي المأوى

ہراس آ ہو پھر دل میں اپنے ڈرا ۔ جمع کر کے سب عالموں سے کہا

کہ سرزد ہوئی منہ سی میرے یہ بات ۔ کہو اس سے اب کیا ہے راہ نجات

کسی نے نہ فتوا دیا شاہ کو ۔ نہ کھولا کسی نی کچھ اس راہ کو

کہا شاہ نے پھر ابن سماک سے ۔ بلا کر کے اس عالم پاک سے

کہا تجھکو کیا غم ہے شہ نے کہا ۔ جو کچھ اسپہ گذرا تھا سب ماجرا

کہا ابن سماک نی سچ بتا ۔ میں پوچھوں ہوں تجھسے جو ای بادشاہ

گنہ تجھسے ایسا ہوا ہے کبھو ۔ کہ خوف خدا سے ہٹا اس سے ہو

کہا ایک عورت تھی صورت میں حور ۔ مرا دل ہوا عشق میں اسکے چور

بلا کر ارادہ کیا دل میں بد ۔ کہ دل میں تھی خواہش زیادہ زحد

وہ تھی جمعہ کی رات میں ڈر گیا ۔ اسے چھوڑ کر اپنے میں گھر گیا

کہا ابن سماک نی واہ واہ ۔ قسم میں تو سچا ہی ای بادشاہ

بلاشک تو جنت میں اب جائیگا ۔ نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائیگا

فقیہوں نے سنکر کیا شور و غل ۔ کہ یہ ابن سماک دیتا ہی چل

لگے پوچھنے اس سے تو نی بھلا ۔ کہاں سے تو اس ڈھب کا فتوا دیا

کہا اس نے اسد نے یوں کہا ۔ کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا

دیا چھوڑ حجاج نی سن یہہ بات ۔ کہ ہے متقی مرد اور نیکذات

## فصل صبر جمیل

پس اب چاہیے مجھکو صبر جمیل ۔ سمجھہ اسکے معنوں کو بی قال و قیل

کہوں کیا ہی صبر جمیل اے حبیب ۔ شکوہ نہ رونا ہو جسمین نصیب

کروں صبر اب مین ڈرے بیان ۔ کہ ہو تجہہ سب اسکی خوبی عیان

کرے صبر جو ہووے سکرات کم ۔ نہ جان کندنی کا اسی ہو الم

جزا اسکی جنت ہے اسکا ثواب ۔ جو دیکھو تو عقبی مین ہے بیحساب

نبی نی کہا یون کہے ہے خدا ۔ مصیبت کو جسنے میرے سہہ لیا

قیامت کو آویگی مجھکو حیا ۔ کہ تولوں عمل اسکے میزان لگا

## والله المستعان وعلی ما تصفون

مدد چاہتا ہوں مین اللہ سے ۔ تمہاری مین اے مدعی بری راہ سے

جو کہتے ہو تم ہے سراسر دروغ ۔ نہین بات کو کچھہ تمہاری فروغ

کہا ہے یہہ کعب ابن احبار نے ۔ روایت کو یوں اس خبردار نے

کوئے مین ہوئی جبکہ یوسف کو رات ۔ ہوئی اس اندھیری سی ظلمات بات

ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا ۔ اٹھا سر فلک کی طرف یوں کہا

الٰہی توہی ہے اکیلون کا یار غریبون کا صاحب اور غمگسار

توشاہد ہی اسکا جو ہو دل مین زار ہلاکت مین جو ہووے اوسے نجات

تڑپتا ہے دریا مین ڈوبے کو تو کہ ہر رنج و شدت مین صاحب ہی تو

ولی تو ہے نعمت کا میری تمام تو فریاد رس سختیون مین مدام

تو وحشت مین مونس ہے سبکا الٰہ طرف میری غمخوار کی کھول راہ

میرے ستر کو ڈہانک ڈر دور کر کرم مجھپہ ای میرے غیور کر

تو حاضر ہے کیسی ہی مخفی ہو بات ہلاکت سی دے دم دم مین نجات

دعا سب یہ یوسف نبی کی تمام کہ جبریل اوس پاس لایا طعام

اوسے کھاکے اوسوقت وہ خوش ہوا منور ہوا نور سے وہ کوا

پنہایا قمیص ایک جنت سے لا بحکم خداوند ارض و سما

زری اور ریشم سے تھا وہ بنا لگے موتی اوسپر تھے سرتا بپا

وہ صانع کی صنعت سی تیار تھا خدا نی کہا کن وہین ہو گیا

ہوا حکم ستر فرشتون کو تا کوئے مین وہین پاس یوسف کے جا

نہووے کبھی اسکی خاطر کو میل فرشتے اوترنے رہین خیل خیل

## وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ

قیامت تلک نام تیرا رہے
بنا خوب سب کام تیرا رہے

سنا جبکہ مالک نے یہہ ماجرا
کیا قصد دل مین وہین شام کا

سفر کا ہوا اسکے سننے سے عشق
بہت کر کے کوشش گیا وہ دمشق

وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
اقامت یہان کی بصد اضطراب

لگا دیکھنے پھر وہ آکر یہان
زمین کو کبھی اور کبھی آسمان

کہ اتنے مین ہاتف نے آواز دی
کہ ای شخص جلدی نکل یا ابھی

ہے تعبیر رویا کو پنجاہ سال
کہ تا راست ہووے وہ تیرا خیال

پھر آیا وہ ہٹ کر مکا کی طرف
تردد مین ملتا ہوا دونون کف

پھر آ مصر مین یہہ کیا اسنے کام
برس مین وہ دو بار جاتا تھا شام

محبت مین مخلوق کی ہے یہہ حال
جسے اپنے مولا کا ہووے خیال

تو پھر اسکا کیا جانے کیا حال ہو
بھلا کیون نہ الفت مین پامال ہو

ہوا جبکہ میعاد کا اختتام
وہ پنجہ برس ہو گئے سب تمام

تھا مالک کا مملوک بشرا غلام
کہا اسکو مالک نے ای نیکنام

مجھے ہے طلب ایک نئی چیز کی
اگر تو نے اسکی خبر مجھکو دی

کرون تجھکو آزاد دون نصف مال
اور بیٹی میری ہے جو صاحب جمال

تب آکے یوسف سے وہ مل گیا | خدا پر اگر ہے ترا دل گیا
اُتارا اپنے موندہوں سے دنیا کا بار | سبک ہو تو پاویگا اُسجا پہ بار
وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دعر | نہ اسلام تھا اُسمین باور تو کر
طلب مین وہ یوسف کی مدت سے تہا | پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا
مسلمان طلب جو خدا کی کرے | بھلا اُس سے محروم کیونکر رہے
رہے تین دن اسمین یوسف پڑے | کوئے کے ہوئے بخت اس سے بڑے
ہوا جبکہ چوتھا دن ایام سے | وہان آگیا قافلہ شام سے
رئیس اُسکا تھا مالک ابن دعر | اُدھر آگیا راہ کو بھول کر
روایت ہے اُنکی اس طور بھی | ہوئی اسمین ایک واردات اور بھی
کہ اولاد یعقوب کی آگئے | یہہ آکرکے تاجر کو فرما گئے
کہ یہان اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم | پھرا گاہ مین مت خلل لاؤ تم
کہا سب نے کھانا ہے تیار اب | چلے جائینگے کھاکے ہم سب کے سب
دیا اُنکو مالک نے کھانا بہت | وہ سب قافلے مین تھا دانا بہت
وے شرما گئے اور اُترنے دیا | اُنہین چاہ کے گرد پھرنے دیا
کوئے پر جو مالک نے کی کچھ نظر | جو دیکھے تو ہے نور وہان جلوہ گر

قیامت تلک نام تیرا رہے
بنا خوب سب کام تیرا رہے

سُنا جبکہ مالک نے یہہ ماجرا
کیا قصد دل مین وہین شام کا

سفر کا ہوا اسکے سننے سی عشق
بہت کرکے کوشش گیا وہ دمشق

وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
اقامت یہان کی بصد اضطراب

لگا دیکھنے پھر وہ آکر یہان
زمین کو کبھی اور کبھی آسمان

کہ اِتنے مین ہاتف نے آواز دی
کہ ای شخص جلدی نکرنا ابھی

ہے تعبیر رویا کو پنجاہ سال
کہ تا راست ہووے وہ تیرا خیال

پھر آیا وہ ہٹ کر مکا کی طرف
تردد مین ملتا ہوا دونون کف

پھر آ مصر مین یہہ کیا اُسنے کام
برس مین وہ دو بار جاتا تھا شام

محبت مین مخلوق کی ہے یہہ حال
جسے اپنے مولا کا ہووے خیال

تو پھر اسکا کیا جانے کیا حال ہو
بھلا کیون نہ اُلفت مین پامال ہو

ہوا جبکہ میعاد کا اختتام
وہ پنجہ برس ہو گئے سب تمام

تھا مالک کا مملوک بُشرا غلام
کہا اُسکو مالک نے ای نیکنام

مجھے ہی طلب ایک نئی چیز کی
اگر تو نے اسکی خبر مجھکو دی

کرون تجھکو آزاد دون نصف مال
اور بیٹی میری ہے جو صاحب جمال

تب آکر کے یوسف سے وہ مِل گیا
اُتارا اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار
وہ مالک جو تھا دیکھ ابن دعر
طلب مین وہ یوسف کی مدت سے تھا
مسلمان طلب جو خدا کی کرے
رہے تین دِن اسمین یوسف پڑے
ہوا جبکہ چوتھا دِن ایام سے
رئیس اُسکا تھا مالکِ ابنِ دعر
روایت ہے اُنکی اِس طور بھی
کہ اولاد یعقوب کی آگئے
کہ یہان اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم
کہا سب نے کھانا ہے تیار اب
دیا اُنکو مالک نے کھانا بہت
وہ شرما گئے اور اُترنے دیا
کوئے پر جو مالک نے کی کمک نظر

خدا پر اگر ہے ترا دل گیا
سبک ہو تو پاویگا اُسکا پہ بار
نہ اسلام تھا اُسمین باور نو کر
پھر آخر کو حاصِل ہوا مُدعا
بھلا اُسّے محروم کیونکر رہے
کوئے کے ہوئے بخت اس سے بڑے
وہان آگیا قافلہ شام سے
اُدھر آگیا راہ کو بھول کر
ہوئی اسمین ایک واردات اور بھی
یہہ آکر کے تاجر کو فرما گئے
چراگاہ مین مت خلل لاؤ تم
چلے جائینگے کھا کے ہم سب کے سب
وہ سب قافلے مین تھا دانا بہت
اُنہین چاہ کے گرد پھرنے دیا
جو دیکھے تو ہے نور وہان جلوہ گر

کہا دل مین اپنے کہا تہا مین یون
تو قیمت میری ہووے بی انتہا
کہا آج بکنے نکلتا ہے تو
کیا آپ بندی گر اپنا مول
خدا صورت و جسم و اعمال کو
دل اور نیتون پر رکھے ہی نظر
ہوا ڈول جسوقت یوسف کے پاس
لگا کھینچنے ڈول کو جسگھڑی
جو دیکہا تو ہی ڈول بھاری بڑا
جو دیکھے تو ہی چاہ نخشب کا چاند
ندا کی خوشی سے کہ ندا غلام
کہی کعب احبار یوسف کی شان
جو دیکھو تو آنکھین تھین کحل تمام
مجعد تھے بال اُسکے سب پیچدار
سرین اور بازو تھے فربہ تمام

کسی شخص کا گر ہین ملوک ہون
کسی سی کسی ڈھب نہووا وا
یہہ مول اپنا مت بھولیو پر کبھو
نہ کچھ اسکی قیمت نہ کچھ اسکا تول
نہین دیکھتا اور نہ اقوال کو
نبی کا یہہ ہے قول یاد رکھو کر
گیا ڈول مین بیٹھ وہ بی ہراس
کہا بخت نی کی ہے کچھ یاوری
لگا دیکھنے ڈول کو سر جھکا
نہ وہ پھر بھی اُسکے آگے ہین ماند
جسے ڈھونڈھتے عمر گذری تمام
کہ صورت کا اُسکی نہین کچھ بیان
سپیدی سیاہی مین جون صبح و شام
ہر ایک بال مین پھنس رہی جی ہزار
کمر کا گویا بیچ مین تھا نہ نام

وہ یوسف ہین نبی [illegible] صورت تھی آدم کی [illegible]
اُسے حسن و صورت کا مالک کیا [illegible]
کہا اُسنی خوش ہوکے [illegible] غلام
کہا جا کے [illegible] مبارک [illegible]
[illegible]

صدف مین ہی موتی دریا مین مشک | وہ نافہ کہون تجھسی ہے کہان خشک

ہے پتھر مین چاندی و سونے کا گھر | ہو اشہد مکھی مین با درنو کر

ہو کیڑے کے اندر سی ریشم نمود | جو دیکھو تو ہی اصل ریشم کی دود

بڑی جسکی قیمت ہوا یمان ہے | مقام اسکا دل بیچ پہچان ہے

نظر غوطہ گر کی ہے موتی اوپر | صدف سے نہین اسکو اصلا خبر

اور عطار کو مشک سی کام ہے | نہ بلانے سے کچھ اسکو آرام ہے

جو ریشم کے کیڑے کو پھاڑے کوئی | نظر اسکی ریشم پہ آخر ہوئی

جو کوئی کہ طالب ہو اشہد کا | نگہہ اسکی مکھی پہ اصلا نہ جا

اسی طرح حق دیکھے ایمان کو | نہ دلکو وہ دیکھے نہ وہ جان کو

خدا نی رکھین پانچ چیزین چھپا | نہین پتہ واقف کسی کو کیا

ہے پانچون نمازون مین وسطی نماز | وہ ہے کون سی کچھ نہ کھولا ہے راز

اور آیات مین اسم اعظم چھپا | نہین جانتا کوئی ہے کونسا

ولیٔ خدا مومنون بیچ جان | ولی کا بھی ظاہر نہین کچھ نشان

اور جمعے مین ہی ایک ساعت چھپی | کوئی اُس سے واقف نہین ہے کبھی

شب قدر رمضان مین سارے ہے تن | نہین کوئی ساعت مقرر تو مان

غلامی کا اقرار کر سب تو | نہین تو پچھوٹینگے تجھکو کبھو

کہا پھر یہہ یوسف نی تجار سے | کہ سچے ہین سب اپنی گفتار سے

مین ہون عبد اسمین نہین شک ذرا | کہا دل مین بندہ ہون اللہ کا

**وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○**

اور اللہ جانے ہی جو کچھ کرین | وے سب ساتھہ یوسف کے جتنے کہ ہین

کہا پھر یہہ مالک نی دو اسکو بیچ | کرو ہم سے زیادہ نہ کچھہ ایچ پیچ

کہا بیچ ڈالینگے اب اسکو ہم | کہا لوگے کیا مول دو بیش و کم

کہا اسمین ہینگے بڑے سخت عیب | کہ جانے ہے اُن سب کو دانای غیب

خریدا ہے اُسکے عیبو کے ساتھہ | تو بیچین اسے ہم تمہارے ہاتھہ

کہا عیب کیا ہین ہمین دو بتا | کہا چور ہے اور جھوٹھا بڑا

بناکے کہتا ہے جو کچھ یہہ جواب | بھری اسمین باتین ہین سب ناصواب

کہا ساتھہ عیبون کے کیا مول ہے | کہو اسکا جو کچھہ بھلا مول ہے

کھڑا یوسف اُسکا کرے تھا نظر | یہہ دیکھے تھا دونون کو باہمدگر

کہے تھا یہہ دل مین نہین کچھہ گمان | کہ قیمت میری دے سکے یہہ جوان

اگرچہ ہے مالک بہت مال کا | ولیکن یہہ قیمت نہوگی ادا

اگر بند کرتا تو آنکھون کو تب — تو ملتا اُسی وقت دیدار رب

تجھے آزماتا تھا اُس دم خدا — نظر تیری دیکھے تھا کس طرف جا

جو دیکھا خدا کے سوا طور کو — نہ ظاہر کیا تجھپہ اُس نور کو

کیا پھر یہہ مالک نی اُس سے کلام — نہین کوئی میرے پاس حجت تمام

مجھے لکھہ دو ایک اپنی جانب سے خط — اور مضمون اُس خط کا ہو اِس نمط

کہ ہے یہہ غلام اسکو بیچا ہے اب — بری آپکے دعوی ہین سب کے سب

طلب کرکے شمعون نی کاغذ قلم — کیا جو کہا اُس سے اِس طرح رقم

تب اُس سے لیکر کے کاغذ دیا — نگین اُسپہ یعقوب کا بھی کیا

دیا اسکو مالک نی یوسف کو سونپ — بہت اُسکے مالک کے دل پر تھی چوٹ

وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا — کہ پھر مصر مین بھائیون سے ملا

دیا بھائیون کو وہی خط نکال — ہوئی اُنکو اُس وقت خفت کمال

کہا بھائیون نی یہہ مالک سے پھیر — کرو تم نہ چلنے مین اب اپنے دیر

نصیحت تمہین اور کرتے ہین ہم — کہ یہہ شخص دیتا ہے ہر ایک کو دم

یہہ جھوٹھا بھگوڑا ہے اور چوٹا — فریبی ہے مکار اور پر دغا

اسے طوق زنجیر کرکے رکھیو — بہر طور تدبیر کرکے رکھو

پکارا انہیں اور رونے لگا ۔ قدم راہ مین تیز ہونے لگا
گلے طوق زنجیر پانون مین تھی ۔ یہہ آفت نہ آئی تھی اسپر کبھی
نہ گئے پانو زنجیر سے جو نکل ۔ اکھڑ کے زمین پر گرا منہہ کے بل
یہودا کا دل ہوگیا دیکھہ نرم ۔ کہا سب کو آتی نہین تمکو شرم
ذرا ٹھہرو یوسف کرے ہی کلام ۔ یہہ سنکے بھائی وہ ہے تمام
وہ جا پاس ہر ایک کے پانون پڑا ۔ سر اور انکی آنکھون پہ بوسا دیا
لگا پانون کو چومنے سب کے وہ ۔ لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ
کہا تم پہ رحمت خدا کی ہے ۔ اگرچہ ہین دکھہ اتنے تم سے سہے
نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا ۔ اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا
نہ دے تمکو اسہ ہرگز عذاب ۔ مرا دل کیا گو جلا کر کباب
بس اب تمکو پہنچے ہمارا سلام ۔ جدا تم سے ہوتا ہون ای نیکنام
پھر آکے مالک پکڑ کے اسکے ہاتہہ ۔ گیا مصر کو لے اسے اپنے ساتھہ
روایت یہہ ہے ابن عباس سے ۔ جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے
وہ رونے لگا اور بھائی تمام ۔ لگے روکے کرنے یہہ آپس مین کلام
کہ یوسف ہمین ہی ندامت لگا ۔ نہوتا اگر باپ کا کچھہ خیال

کوئے مین بھی میرے اُپر مار تھی ⁂ ہر ایک طرف پتھرون کی بوچھار تھی

تماچون سے منہہ کو کیا میرے لال ⁂ ملا پانون نیچے مجھی سب نے ڈال

کیا بند پانی اور کھانا مرا ⁂ نہ تھا واہان پہ کچھہ آب و دانا مرا

یہان تک تو کی بھائیون نی ہی غور ⁂ دیا بیچ مجکو غلامون کی طور

کیا طوق و زنجیر مین مجھکو اب ⁂ خدا جانے چھوٹون مین اس غم سے کب

طرح قیدیون کے مین ملفے پہ ہون ⁂ کئی دن سی مین فقر و فاقے پہ ہون

اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی ⁂ جو کچھہ مجھہ پہ گذری ہے سب بیکسی

یہہ کہہ کر کے روتا تھا یوسف پڑا ⁂ اُسی قبر سی پھر یہہ آئی صدا

کہ ای میرے فرزند یا حسرتا ⁂ میرے نور کے عین و احسرتا

یہہ سنکر کے آواز غش کر گیا ⁂ کہ داغ الم سی جگر بھر گیا

پھر آواز آئی کہ اب صبر کر ⁂ جگر ہی مین رکھہ اپنا سوز جگر

تھا اک مالک ابن ذعر کا غلام ⁂ بلیح اُسکا مالک نی رکھا تھا نام

سپرد اُسکے یوسف تھا اُس راہ مین ⁂ وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

ندا کر کے مالک کو پھر یون کہا ⁂ کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

ندا اُسنی دی قافلے مین تمام ⁂ کہ گم ہو گیا ہے ہمارا غلام

بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین ۔ تو رحمت کر اے ارحم الراحمین

دعا کا نہ ابتک ہوا اختتام ۔ ہوا ملک مین سب اندھیرا تمام

چلی اس طرح کی ہوا بے شمار ۔ جہان مین بھرا آ کے گرد و غبار

لگا گرجنے رعد چمکی جو برق ۔ اندھیرا ہوا غرب سے تا بشرق

کسی کو کسی ڈھب نہ وہان کل پڑی ۔ پڑی قافلے بیچ ہل چل بڑی

کہ جتنے تھے گھوڑے و خر یا خچر ۔ گئے سب کے سب بھاگ ادھر اودھر

فرشتے ہو گرد یوسف کے جمع ۔ ہوئے پروانونکی طرح سب گرد شمع

کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی ۔ پڑی اپنی اپنی وہان جان کی

ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ ۔ وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی آہ

اور اس سے کبوتر کے بیضے کے رنگ ۔ برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ

عذاب انکو نقش نگین ہو گیا ۔ ہلاکت کا سب کو یقین ہو گیا

سنا ہے یہہ تہا اس زمانے مین حال ۔ اگر ظلم اک شخص کرتا کمال

عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود ۔ برآتا سب اسکے دماغون سے دود

کہانتے ہو روزگے آپس مین آہ ۔ کہ کس نے کیا تم مین ایسا گناہ

کہ جسکی بلا بیچ سب آگئے ۔ خدا کے غضب مین یہہ اب آگئے

یہ کہتے ہی سب ابر وہ پھٹ گیا ، عذاب اس دعا کے سبب ہٹ گیا

لگا کہنے یہ مالک ابن ذعر ، کہ یوسف ملک ہی نہیں یہ بشر

کیا طوق و زنجیر کو اس سے دور ، کھڑا رہتا ہر وقت اسکے حضور

اُتار اسکا صوف اور کپڑے دیئے ، کئے خوب تیار اسکے لیئے

سواری کو اک خوب گھوڑا دیا ، پہننے کو ستھرا سا جوڑا دیا

کہا قافلے کو نہ آگے بڑھو ، ہر ایک تم مین یوسف کے پیچھے رہو

سرِ راہ بلبیس اک شہر تھا ، وہان قافلہ آکے وارد ہوا

رئیس اُسکے کفار تھے بت پرست ، غریب اور زردار تھے بت پرست

اُنہون نے جو یوسف کو دیکھا تمام ، یہ پوچھا کہ کیا تیرے خالق کا نام

کہا جسنے پیدا کیا آسمان ، کیا قائم اُسنے زمین و زمان

وہ اللہ ہے وحدہ لاشریک ، نہین دوسرا کوئی اسکا شریک

سبھون نے کہا اُس سے اب جا ہم ، خدا پر ترے لائے ایمان ہم

بتون کو دیا توڑ سب نے تمام ، عبادت لگے کرنے حق کی مدام

چلا وہان سے پھر قافلہ قصد کر ، ہوا شہر بلبان پہ اُسکا گذر

اکٹھی ہوئی آکے خلقت وہان ، جو یوسف کے تہا بیٹھنے کا مکان

ہوئی صبح جب جلد اٹھکر امیر ضیافت کا سامان لیکر کثیر
ہوا شہر سے آکے بڑھ کر کھڑا کہا تم مین سردار ہے کونسا
کہا سب نے یہہ مالک ابن ذعر ہے سردار ہم سب کا اور نوکر
ہوا دل مین حیران سنکر امیر اُسے جانتے ہین صغیر و کبیر
یہہ آتا ہے دو بار ہر سال مین مرے شہر کی طرف ہر حال مین
نہ کچھہ اُسکی تعظیم کا حکم تھا یہہ آثار اس طرف کو سدا
یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار کہ نزدیک اُسکے ہوا اک سوار
فرشتہ تھا بھیجا وہ اللہ کا مقرب تھا اُس خاص درگاہ کا
فرشتے تھے ساتھہ اُسکے دو سو تمام ہر اک طرف سے کر رہے ازدحام
اور آگے جاتا تھا چلا اک ہرن بہت خوبصورت تھا اُسکا بدن
اُسے جان یوسف کا ہمزاد تھا وہ اُڑنے مین جس طرح سے باد تھا
ہر اک شخص کے ساتھہ ہوتا ہے جن وہ پیدا ہوا اک ساعت اور ایکدن
جو انسان سوے تو سوتا ہے وہ کھڑا ہو کھڑا ساتھہ ہوتا ہے وہ
سفر مین وہ ہو تو سفر مین یہہ ہو حضر مین وہ ہو تو حضر مین یہہ ہو
اگر آدمی زاد بیمار ہو تو جن بھی مرض مین گرفتار ہو

کہ لشکر ہے پیچھے پڑا بی شمار | تلی آتی ہے وان بندھی ایک قطار

کہا کس کا لشکر ہے یوسف بتا | میرا گھر ہی چھوٹا کب اسمین سما

نہ کھانا ہے اتنا کھلاؤن اُنہین | نہ پانی ہے اتنا پلاؤن اُنہین

کہا سن یہہ لشکر ہے اللہ کا | یہہ مخصوص ہے اُسکی درگاہ کا

نہ کھاتے ہین کھانا نہ پانی پیٔین | ہے تسبیح و تہلیل پڑہ پڑہ جیٔین

فرشتے ہین اللہ کے سب کے سب | نگہبان میرے رہتے ہین اب

ہوا دیکھہ حیران یوسف کی بات | منور کیا اُس مکین سے مکان

ہوا جبکہ داخل تو بت ہو ہراس | گرا آکے یوسف کے قدمون پاس

خدا پر پھرا ایمان لایا امیر | ہوئے اُسکے تابع صغیر و کبیر

پھر آگے تب یوسف کے کھانا دھرا | اور اُسمین سے یوسف نے لقمہ اُٹھا

دیا اہل مجلس کو جتنے کہ تھے | اُسے دیکھہ کر سب وے حیران ہوے

اور ایک لقمہ پھر اپنے منہہ مین لیا | وہی ایک مجلس کو ساری دیا

ہوئے ایک لقمہ مین سارے وے سیر | ہوا کم نہ کچھہ کھانا دیکھا جو پھیر

اس احوال کو دیکھہ بولا امیر | کہ فرشتے ہو تم ای صغیر و کبیر

یہہ یوسف تو تم سب کا سردار ہے | کہا قوم نے کیا یہہ گمراہ ہے

تو وہ سب دیکھہ یوسف کا حسن و جمال — ہر ایک کو وہاں آ گیا غش کمال

پری کا سا ہر ایک پہ سایا ہوا — پڑے جیسے افیون کھایا ہوا

گیا وہان سے پھر مالک ابن دغر — کسی کا نہ دل مین رہا کچھہ خطر

حکایت ہے یون بو سعید ایکبار — ایک عورتکو جنگل مین دیکھا نزار

نہ ہاتھ اسکے تھے اور نہ تھے اسکے پا — خدا کی وے کرتے تھے حمد و ثنا

یہہ کہتے تھے حق کا جو احسان ہے — مجھہ پر سو خارج ز امکان ہے

کہا مین نے ہے تجھہ پہ احسان کیا — کہا معرفت دی ہے مجھکو بنا

محبت مین اپنی کیا ہے مجھے — محبت کا رستا دیا ہے مجھے

کہا معرفت کی علامت ہے کیا — مجھے بھی کسی طور سے دے بتا

کہا کر ذرا میری جانب کو غور — ہوا پر اڑی وہ پرندے کی طور

کہا معرفت کی نشانی ہے یہہ — ہے مدت مین تھوڑی سے جانی یہہ

ہوئی کہہ کے غائب نظر سے مری — وہ کہتے ہین پھر مجھسے آکر ملی

تعجب مجھے آیا اس بات کا — لگی کہنے اسکا تعجب ہے کیا

قوی نے اٹھایا اگر ایک ضعیف — بھلا اس مین کیا عجب ای نحیف

خدا نے اٹھایا مجھے بے گمان — تو اسکو بھلا کچھہ تعجب نہ جان

کہا حق نی موسی سے یون ایکبار ۔ ذرا دیکہہ اپنے تئین دیکبار
جو دیکہے تو موسی کی شکل اولیا ۔ ہزارون کہڑے ہاتہہ مین لے عصا
یہہ کہتے ہین یارب دکہا دے جمال ۔ تجہی دیکہنے کا شوق ہے اب کمال
اُترا اپنے گہوڑے سے یوسف نے آہ ۔ جناب الٰہی مین سجدہ کیا
کہا مین خدا کا گنہ گار ہون ۔ مین توبہ تری آگے دل سے کرون
ہوا حکم یوسف کو سر تو اُٹھا ۔ جو دیکہے تو خلقت ہے بے انتہا
چلے آتے ہین پاس یوسف کے سب ۔ ہر یک کو ہے یوسف کی چاہ و طلب
براہیم ادہم کی سُن واردات ۔ اُٹھا طوف کعبے کو وہ ایک رات
عجب چاندنی کا تہا اُس شب ظہور ۔ جدہر دیکہوا ودہر چمکتا تہا نور
یہہ دل مین کہا آج مطلع ہے صاف ۔ اکیلا کرون کعبے کا مین طواف
جب آکے کعبے مین پکڑا قرار ۔ جو دیکہے تو طائف ہین ستر ہزار
ہوا سخت حیران یہہ دل مین کہا ۔ کہ آیا ہون مین شب یہان بارہا
کبہی مین نی خلقت یہہ دیکہی نہین ۔ کہا ایک بوڑہے نی اُس سے وہین
کہ چلتے ہی سب کا ارادہ یہہ تہا ۔ کہ تنہا ملے ہمکو کعبہ ذرا
یہہ خلوت کے طالب ہو جمع سب ۔ نہایا اکیلا کبہی بیت رب

یہہ آواز ہی کہنے والا نہ تھا / کوئی آدمی نظر وہان پہ آتا نہ تھا

بہت یہ کہنے والیکو دیکھین سبہی / نہ پایا تو اسکا یہہ جانا سبب

کہ ہمکو ہی کچھہ وہم و وسواس ہے / کوئی کہنے والا نہ یہان پاس ہے

روایت ہی کعب ابن احبار سے / وے کہتے ہین اسطرح اخبار سے

کہ یوسف نی جب مصر مین بار کہا / تو عاشورا اور جمعہ کا روز تہا

فلک پر دہوان جیسے چھایا تہا کچھہ / اندھیرا سا عالم مین آیا تہا کچھہ

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ / زمین اور فلک سارا روشن ہوا

گہرون کے وہ آنگن او جاگر ہوئے / منور سب اندر اور باہر ہوئے

مجالس مین مردون تہا جمع نور / ہر یکطرف مین نور کا تہا ظہور

یہہ دیتا تہا ایک دوسرے کو خبر / خدا جانے کیا شی ہوئی جلوہ گر

کہ تہا ابر سے دن کا سب نور ماند / فلک پر یہہ کیا آج نکلا ہے چاند

بہت روشنی کا ہوا جب ظہور / لگے دیکھنے وے تب نزدیک و دور

جو دیکہین تو آتا ہے ایک شاہ / وے اسپر گذر خاص و عام کا

غلام اسکا ہے چرخ خوبی کا ماہ / وہ کنعان کے ملک کا بادشاہ

اسی کا ہے یہہ نور چھایا ہوا / زمین آسمان مین سمایا ہوا

درخت اُسکے سوکھے نہ کچھ اُنمین پھل ‏ ‏ امیرونکی نیت مین بالکل خلل
شیاطین کا دخل وہان بیشتر ‏ ‏ ہر ایک شخص کی تھی بدی پر نظر
ہوئین خشک اُس جاکی نہرین تمام ‏ ‏ وہان خشک سالی رہے تھی مدام
جب اُس جا پہ یوسف کے آئے قدم ‏ ‏ ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم
ہوا غلہ ارزان اُٹھا ظلم و جور ‏ ‏ سوا عدل کے وہان نہوتا تھا اور
بہت پہل لگے اور مریضون کو سب ‏ ‏ شفا ہوگئی خود بخود بے سبب
ہوئین نہرین جاری ہر یک جا پہ آب ‏ ‏ ہوئے شہر کے تازے سارے دواب
یہہ کہتا تھا ہر شخص آپس مین آ ‏ ‏ کہ اِس شہر کی پھر گئی سب ہوا
ہر ایک کو تھا یوسف کے ملنیکا شوق ‏ ‏ اِسی بات کا دل مین ہر یک کے ذوق
ہوا بند کھانا و پینا تمام ‏ ‏ رہین گرد یوسف کے سب صبح و شام
ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش ‏ ‏ گئے در پہ مالک کے کرکے خروش
تکلف کے پوشاک مالک پہر ‏ ‏ اور ایک تاج سونے کا تارک پہ دھر
سُنہری چھڑی ہاتھہ مین اپنے لے ‏ ‏ او ایک تخت سُنہرا بچھا کر تلے
ہوئی صحن خانہ مین اسکے نشست ‏ ‏ ہر یکطرف کا کردیا بندوبست
سبھون نی کیا جا کے اسکو سلام ‏ ‏ کہا مرحبا سبکو اُس نی تمام

جو لشکر مین خالی وه گھوڑا گیا ۔ تو واہان ایک عجب حشر برپا ہوا
کوئی غم سے کپڑے لگا پھاڑنے ۔ کوئی خاک پر سر لگا جھاڑنے
کوئی غم سی رونے لگا زار زار ۔ کوئی مر گیا سر کو پتھر سی مار
لگے ہر طرف کرنے اسکی تلاش ۔ نپایا کہین وه شہ خوش قماش
پہر بھر کے بعد اسکو آیا جو ہوش ۔ تو آیا عجب طرح کا دل مین جوش
چلا دشت غربت مین چند ایکقدم ۔ غلام ایک دیکھا چراتا غنم
گیا دور کر پادشاه اسکے پاس ۔ ولے درد باطن سی چہرا اداس
کہا اُس سے پوشاک میری یہه لے ۔ تو کپڑے پرانے مجھے اپنے دے
یہه سُن دست بستہ ہو اُسنی کہا ۔ یہه گلہ غنم کا ہے سب شاه کا
مین سرکار کا ہون قدیمی غلام ۔ چراتا ہون انکے مین صبح و شام
کہان ہو سکے مجھسے ترک ادب ۔ یہه پوشاک تجکو مبارک ہو سب
گیا ابن ادہم نی آزاد اُسے ۔ غنم بخش دین کر دیا شاد اُسے
قبائے حریر اور تاج شہی ۔ گلے مین جو پوشاک ڈال حبیبی
وه دی اُستے لی ایک کملی سیاه ۔ اور ایک سخت ژولیده کہنہ کلاه
لی اُس نے اُسی وقت کعبے کی راه ۔ رہا پھر عبادت مین شام و پگاه

تہائی مین قوت اپنا کرتے سدا | تہائی جو دو بخشش کرتے عطا
ہوئی ظہر کی جب حرم مین اذان | تو بازار لیجے مین آئے دوان
اور ایک بار ہیزم کا سر پر دھر | یہہ مضمون کہتے تھے ہر شخص سے
کوئی ہے کہ اس مال طیب کو لے | عوض اسکی قیمت مگر ایک دے
کسی نے لیا اُسکے ہیزم کو مول | دئے تین ۳ پیسے گرہ مین کھول
لیا ایک ۱ پیسے کا اُس نے طعام | کئے دو ۲ وہ خیرات مولا نام
گیا واں سے مسجد مین بہر نماز | خدا کا کرے تا کہ عجز و نیاز
گیا جا کے بیٹے نے اُس جا سلام | بتایا سب اپنا نشان اور نام
بہت ملکے بیٹے سے خوشدل ہوا | کہا آفرین مرحبا مرحبا
محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا | کہا سر اُٹھا کے بسوئے سما
کہ اے پادشاہ زمین و زمان | تجھے حال ہے میرا سارا عیان
کہ مین نے جو چھوڑا ہے سب ملک و مال | محبت مین تیری ہی اے ذوالجلال
نہین چاہتا مین کہ تیرے سوا | کسی کی محبت کی ہو دل مین جا
جو دل مین ہوئی مہر حب پسر | یہہ محنت گئی خاک مین سربسر
جو دل مین ہے مہر غیر کی ہووے جا | نہین عاشق تیرا کب ہوا یا خدا

کہا اسکا وعدہ ہی ہم سے کرو / کہ تا کوئی محروم اُس سے نہو

کہا جمعہ کے روز اسکو نکال / دکھاونگا البتہ تمکو جمال

نکالونگا مین بیچنے کو اُسے / وہ آوے یہان دیکھنا ہو جسے

ہوئی صبح پھر در پہ مالک کے آ / ہوئے جمع اور ازدحام ایک ہوا

لگے کرنے سب اُسکے گھر کا طواف / یہہ کہتے تھے مجنون ہین رکھہ معاف

کہا پھر یہہ مالک نے خلقت سے یون / عزیزو ہوا ہے یہہ تمکو جنون

بھلا کس لئے یہان ہے ازدحام / کہا سُنکے آئے ہین یوسف کا نام

لگا کہنے دل مین عجب بات ہے / کہ یوسف مین طرفہ کرامات ہے

نہین صورت اُسکی کچھہ اوردن سے خوب / کہ اور نہین ہو عیب ہیہ بی عیوب

خدا جانے کیا چیز اس مین ہوئی / جسے دیکھہ جاتی ہے خلقت موئی

ملک ساتھہ یوسف کے رہتا جو تھا / پکارا اُس نے مالک سے پھر یون کہا

یہہ کہہ جسکو اب شوق دیدار ہو / یہان لا کے دے ایک دینار کو

یہہ سُننے ہی خلقت نے کر ازدحام / گھُسے گھر مین مالک کے سب خاص و عام

ہر ایک نے دیا ایک دینار ڈال / کہ یوسف کا دیکھین کسی ڈھب جمال

ہوئی ساتھہ لاکھہ آن مین در شمار / ہوا تو دہ زر وہ گھر ایکبار

ستون اسکے زرکین بنائے تمام / لگا انکو یکلخت انجا رخام
پڑا خرد دیبا کا اوسپر غلاف / وہ قبہ کی صورت نظر آئے صاف
اور اک چوب صندل سی کرسی بنا / جوا ہر ہر اک طرف اسکے جڑا
ستون چار سونیکے اس گہر اٹھے / جسے دیکھ کر دنگ انسان رہے
ہر اک اس ستون پر کہنچی شکل مور / ستونون پر اسکے تماشا تہا اور
عجب طرح بیٹھے تہے بازو کو کہول / وہ گویا پرینگے ابھی منہہ سی بول
وہ کرسی کے اوپر تہا دہار رکھا / اور اسمین سبھی مشک و عنبر بھرا
بٹھانے کو یوسف کے تیار کی / کہون تجھسے علت مین اس کار کی
کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو / عزیز اور سب خلق کے روبرو
منادی یہہ کی شہر مین پھر تمام / کہ حاضر ہون اس جا پہ سب خاص و عام
ہوئی بحر اور بر مین کل یہہ ندا / کہ یوسف کا ہو شوق جسکو ذرا
وہ دیکھے یہان آکے حسن و جمال / کہ معلوم یوسف کا ہووے کمال
ہوا جبکہ موعود جمعے کا دن / اسے یاد رکہتے تہے ہر روز گن
ہر اکطرف سے لوگ آنے لگے / ہزارون ہی اس طرف جانے لگے
وہان آئے سارے صغیر و کبیر / زن و مرد سارے جوان اور پیر

مجھے کس لئے اب جاتا ہے بیچے | خدا جانے کس شخص کو مجھکو دے
کہا پھر یہہ مالک نے دیکر کے دام | خریدا نہین تجھکو کہا ای غلام
تھا جنگل مین کنعان کے اوڑون پہار | لیا تجھکو اس چاہ مین جان آڑ
کہا پھر یہہ یوسف نے تحقیق سے | جو چاہے سو کر مین ہوا تیری شے
تعجب مین سنکر یہہ مالک رہا | بہت ہو کے عاجز یہہ اسسے کہا
کہ تو خوف کچھہ دل مین اپنے نہ کر | مرے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر
پھر اسکو دیا غسل پانی منگا | حریر اور دیبا دیا تھا پنہا
مرصع کئے سارے زلفون کے بال | ہوا موتیون سی یہہ بالون کا حال
جو عمدہ تہے موتی وہ سب ڈال تہین | ستارے سے ظاہر ہوئے رات مین
اور ایک تاج شاہانہ سر پر دھرا | وہ دیکھو تو نور علی نور تھا
اور ایک زر کا نون مین بالا پہنا | گویا ماہ کے گرد ہالا پڑا
سنہرا گلے مین پڑا ایک طوق | کہ خوبی ہوئی اسکی ہر ایک پہ فوق
اور اسمین بھی موتی چمکتے ہوئے | ستارون کی صورت دمکتے ہوئے
کہ سینے تلک انکا پہنچے تھا نور | چمک انکی پڑتی تھی جا دور دور
ولی نور یوسف کا تھا اس قدر | کہ گرد اسکے آگے تھا موتی اگر

پیمبر نے جبریل بھیجا تھا پاس
کہا یہہ کہ ہرگز نہو تو اداس

کرینگے تجھے مصر کا پادشاہ
تجھے دینگے ہم حشمت و مال و جاہ

وہان کے ہین جتنے بڑے شیخ و شاب
چلین سب وہ تیرے پکڑ کر رکاب

سو وعدہ پیمبر سے حق نے پورا کیا
مجھے اس طرح آج رتبا دیا

تعجب کیا سب نے سنکر اسے
تعجب ہین اس وقت سب ہو رہے

کہا تب یہہ مالک نے سچ جانیو
کہے یہہ جو کچھ راست تم مانیو

تب اوپر کو چڑھ کرکے مالک نے جبر
کہا مصریون سے ہین کچھ بھی خبر

کہ یوسف یہہ نکلا ہے دیکھو اسے
بہت شوق ہے دیکھنے کا جسے

بڑے زیب و زینت سے یوسف چلا
یہہ سنتے ہی عالم کا تختہ ہلا

کھڑے باندھے صف گرد تھے بے شمار
کہ ستر یمین اور ستر یسار

اور اتنے ہی پیچھے تھے پنکھے لئے
چلے جاتے یوسف کو پنکھا کئے

پکڑ کرکے آگے سے مالک لگام
حفاظت سے لایا اسے تہا تمام

پچھاڑین پیادا اگاڑی سوار
اور آگے کھڑے صف کے صف چوبدار

ہٹاتے تھے خلقت کو دے راہ سے
کہ تھے مہتمم آگے وے شاہ کے

وہ دیکھا جو نکلا ہوا دن کو چاند
ہوا نور آنکھون کا ہر ایک کے ماند

بے مصری تھے کل اور وہ تھا آفتاب | ہوئے خشک دیکھا اُسے بے حجاب

کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے | یہہ بکتا ہے لے جو کہ زردار ہے

یہہ لڑکا فصیح اور حسین ور ادیب | نہایت غریب و زرد اور حبیب

لگا کہنے یوسف یہہ کہنا نہین | جو کہتا ہون مین وہ کہو اب کہین

کہ ہین یہہ غلام اب غریب و حزین | بعید الوطن خستہ اور ہے غمین

کہا ہم یہہ کہنے کے ہرگز نہین | کہ تجھ مین یہ باتین نہین ہین کہین

روایت

کہا ابن عباس نے یہہ کلام | جنہون نے کہ یوسف کو دیکھا تمام

ہوئے اُنکے سب تین فرقے کہون | خبر انکی حالات کی تم کو دون

ہوا ایک فرقہ تو حیران سب | نشہ دوسرے کو چڑھا تھا عجب

ہوا تیسرے کو نہایت جنون | کہان تک مین احوال انکا کہون

سنو ایک کہتا ہون مین واردات | کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات

تھی اولاد شداد بن عاد کی | بیٹے اونٹنی اُسکے جون باد تھی

کھینچا اُسپہ تھا ایک قبہ عجب | وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت مین سب

وہ دیبا کا قبہ مرصع تمام | زری کا ہر یک جا پہ تھا اُسکے کام

کہا مجھکو خالق نی پیدا کیا ۔ بشر کرکے مجھکو ہویدا کیا

یہہ صورت ہی اسکی عطا کی ہوئی ۔ خزانون مین اُسکے نہین کچھہ کمی

کہا اُس نی لے مین مسلمان ہوئی ۔ ترے فیض سے صاحب ایمان ہوئی

کہ جسنے تجھی دی ہی یہہ شکل حور ۔ دیا ماہ و خورشید کا تجکو نور

اسی کی عبادت مجھے ہی ضرور ۔ نہ تجھسے علاقہ کہ ہے یہہ فضول

دیا مال وہ سب خدا کے لئے ۔ بہت اُس نی مفلس تو نگر کیے

بنا کر وہان ایک عبادتکا گھر ۔ رہی بیٹھہ سارا لٹا مال و زر

اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی ۔ سخن اپنا پورا وہ سب کر گئی

پھر آئی زلیخا بھی ہوکر سوار ۔ سپاہی بھی ہمراہ لیکر ہزار

بدل اپنی پوشاک و زیور تمام ۔ پہن کر چلی وہان کو با احتشام

جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی ۔ وہین دیکھہ کر نیم بسمل ہوئی

نہ تن کا رہا ہوش نے جانکا ۔ دل و جان سب اُس نی قربان کیا

گری کھا کے غش ایک آواز مار ۔ نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار

مین یوسف کا احوال چھوڑا یہان ۔ زلیخا کی کہتا ہون اب داستان

## زلیخا کے احوال مین

اٹھی خواب سے جبکہ سوتی ہوئی — رہی درد و غم سے وہ روتی ہوئی

گئی عقل اسکی تمام اور ہوش — ہوئی باؤلی اور حیران خموش

اگر دیکھئے مصر سے کر نگاہ — وطن اسکا تھا چھے مہینے کی راہ

ہوئی خواب کو دیکھ وہ بیہوش — نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ اسکو ہوس

ہوئی جسم لاغر اڑا رنگ رو — ہوئی استخوان گل کے سب مثل مو

کہا باپ نے دیکھ یہ اسکا حال — کہ تجکو بتا کیوں ہے حسرت کمال

نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ — نہ وہ تیرے دل میں رہی ہے امنگ

زلیخا نے خدمت میں پھر باپ کی — کہی بات جو کچھ تھی خواب کی

کہ ایسا کچھ آیا مجھے ہے نظر — کہ سب لے گیا ہے مرا جی اڑ

تھی ایک شکل گویا کہ رشک قمر — فرشتہ کہوں اسکو یا انسان بشر

اسے دیکھ جاتے رہے میرے ہوش — مرا دل میں اسکی محبت کا جوش

کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو — تو پھر اس طرح کیوں تو مغموم ہو

ترے پاس لاؤں اسے دیکھ حال — ولے اب تو ملنا ہے اسکا محال

اسی سوز و غم میں وہ رہتی مدام — نہ کہتی کسی سے نہ کرتی کلام

گئے اسکے تھوڑے سے جو دن اور بھی — بگڑنے لگے اسکے سب طور بھی

جگر آنکھ سی بہہ کے لگنے لگا ‏ — دل وجان سب غم سی جانے لگا

کہا باپ نے پھر یہہ کیا حال ہے ‏ — بتا تجھہ کس ڈھب کا جنجال ہے

کہا پھر وہی شکل آئی نظر ‏ — ہوئی میری آنکھون مین آ جلوہ گر

بعینہ وہی شکل پہلی تمام ‏ — کیا خواب مین مجھسی اُس نی کلام

کہا اُس نے مین آدمی زاد ہون ‏ — مین سب اپنا احوال تجھسی کہون

مین تیرے لیے ہون تو میرے لیے ‏ — بے اقرار بھی خواب مین سب کیے

اُٹھی جب مین پھر وہ نہ آیا نظر ‏ — محبت مین میرا جلایا جگر

کہا باپ نے اُسکا تو نی مکان ‏ — نہ پوچھا کہ آخر رہے ہی کہان

کہا مین نی یہہ اُسسے پوچھا نہین ‏ — کہ تیرا مکان کون سی ہے زمین

پھر اس طرح سی وہ ہوئی بیخبر ‏ — نہ سمجھی تھی جنگل ہے یہہ یا کہ گھر

چلی پھاڑ کپڑے و گھر سی نکل ‏ — گئی عقل و ہوش اُسکی ساری بچل

کہا باپ نے قید لاچار ہو ‏ — کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو

رہی ایک برس قید مجنونکی طور ‏ — اس عرصے مین اُسکا ہوا حال اور

ولیکن ہوئی بعد مدت یہہ چین ‏ — قضا نی دکھایا وہی نورعین

کہ آیا وہی خواب مین نوجوان ‏ — جسے دیکھہ کھویا تھا تاب و توان

تیرے غم مین مین روتی ہون صبح و شام | کہا مین نی اپنا ہی درد تمام
کہون کسطرح ماہ انور ہے تو | کہ آتش سے بھی زیادہ اجاگر ہے تو
یہہ آدم کی اولاد مین دوسرا | نہ ہووے گا ایسا کوئی ہوا
یہی شوق یوسف مین کہتی تھی وہ | اسی درد و غم بیچ رہتی تھی وہ
کسین ہین کہ ہین شوق کے قسم چار | کرون تیرے آگے مین انکو شمار
ہے اول جسی ہووے جنت کا شوق | کرے جود و بخشش بصد شوق و ذوق
رہ حق مین خوش ہو دیا جو کرے | وہ شائق ہے جنت پہر اسکو ملے
دوم یہہ کرے جنت انکو طلب | رہے انکی دوری مین وہ تشنہ لب
علی اور عمار و مقداد کی | چہارم ہے سلمان خبر تجھکو دی
کہ جنت بہت انکی مشتاق ہے | انہین کی جدائی سے ہے شائق
سیوم شوق ہے دل مین اللہ کا | دل و جان مین ذوق اسکی ہو جا کا
تہا جس طرح عاشق خدا کا شعیب | کہ معشوق تہا اسکا دانای غیب
وہ ہر وقت رہتا اسی یاد مین | رہے تہا شب و روز فریاد مین
یہان تک وہ رویا خدا کے حضور | کہ آنکھون سی جاتا رہا اسکے نور
کمر اسکی غم سی کمان ہو گئی | ہوا درد سے نیم جان ہو گئی

کہا پہر زلیخا نی ہے یہہ ضرور　　کسی طرح ہو رنج میرا یہہ دور

محبت مرض ہے نہین کچہہ دوا　　کہ جسے اُسسے کچہہ ہو فائدا

مگر ایک ملاقات محبوب کی　　میسر ہو اُس اپنے مرغوب کی

سنا کعب احبار سی یہہ کلام　　کہ بیٹھے تھے موسیٰ علیہ السلام

خدا نی کہا ای ہمارے کلیم　　مرے دوست ہین جو کوئی اور ندیم

بنایا ہین اُنکے لئے ایک گھر　　وہ ہے دل تجہی دون مین اسکی خبر

مقام اُسکا اُنکے بدن مین کیا　　یہہ دل گھر ہے اُنکا ہین انکو دیا

ہے اُس گھر کی پوچہو زمین معرفت　　اور ایمان اسکی قائم ہے چھت

جو اُس گہر کا دیکہو تو سورج ہے شوق　　قمر اسکا اُلفت کہ ہے سب پہ فوق

خطر اُسکی دیوار ہمت تراب　　ہے رعد اسکا خوف اور رجا اسکا آب

محبت ہے برق اور زیرکی عام　　وہ مہ اسکا رحمت ہے ای نیکنام

درخت اسکا جانو کہ ہیگا وفا　　ہے پہل اسکا حکمت سمجہہ اسکو یار

گلی اُسکی علم اور فراست ہے دِن　　گناہ اُسکی ہے رات اب اُسکو گن

اور اُس گھر مین ہین چار لئے ستون　　خبر اُسکی تجہکو طلب ہے تو دون

توکل ہے انس اور صدق اور یقین　　یہے چار وہین رکن اُسکے ای پاکدین

یہہ کہہ کرکے پھر اسکو رخصت کیا ۔ کہا مصر کے شاہ کے پاس جا

مری طرف سے اسکو کہیو سلام ۔ بہت ہی ادب سے تو کیجیو کلام

چلا پھر وہ قاصد اور پہنچا وہان ۔ گیا شاہ کے پاس با عز و شان

کہا جسطرح تھا وہی سب کیا ۔ وہان جا کے تحفہ ہر ایک کو دیا

اور بعد اسکے کی عرض اس شاہ سے ۔ کنعان کا سوال ایک ہی ماہ سے

عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام ۔ کیا تمکو اس نے بہت سا سلام

کہا کہ ہے اسکے ایک بیٹی مری ۔ ہوئی اسکے دل بیچ رغبت تری

جو کیجیے قبول اسکو احسان ہے ۔ یہان سارا موجود سامان ہے

بہت تمکو دین ملک اور مال دون ۔ ہمیشہ ہین ممنون احسان رہون

لکھا اسنے اس بات کا یون جواب ۔ کہ یہہ کام ہیگا نہایت صواب

کیا ہم نے اس بات کو اب قبول ۔ نہو جے ذرا دل مین اپنے ملول

سوا اسکے کہتے ہو جو ملک و مال ۔ سو اس بات کا کچھ نکیجے خیال

سوا اسکے ہمکو نہ کچھ چاہیے ۔ زلیخا فقط ہمکو اس دم ملے

یہہ سنکر زلیخا کا کرکے سنگار ۔ کہ ہو حسن کی اسکے دونی بہار

پہنایا اسے خوب زیور تمام ۔ کہ روشن ہوا ہر جگہہ اسکا نام

جب آئے لُسے کچھ حواس اور ہوش — لگی کرنے درد و الم سی خروش

کہا ہای افسوس اتنا سفر — ہوا رایگان میرا سوفت پر

ہوئی ساری برباد محنت مری — گئی مفت یہہ سب مشقت مری

عجب درد سے دل کے بیکل ہوئی — وہ اُس غم مین مرنے سی پہلے موئی

بہت دل پہ اُسکے ہوا جب قلق — لگا درد سے اُسکا دل ہونے شق

سُنی ہاتف غیب سے یہہ ندا — زلیخا تو اُس غم سی گھبرا نہ جا

ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر — زمانہ الم کا گیا ہے گذر

ترا جلد معشوق آویگا پاس — نکر جانکو غم سے اُسکے اداس

کہا اُسکو باندی کی الفت نہ چھوڑ — تو اُس زوج سی اپنے منہہ کو نہ موڑ

تو دیکھا ہی جس شخص کو خواب مین — ہوئی ہے تری جان تب و تاب مین

اُسی کے سبب وہ ملیگا تجھے — ہوا اب تو معلوم ایسا مجھے

یہہ سُنکر زلیخا تو چپ ہو رہی — نہ پھر بات غم کی کسی سے کہی

عزیز اُسپہ مفتون ہوا پھر کمال — زلیخا کا دیکھا جو حسن و جمال

دلے شب کو سوتا جو اُس پاس آ کے — زلیخا چلی جاتی اُٹھ کر سرا

اور ایک جنیہ ہوکے صاحب جمال — پلنگ پاس آتی تھی بی قیل و قال

رشوا ہیں کے منت جائیو غیر پاس
بڑی تیری رطبنی کی ہے تجکو پیاس

خزانہ ہے جتنا کرونگی نثار
نچھوڑونگی تجکو کبھی زینہار

مہینوں کے رستے پہ گھر میرا ہے
منازل بہت کرکے آئی ہوں طے

جو مخلوق ان محنتوں سی ملے
تو خالق کا ملنا کب آسان ہے

اُٹھایا زلیخانے یوسف کا داغ
تب اُسکے ہوا گھر میں روشن چراغ

خدا بی مشقت بھی ملتا نہیں
دل اُسکی محبت سے کھلتا نہیں

عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین
کہ تھی خاتم حُسن کی وہ نگین

زلیخا سے دل میں رکھے تھی حسد
بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی میں کد

کہا اُس نے جاکر کے سُن ای عزیز
نہ یوسف کو لے تو ذرا کر تمیز

زلیخا کو اُس سے تعشق ہوا
سُنے سر رو بردہ اُس نے یوں کہا

یہہ سُنکر نہ ہرگز کیا التفات
سُنی اُسکی ہرگز نہ کچھ اُسنے بات

ندا کی کسی نے کہ ہے یہہ غلام
کوئی لیوے اُسکو جو رکھتا ہو دام

ملیح اور فصیح اور صبیح اور امین
مروت فتوت بھرا اور یقین

دیانت شجاعت میں یکتا ہے یہہ
خریدے کوئی اُسکو یکتا ہے یہہ

ارادہ کیا یہہ کہ بولے بنی
خدا نے زبان اُسکی پھر بند کی

کہا شہ نے ہی مجھکو یہ سب قبول | ہو اپنے دل مین تو ہرگز ملول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر | لگی اپنے آنے مین کچھہ اُس دیر
کہا یہہ جو کہتا ہے سو مول دو | مقابل مین یوسف کے سب تول دو
وہ دانا جو اُس شہ کا دستور تہا | سو وہ امر کا شہ کے مامور تہا
اسی وقت جا اور خزانے کو کہول | لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
رکھے ایک پلّے مین سب پانچ لاکھہ | دنانیر لیکر کے یوسف کے ساتہہ
اُٹھایا تو یوسف ہی بہاری رہا | دئے اور دینار اُسپر چڑھا
جہان تک چڑھاتے تھے دینار کو | ترازو مین ڈالین تہے انبار کو
برابر مین یوسف کے ہوتا نہ تہا | وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا
خزانہ جہان تک کہ تہا مصر کا | وہ سب صرف قیمت مین اُسکی ہوا
نہ باقی رہی کچھہ خزانے مین چیز | لگا کہنے خازن سی پہر یون عزیز
خزانے مین باقی ہے کچھہ اور مال | کہا کچھہ نہین سب لیا دیکھہ بہال
تحیر مین سُنکر کے وہ ہو گیا | کہا اور دیو یکا ہمکو خدا
وہ یوسف کے نورِ نبوت کا بوجہہ | اور اُسکے وہ ایمان کی قوت کا بوجہہ
خزانے پہ غالب رہا شاہ کے | برابر نہ اُترا وہ اُس ماہ کے

که یہه مال اور اس سی صد چند — یہه پہنچی کبہی وه ترے مول کو

کہا پھر یہه مالک نی سن ای عزیز — اگر حکم دے تو کرون ایک چیز

ہوا ہے یہه یوسف جو تیرا غلام — کرون اُسمین بیٹھ کر دو کلام

کہا حکم ہے تجکو اب بات کر — گیا پاس یوسف کے با چشم تر

کہا تو نی وعده کیا تہا نہین — که جسوقت تو مجھکو بیچے کہین

خبر اپنی دونگا مین تجکو تمام — که مین کون ہون اور کیا میرا نام

کہا ہان یہه اقرار مین نی کیا — ہے ایک شرط اسمین سن اسکو ذرا

کسی سے کہے تو نہ اس حال کو — تو کہه دون مین سب اپنے احوال کو

کہا عہد مالک نی یوسف سے یون — که ہرگز کسی سے نہ اسکو کہون

کہا تو نی بچپن مین دیکہا تہا خواب — که آیا ترے گہر مین ہے ماہتاب

معبر سے پوچہا تہا تعبیر کو — جو اُسنی کہا تہا سو سب دیکہه لو

مین یوسف ہون اور ابن یعقوب ہون — مین یعقوب کے دل کا محبوب ہون

گرا مالک اُسوقت آواز مار — غش آیا اُسے سُنکے یہه بیشمار

جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا — که یوسف سے مرحق مین کر تو دعا

که اولاد صالح مجہے دے خدا — مرا دل رہے اُس سے ٹھنڈا سدا

پیچھے طرف سے خزانے کے غم ‏ ‏ نہیں ایک حبہ ہوا اُسمین کم

کہا اُسکا بتلا تو کیا ہے سبب ‏ ‏ خزانے کی معموری اب ہے عجب

کہا یہہ جو ہیگا تمہارا غلام ‏ ‏ بڑا ہے یہہ درجے مین عالی مقام

کہا تو نی کاہی سے جانی یہہ بات ‏ ‏ کہ ہیگا یہہ ذوالقدر اور نیک ذات

کہا وقت بکنے کے ایک جانور ‏ ‏ نہایت ہی براق تھے اُسکے پر

نظر مجھکو آیا تھا اُس آن بیچ ‏ ‏ وہ یوسف کے کہتا تہا یون کان بیچ

کرے تھا وہ اِنسان سب کلام ‏ ‏ اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام

وہ کہتا تہا یوسف سی کاہی بکتا ہی ‏ ‏ ذرا دل مین اُس بات کا کر خیال

کہ مول اپنا ایکدن کیا تو نی آپ ‏ ‏ جدا ہو گیا تجھسے تب زیر آب

اور ایک چند درہم ہوئے تیرا مول ‏ ‏ نہ پھر بولیو تو بڑائی کا بول

خدائی بھی دیکھیہ بھیجتا آج ‏ ‏ کیا مصر کا تیری قیمت مین راج

خزانے جو تہے مصر کے خاص و عام ‏ ‏ ہوئے تیری قیمت مین بالکل تمام

تعجب ہوا اُسکے یہہ شاہ کو ‏ ‏ کیا شکر پھر حق کی درگاہ کو

کہا پھر یہہ یوسف سے ای نیک ذات ‏ ‏ تعجب کی اب یہہ ہوئی واردات

خزانہ جہان تک کہ تہا مصر کا ‏ ‏ برابر ترے وزن کرکے دیا

تونے چار سو درہم عثمان نی — اسیوقت مقبول سبحان نی

زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اسکو دی — نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اسکی لی

کہا یہہ زرہ اور درہم کو لے — علی ابن طالب کو یہہ جا کے دے

کسی کو نہ اِس حال کی ہو خبر — علی کے تو گھر مین اِسی ویجو دھر

زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم — معہ زرہ آیا بلا خوف و غم

زرہ اور کیسا دیا گھر مین ڈال — نکوئی خبر تہا جز ایزد تعال

نکل فاطمہ نی اٹھایا اُسے — زرہ اور کیسا جو پایا اُسے

جب آئے علیؑ تکو کی یہہ خبر — کہ درہم پڑے اور زرہ بیر گھر

علی نی کہی جا نبی سی یہہ بات — کہ اس طرح کی ہو گئی واردات

زرہ اور درہم گئے گھر مین ڈال — نہین مجکو معلوم کیا ہے خیال

خبر لا کے جبرئیل نی دی تمام — کہ عثمان کا یا نبی ہے یہہ کام

نبی نی کہا پھر یہہ عثمان کو — کہ مجھسے تم احوال اسکا کہو

کہا یا نبی مین نی سمجھا تھا یون — زرہ اور درہم علی کو مین دون

ضرورت اُنئی آئی ہے کچھہ کمال — زرہ وہ جو بیچے ہے فرخندہ حال

زرہ وہ کہ تا کافرون سی لڑے — قدم اسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے

مکان ایک پاکیزہ رہنے کو ہو ۔ اسے خوب عزت سی گھر مین رکھو
تو رکھیو اسے خوب اکرام سے ۔ بہت یہہ رہے چین و آرام سے
یہہ مطلب ہے آیت کا سن ای عزیز ۔ کہون اسکے معنے تو کرلے تمیز
زلیخا کو ون شہ کا پیغام تہا ۔ عزیز اسکا یون جان لے نام تہا
کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اسے ۔ وہی دیکھو جو کرے یہہ طلب

عَسَی اَنْ یَنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا اہ

کہ شاید ہمین دیوے یہہ کچھ فایدا ۔ برآوی میرے دل کا کچھ مدعا
ویا اسکو ہم اپنا بیٹا کرین ۔ خلافت کا تاج اسکے سر پر دہرین
سبب یہہ کہ نا مرد تہا یہہ عزیز ۔ نہ اولاد سی اسکو تہی کوئی چیز
ہوئی تین شخصونکو یوسف کی چاہ ۔ ہوا کام تینون کا سب رو براہ
ایک انہین سی تہا مالک ابن دعر ۔ گئی مال دنیا پہ اسکی نظر
ملا مال اسکو بہت بیقیاس ۔ ولد کی عزیز اس سے رکہتا تہا آس
دوم اسکا بہی مطلب برآیا تمام ۔ کیا پیچھے یوسف نی بیٹونکا کام
زلیخا کو تہی وصل کی آرزو ۔ وہی اسکو حاصل ہوئی جان تو
اسی طرح طالب کا ہی ماجرا ۔ جو مانگے وہی اسکو دیوے خدا

دئی چارسو درہم عثمان نی ۔ اسیوقت مقبول سبحان نی

زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اسکو دی ۔ نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اُس کی لی

کہا یہہ زرہ اور درہم کو لے ۔ علی ابن طالب کو یہہ جا دیکے

کسی کو نہ اِس حال کی ہو خبر ۔ علی کے تو گھر مین اِسی دیکھو دھر

زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم ۔ معہ زرہ آیا بلا خوف و غم

زرہ اور کیسا دیا گھر مین ڈال ۔ نکو ئی خبر تہا جز ایزد تعال

نکل فاطمہ نی اُٹھایا اُسے ۔ زرہ اور کیسا جو پایا اُسے

جب آئے علی انکو کی یہہ خبر ۔ کہ درہم پڑے اور زرہ پیر گھر

علی نی کہی جا نبی سی یہہ بات ۔ کہ اس طرح کی ہو گئی واردات

زرہ اور درہم گئے گھر مین ڈال ۔ نہین مجکو معلوم کیا ہے خیال

خبر لے کے جبرل نبی دی تمام ۔ کہ عثمان کا یا نبی ہے یہہ کام

نبی نی کہا پھر یہہ عثمان کو ۔ کہ مجھسے تم احوال اسکا کہو

کہا یا نبی مین نی سمجھا تہا یون ۔ زرہ اور درہم علی کو مین دون

ضرورت انہی آئی ہے کچھ کمال ۔ زرہ وہ جو بیچے ہے فرخندہ حال

زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے ۔ قدم اسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے

مکان ایک پاکیزہ رہنے کو ہو ۔ اسے خوب عزت سی گھر مین رکھو
تو رکھیو اسے خوب اکرام سے ۔ بہت یہہ رہے چین و آرام سے
یہہ مطلب ہے آیت کا سن اے عزیز ۔ کہون اسکے معنے تو کر لے تمیز
زلیخا کو یون شہ کا پیغام تہا ۔ عزیز اسکا یون جان لے نام تہا
کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اے ۔ وہی دیکھو جو کرے یہہ طلب

عَسٰی اَنْ یَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا اہ

کہ شاید ہمین دیوے کچھ فایدا ۔ بر آوے مرے دل کا کچھ مدعا
ویا اسکو ہم اپنا بیٹا کرین ۔ خلافت کا تاج اسکے سر پر دہرین
سبب یہہ کہ نامرد تہا یہہ عزیز ۔ نہ اولاد سی اسکو تہی کوئی چیز
ہوئی تین شخصونکو یوسف کی چاہ ۔ ہوا کام تینون کا سب رو براہ
ایک انہین سی تہا مالک ابن دعر ۔ گئی مال دنیا پہ اسکی نظر
ملا مال اسکو بہت بیقیاس ۔ ولد کی عزیز اس سے رکہتا تہا آس
وہ اسکا بہی مطلب بر آیا تمام ۔ کیا سمجہے یوسف نے بیٹونکا کام
زلیخا کو تہی وصل کی آرزو ۔ وہی اسکو حاصل ہوئی جان تو
اسی طرح طالب کا ہی ماجرا ۔ جو مانگے وہی اسکو دیوے خدا

نہین مجھکو درکار شہ کے سوا — کسی کو مرا دل نہین چاہتا
کیا اسکو آزاد شہ نے وہین — غلام اور سب باندیان اسکو دین
اسی طرح جو حق کی طاعت کرے — خدا اسکو عزت بہت خوب دے
ملائک کرین اسکی خدمت تمام — رہین اسکی خدمت مین حاضر مدام
کوئی اسکے لکھتا ہے سب اچھے کام — دعا کر رہے کوئی نیکنام
خدایا تو دے بخش اسکے گناہ — یہہ بندہ ہے عاجز تو ہی پادشاہ
کوئی دیوی جنت کو زینت تمام — کہ اسمین رہےگا وہ عالی مقام
کہا ابن عباس نے ای عزیز — سبب کیا کہ کہتا تہا ہر دم عزیز
زلیخا کو یہہ بات اکرام کر — تو یوسف پہ ہر وقت رکہیو نظر
سبب اسکا یہہ تہا کہ شب کو عزیز — جو سویا نظر آئی یک طرفہ چیز
کہ ایک شخص کہتا ہے یون خواب مین — کہ ہم تجہسے ایک بات اچھی کہین
زلیخا سی یوسف کو ہرگز جدا — نکیجو کہ ہیگا یہہ حکم خدا
کہ دونو رہینگے یہہ آپس مین مل — ہے دونو مین ایک جان اور ایک دل
کہا بعض نے ہے سبب اسکا یون — کہا تہا زلیخا نے تنہا مین یون
کہا شاہ نے یہہ غلام ہے ترا — اسے رکہیو آرام سے تو بہلا

کہا کعب احبار نی ای عزیز
نہین کہتا ہون اسکو ذرا اگر تمیز

خریدا جو یوسف کو ہو بی ہراس
گیا لیکے شہ پہر زلیخا کے پاس

زلیخا ہوئی جان و دل سی فدا
اُسی کی تردد مین رہتی سدا

اُسی کی طرف اسکی رہتی نگاہ
سوئے کہربا جیسے کہینچے ہے کاہ

سوا اُسکے دل مین نہ کچھ یاد تہا
دل اُسکے تصور سی آباد تہا

نہ قبلہ تہا یوسف یہہ قبلہ نما
رخ اسکا اُسی طرف ہر وقت تہا

گئی لیکے یوسف کو اکدن وہاں
پرستش کا اُسکے جو تہا اک مکان

بہت عجز سے بُت کو سجدہ کیا
ادب سے بہت نام اُسکا لیا

کہا پھر عبادت کی تیری قسم
کہان تجھسے مونس کو پاوینگے ہم

وہ بُت اُسکا سنتے ہی ایسا کلام
ہوا گرکے ٹکڑے تن اسکا تمام

زمین پر گرا اپنے وہ منہہ بہل
گئے اُسکے اعضا بدن سی نکل

وہ سونے سے خالص بنایا تہا کام
لگین اُسپہ چاندی کی میخین تمام

زلیخا نی دیکھا یہہ جب اسکا حال
تعجب ہوا اُسکو اسکا کمال

لگی کہنے یوسف کو یہہ کیا ہوا
مرا بُت زمین پر گرا اور مُوا

کہا تو نی سجدہ کیا تہا اسے
زمین پر مرے رب نے پٹکا اسے

بلایا دعا مین جو یوسف نے لب — ملے دو نہین آپس مین عضو اُسکے سب

ہر ایک عضو اپنے جگہہ پر ہوا — وہ بُت ہو گیا پہلے جیسا کہ تہا

کہا پھر زلیخا نی میرا گمان — یہہ تہا اسگہڑی تمہین ای مری

فقط تیری مجھکو محبت ہوئی — اکیلی مجھی کو یہہ الفت ہوئی

پر اب مین نی جانا خدائے برین — کہ جسنے کیا آسمان و زمین

تجھے سب سے زیادہ وہ کرتا ہی پیار — تجھے سب کے اوپر دیا اختیار

کہا ابن عباس نے یہہ کلام — سُن اسکو کہون تیرے لگے تمام

کہ یوسف کو مجلس مین اپنے بلا — زلیخا نے اکبر وزنا آگے بٹھا

پنہایا قمیص ایک اسکو سپید — کیا اپنی الفت کی بیڑ مین قید

اور اسپر تہے جتنے جو کیجے شمار — وہ گنتی مین آئے تھے اسکی ہزار

ہر ایک اسپہ موتی تھے جسم پر — شرف اسکو جہون مین ہر قسم پر

لگے انکے کپڑون پہ موتی تمام — پڑے گل پہ شبنم سی ڈلا کلام

کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا — گل اسپر تہا لعل و زمرد لگا

وہ پٹکا کہ قیمت مین بی مول تہا — زلیخا نے کوئی مول غیر از خدا

کہا اسکو یوسف نی مین ہون غلام — مجھے ایسے کپڑے نہ دینا تمام

وہ جانتے تھا یوسف کی زبان ∴ کلام اُسسے کرتا تھا وہ بے گمان

## وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ

خدا کام پر اپنے غالب ہے اب ∴ سو اُسکے سمجھے کوئی بات کب

کہی ابن عباس نے ہے یہہ بات ∴ کہ اللہ کی ہے بڑی پاکذات

کوئی حکم پر اُسکے غالب نہو ∴ سوا اُسکے مرضی کے طالب نہو

ارادہ کو اُسکے نہ توڑے کوئی ∴ وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑے کوئی

ارادہ پر اُسکے یہہ سن لے بشوق ∴ نہ حکمت کسی کی نہ قدرت ہے فوق

ارادہ تہا آدم کا ہر وقت یون ∴ کہ جنت مین تا حشر قائم رہون

پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا ∴ گناہ اس سے سرزد سراسر ہوا

کہا تہا یہہ ابلیس نی مین تمام ∴ جھونکا رہونگا ہمیشہ امام

کیا کافرون کا اُسے پیشوا ∴ نہین اس مین دم مارنیکی ہے جا

جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے ∴ یہہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے

کسی کو غنی اور کسی کو فقیر ∴ کئے بعض محکوم بعضے امیر

یہان سب ہین چپ اولیا انبیا ∴ کسی کو نہین حکم چون و چرا

جسے چاہے ادنی سے اعلی کرے ∴ جسے چاہے اعلی سے ادنی کرے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ہلایا وہان مین جو یوسف نے لب — ہلے وو نہین آپس مین عضو انکے سب
ہر ایک عضو اپنے جگہہ پر ہوا — وہ بُت ہو گیا پہلے جیسا کہ تہا
کہا پھر زلیخا نے میرا نگاہ — یہہ تہا اسگہڑی تم سے ای میری
فقط تیری مجہکو محبت ہوئی — اکیلی مجہی کو یہہ الفت ہوئی
پر اب مین نے جانا خدائے برین — کہ جسنے کیا آسمان و زمین
تجہے سب سے زیادہ وہ کرتا ہے پیار — تجہے سب کے اوپر دیا اختیار
کہا ابن عباس نے یہہ کلام — سُن اسکو کہون تیرے لگے تمام
کہ یوسف کو مجلس مین اپنے بلا — زلیخا نے ایکروز اسکے بٹھا
پنہایا قمیص ایک اسکو سپید — کیا اپنی الفت کی بیڑی مین قید
اور اسپر تہے جتنے جو کیجے شمار — وہ گنتی مین آئے تہے اسکی ہزار
ہر ایک اسپہ موتی سگے جسم پر — شرف اسکو جہہون مین ہر قسم پر
لگے انکے کپڑون پہ موتی تمام — پڑے گل پہ شبنم سی ولا کلام
کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا — گل اسپر تہا لعل و زمرد لگا
وہ پٹکا کہ قیمت مین بی مول تہا — بنانے کوئی مول غیر از خدا
کہا اسکو یوسف نے مین ہون غلام — مجہے ایسے کپڑے نہ دینا تمام

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ

وہ جانتے تھا یوسف کی زبان ؛ کلام ہمین کرتا تھا وہ بے گمان

**وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ**

خدا کام پر اپنے غالب ہے اب ؛ سو اُسکے سمجھے کوئی بات کب

کہی ابن عباس نے ہے یہہ بات ؛ کہ اللہ کی ہے بڑی پاک ذات

کوئی حکم پر اُسکے غالب نہو ؛ سوا اُسکے مرضی کے طالب نہو

ارادے کو اُسکے نہ توڑے کوئی ؛ وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑے کوئی

ارادے پر اُسکے یہہ سُن لے بشوق ؛ نہ حکمت کسی کی نہ قدرت اُسے فوق

ارادہ تھا آدم کا ہر وقت یون ؛ کہ جنت مین تا حشر قائم رہون

پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا ؛ گناہ اس سے سرزد سراسر ہوا

کہا تھا یہہ ابلیس نے مین تمام ؛ جھونکار رہون گا ہمیشہ مدام

لیا کام ذون کا اُسے پیشوا ؛ نہین اس مین دم مارنیکی ہے جا

جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے ؛ یہہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے

کسی کو غنی اور کسی کو فقیر ؛ کئے بعض محکوم بعضے امیر

یہان سب ہین چپ اولیا انبیا ؛ کسی کو نہین حکم چون و چرا

جسے چاہے ادنی سے اعلی کرے ؛ جسے چاہے اعلی سے ادنی کرے

کہا تہا بہن سے یہہ آکر سوال ✽ کہ یوسف کا کس طرح گذرا ہی حال

**وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ**

وہ جسوقت پہنچا جوانی کو خوب ✽ ہوا مہر طفلی کا اُسکے غروب

اَشُدَّ کے معنے ہین ہے اختلاف ✽ کہا بعض نی پندرہ سال صاف

کسی نی کہا چودھوین سال کو ✽ کسی نی کہا سترہ بوجہہ لو

کسی نی کہے بیس بائیس سال ✽ کسی کا اُنہون ہین نہین تیس قال

**اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا**

تو دی ہم نی اُسکو بہت عقل و بوجھ ✽ ہر ایک بات کی ہم نی دی اسکو سوجھ

کسی نی کہا بوجہہ سے معرفت ✽ ہے معنے مراد اس سوا بوجہہ مت

مراد علم سے یہہ کہ توحید جان ✽ اُسے یاد کرلے تو اب . نی گمان

مراد حکم اور علم سے بیان دین ✽ کہا بعض نے ہے اسی کا یقین

**وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ**

بجا صبر والونکو ایسی ہی دین ✽ مصیبت ہین جو دل کو تھا رکہین

کہا بعض نے محسنین سے مراد ✽ مصلحتی ہین رکہنا اسے اب تو یاد

**وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا عَنْ نَّفْسِہٖ**

بہت درد مین جب ہوئی مبتلا — کہا ایکدن شاہ سی اُسنی جا

کہ جی مین ہے میرے بناؤن مین گھر — رہے اُسمین یوسف کا ہردم گذر

رکھون اسکا بیت الکرامۃ مین نام — کہا تجھکو ہے اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم — جو سرکار مین شاہ کے تھے ندیم

کیا جمع انکو زلیخا نی سب — کہا تم بناؤ گھر ایک ایسے ڈھب

جو اس گھر مین یوسف ہو داخل کبھی — نظر میرے آوے تن اسکا سبھی

جو جا ہو اُس سی دیکھون اُسے — بلانی کی ایذا نہین دون اُسے

جو پیچھے ہو تو بھی وہ آوے نظر — اور اوپر اُسی طرح ہو جلوہ گر

اگر شرق کی طرف وہ گہر سی جا — نہو میری آنکھون سی ہرگز جدا

اِسی طرح ہو غرب کا اُسکے حال — بناؤ اگر تم مین ہے کچھہ کمال

جدھر اسکا رو ہو اُدھر میرا رو — غرض وہ نہ غائب ہو مجھسی کبھو

سب عاجز ہوئے سن کے اسکا کلام — ہوئی سب کے سب وہان پہ حیران تمام

کہا ایک نی پھر یہہ ہو کر کے شاد — کہ شیشہ کا گھر اسکے ہیگا مراد

کہا یہہ زلیخا نی میری مراد — یہی ہے رکھو تم اسے خوب یاد

دیا اُسکو انعام و ہدیہ کمال — ہر ایک کو دیا خوب مال و منال

کہا تہا انہن سے یہہ آکر سوال ؛ کہ یوسف کا کس طرح گذرا ہی حال

**وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ**

وہ جسوقت پہنچا جوانی کو خوب ؛ ہوا مہر طفلی کا اسکے غروب

اشد کے معنے ہین ہے اختلاف ؛ کہا بعض نی پندرہ سال صاف

کسی نی کہا چودھوین سال کو ؛ کسی نی کہا سترہ بوجھہ لو

کسی نی کہے بیس بائیس سال ؛ کسی کا انہون ہین نہین تیس قال

**اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا**

تو دی ہم نی اسکو بہت عقل و توجہ ؛ ہر ایک بات کی ہم نی دی اسکو سوجہ

کسی نی کہا بوجھہ سے معرفت ؛ ہے معنے مراد اس سوا بوجھہ مت

مراد علم سے یہہ کہ توحید جان ؛ اسے یاد کرلے ثواب . بی گمان

مراد حکم اور علم سے بیان دین ہے ؛ کہا بعض نے ہے یہی کا یقین

**وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ**

جزا صبر والوکو ایسی ہی دین ؛ مصیبت ہین جو دل کو قائم رکہین

کہا بعض نے محسنین سے مراد ؛ مصلی ہین رکہنا اسے اب تو یاد

**وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا عَنْ نَّفْسِہٖ**

بہت درد مین جب ہوئی مبتلا
کہا ایکدن شاہ سی اُسنی جا

کہ جی مین ہے پھر بناؤن مین گہر
رہے اسمین یوسف کا ہر دم گذر

رکہون اسکا بیت الکرامۃ مین نام
کہا تجہکو ہے اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم
جو سرکار مین شاہ کے تہے ندیم

کیا جمع انکو زلیخا نی سب
کہا تم بناؤ گہر ایک ایسے ڈہب

جو اس گہر مین یوسف ہو داخل کبہی
نظر میرے آوی تن اسکا سبہی

جو جا برج ہو اُس سی دیکہون اُسے
بلا نی کی ایذا نہین دون اُسے

جو پیچہے ہو تو بہی وہ آوی نظر
اور اوپر اُسی طرح ہو جلوہ گر

اگر شرق کی طرف وہ گہر سی جا
نہو میری آنکہون سی ہرگز جدا

اسی طرح ہو غرب کا اُسکے حال
بناؤ اگر تم مین ہے کچہہ کمال

جدہر اسکا رو ہو اُدہر میرا رو
غرض وہ نہ غائب ہو مجہسی کبہو

سب عاجز ہوئے سُن کے اسکا کلام
ہوئی سب کے سب وہان پہ حیران تمام

کہا ایک نی پہر یہہ ہو کر کے شاد
کہ شیشہ کا گہر ایسے بنگا مراد

کہا یہہ زلیخا نی میری مراد
یہی ہے رکہو تم اسے خوب یاد

دیا اسکو انعام و ہدیہ کمال
ہر ایک کو دیا خوب مال و منال

ہریک تخت پر صورتین تہین بہت ۔ تہین سونی سے خالص سراسر بنی

پیالے وہ ہاتہون مین زرین لئے ۔ گہڑی تہین وے پانی سے سب بہرے

لئے ہاتہ مین مجمر ایک زر نگار ۔ جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار

بنائے تھے اُس گہر کے سب در ستون ۔ وو تھے صندل و عاج سی سربسر

ہریک در پہ رقصان تہا سونیکا مور ۔ جو دیکھو تو اسکا تماشا تہا اور

زمرد کا سر لعل کے اُسکے پا ۔ عقیق اُسکے منقار مین سب لگا

وہ فیروزہ خالص سی کرسکی دم ۔ جو دیکھے تو ہون عقل کے ہوش گم

شکم مین تہا کافور و عنبر بہرا ۔ عجب طرح کا تہا تماشا بنا

اور اُس گہر کے اندر بنا اور گہر ۔ وہ تہا چشم پہ اسکی نور نظر

بنا تہا وہ یون شیشۂ صاف سے ۔ بلور دم مارے وہان لاف سے

در و در پہ اُسکے کہینچی لا کلام ۔ زلیخا اور یوسف کی صورت تمام

کہ گردن مین ڈالے ہین دونون ہاتہ ۔ وہ یوسف ہی لپٹا زلیخا کے ساتہ

زلیخا کے گردن مین ایک ہاتہ تہا ۔ دہرا اُسکی چہاتی پہ تہا دوسرا

تلے اور اوپر یمین و یسار ۔ در و در پہ ہر جا یہ نقش و نگار

ہوا جبکہ تیار اِس ڈہب سے گہر ۔ زلیخا کو دی جا کے سب نے خبر

کہا یا الٰہی مجھے رکھہ نگاہ ؛ نہو مجھسے ہرگز تیرا کچھہ گناہ

تو کر رحم یا ارحم الراحمین ؛ لگا یا ہے شیطان نی مجھپر کمین

**وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ**

کئے گھر کے در بند سارے تمام ؛ کہ تا ہووے یوسف زلیخا سی تمام

**وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ**

کہا مین ہون یوسف تمہارے لئے ؛ مرے جان و دل تم پہ قربان کئے

**قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْ**

کہا چاہتا ہون مین حق کی پناہ ؛ کرون تجھسی مین اس طرح کا گناہ

وہ سید ہے میرا مین اسکا غلام ؛ خریدا ہے جسنی مجھے دیکے دام

**اَحْسَنَ مَثْوَایَ**

جگہہ نیک رہنے کو اب اسنے دی ؛ بہت میری تعظیم و تکریم کی

مین ظالم ہون گر کام ایسا کرون ؛ گناہ اپنے سر پہ کیونکر مین لون

**اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ**

نہین ظالمون کو ہے ہوتی فلاح ؛ رہین خوار و خستہ و شام و صباح

زلیخا کا یوسف نی پوچھا فریب ؛ ہوئی آن کر وہ نہایت قریب

کہا واہ تیرا ہے کیا خوب قد ۔ کہ حق نے پیدا کیا نیک و بد
کہا دیکھہ لے مجھکو تک اک نظر ۔ کہا مجھکو اس بات کا ہے ڈر
قیامت کو اندھا اُٹھون قبر سے ۔ اگر آج بیٹھون نہ مین صبر سے
کہا پردے دیتی ہون سارے مین چھوڑ ۔ ذرا منہہ کو اپنے میری طرف موڑ
کہا رب سے پردہ نہین کچھہ ضرور ۔ کہ دیکھے ہے سب وہ نزدیک و دور
کہا میرے سینے پہ رکھہ اپنا ہاتھہ ۔ کہا ہین فرشتے نگہبان ساتھہ
کہا مین ہون نزدیک تو ہے دور ۔ کہا مجھکو جانا ہے رب کے حضور
کہا ہاتھہ تو میری گردن مین ڈال ۔ کہا ڈر ہے بہت اس گنہ کا وبال
قیامت کے دن دوزخ مین دیویگا ڈال ۔ مگر مجھے اس بات کا تو خیال
کہا تو نہین کیا ہمارا غلام ۔ خریدا نہین مین نے دیکر کے دام
کہا بھائیون نے دیا مجھکو بیچ ۔ قضا تجھہ تک مجھکو لائی ہے کھینچ
نہین مین تو تجھہ تک نہ آتا کبھی ۔ برا مول تجھسے نہوتا کبھی
کہا مین بچھایا ہے ریشم تمام ۔ حریرا و دیبا کا ہے فرش عام
سو اب ساتھہ میرے لپٹ اس اوپر ۔ کہا ای زلیخا خدا سے تو ڈر
ڈرون ہون کہ ہو قبر مین جا بجا ۔ تلے میرے یک لخت فرش آگ کا

کہا ابن عباس نے تین چیز ‌ ‌ زلیخا نے کین اور ہوئی بے تمیز

کہ تینوں ہین وے معصیت اور گناہ ‌ ‌ کہوں انکو دل مین تو رکھنا نگاہ

کیا ایک تو اسنی دروازہ بند ‌ ‌ کیا گھر الگ دوسرے تہا پسند

طلب تیسری اپنا مطلب کیا ‌ ‌ خدا نی بیان انکو سب کر دیا

نہ یوسف کی حق نی کہی کوئی بات ‌ ‌ سبب کیا ہی اسکا سن ای نیک ذات

کرے جو کوئی حق کی باتونکو گوش ‌ ‌ خدا اسکا ہوتا ہے خود پردہ پوش

زلیخا خدا کی اطاعت سی دور ‌ ‌ ہوئی تھی کیا فاش پردہ ضرور

**وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا**

زلیخانی یوسف پہ قصد آ کیا ‌ ‌ اور اسنی بھی اسپر ارادہ کیا

ارادہ کیا یوسف نے تہا یہہ سبب ‌ ‌ بلا انبیا پر اُتارے ہے رب

کہ تا یاد کر اسکی طاعت کرے ‌ ‌ عبادت مین اسہ کی وہ [illegible]

یہہ یوسف پہ گذری تھی جو ارد [illegible] ‌ ‌ تجھی اسکی بلاؤن مین ساری [illegible]

کہا اپنے دل مین تہا یوسف نے یون ‌ ‌ بھلا بھائیون سی مین سب اپنے ہون

کہ وے ہین گنہ کار اتنے کے ‌ ‌ ہیں قتل پر سارے تیار تھے

گناہون سی مین ہون بہت پاک صاف ‌ ‌ نہ مجھسے ہوا کچھ خدا کا خلاف

کسی کا نہین ہے تہہ ظاہر وہان
لکھا اُسپہ یہہ ہے کہ ای نیکذات
ہتھیلی تھی جبریل کی جان تو
نہ یوسف نی اُسپر کیا التفات
اسی طور سے ہے تہہ ظاہر ہوا
کہ جو مشورت تین مین ہو چھپا
اگر پانچ مین مل کے ہو مشورت
پڑھا اور نہ اسپر کیا التفات
گرہ تیسری بھی وہ دی اُسنے کھول
اسی طرح کف پتر دیکھا لکھا
ترا نام نبیون سے کٹ جائیگا
پھر اُسپر بھی اُسنے نکی کچھہ نظر
ہی دیکھا کف ہوا پھیر ظاہر تمام
یہہ ہے فاحش اور یہہ بُری راہ ہے
کیا کچھہ نہ یوسف نی اسپر خیال

فقط اُس کف دست کا ہی نشان
وہ جانے ہے جو کچھہ کہ ہے دل مین
لکھا اُسپہ یہہ تھا اُسے آمان تو
دیا کھول اُسکو نہ سمجھی یہہ بات
لکھا تہا یہہ اُسپر سو اُسنی پڑھا
تو جو تھا اُسے جانتا ہے خدا
چھپا ہو خدا اُسکو تو بھول مت
گرہ کھول دی دوسری مین یہہ بات
نہ سمجھا لکھا وہ ہتھیلی کا بول
کہ یوسف اگر تو نی کی یہہ خطا
نبوت کا فرمان چھٹ جایگا
وہ دی کھول چوتھی گرہ بیخطر
لکھا تھا نکیجو زنا کا تو کام
اُسے دیکھتا تیرا اللہ ہے
گرہ پانچوین کھول دی بی ملال

پھر اسپر بھی بیٹھا وہ مردود طور
زلیخا پہ اور کچھہ نکی اسنی غور

خدا کا ہوا حکم جبریل کو
کہ یہہ بندۂ خاص ضائع نہو

پلک کے جھپکتے ہی روح الامین
کھڑے مثل یعقوب تھے بس وہین

گویا دانت مین اپنی انگلی دیئے
یہہ کہتے ہین یوسف مین تیرے لیے

بڑی دور سی قصد کر آیا ہون
کہ اس کام سی مین تجھی روک دون

نہ قاصد ہون جس کام کے اولیا
یہہ لائق نہین جو کرین انبیا

اسے دیکھہ کر اسکو آئی حیا
کہا دل مین ظالم تو کرتا ہی کیا

روایت ہے یہہ بھی زلیخا نی جب
کیا قصد یوسف سی ہو بی ادب

عبادت کا ایک بت تہا سو منہہ کو موڑ
دیا اسپہ پردہ زلیخا نی چھوڑ

کہا اس سی یوسف نی یہہ کیون کیا
کہا مجھکو اس بت سے آئی حیا

کہا تجھکو پتھر سے اتنا ہے ڈر
خدا سی مجھی کیون نہووی خطر

یہہ کہکر کے سر کو نتلے کر لیا
زمین پر بھی اسنی یہہ دیکھا لکھا

کہ جسنی کیا جسطرح کا عمل
ملیگا اسی طرح کا اسکو پھل

روایت ہی یوسف نی جسوقت
زلیخا پہ کی آن کے پھر نظر

لگا رونی ابلیس آواز مار
لگا پیٹنے سر کو کپڑے اتار

انه من عبادنا المخلصین

واستبقا الباب

نبی نی کہا ہے کئی نیکبخت | قیامت کو ہووینگے وزیر تخت
رہینگے قیامت کو سایہ تلے | تلے عرش کے انکو سایہ ملے
ہے اول وہ سلطان صاحب مراد | جو انصاف سب سے کی دیتا ہو داد
دویم صاحب بخت ہی وہ جوان | کہ حق کی عبادت مین ہو ہر زمان
سیوم وہ کہ دل اسکا اٹکا رہے | مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے
چہارم وے دو شخص ہو جن مین پیار | ولیکن وہ ہو بہر پروردگار
چھپاوی جو صدقے کو اپنے مدام | لیا حشر مین اس نی عالی مقام
اور ایک وہ کہ عورت صاحب جمال | دل اسکا طرف اسکے آیا کمال
ملا اس سے تنہا دیا اسکو چھوڑ | فقط خوف حق سی لیا منہہ کو موڑ
نبی نی کہا نور ایمان کا | زنا جو کرے اس سے ہووے جدا
چہل روز کے بعد اسکے تئین | ملے وہ جو چاہے خدا یا نہین
مجوس اور کتابیہ سے گر زنا | کرے جو نبی نی اسی یون کہا
جہنم کے سو در کھلین قبر مین | سب اعضا قیامت تلک وہ جلین
قیامت مین تابوت مین آگ کے | نبی نی کہا ہے کہ زانی اٹھے

کذلک لنصرف عنه السوء والفحشاء

گیا زور کر وہان سی یوسف نکل ۔ حویلی سی باہر ہوا بی خلل

وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَی الْبَابِ

ملے دونون سید سے اپنے وہ آہ ۔ حویلی کا دروازہ جس جا پہ تھا

ترشا زلیخانی دل سی فریب ۔ نہ سمجھا کچھہ اسکا فراز و نشیب

کیا پہلے سے بہت سا تپاک ۔ کرے اپنے کو تا گنہ سی وہ پاک

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

کہا کیا جزا ہیگی اس شخص کی ۔ کرے اہل کے ساتھہ تیرے بدی

مگر یہہ کہ ہو قید یا ہو عذاب ۔ لگین تازیانے اسے بیحساب

یہہ آیت کے معنے ہوئے سن عزیز ۔ سمجھہ انکو گر تجھکو ہے کچھہ تمیز

زلیخا کو کہنے لگا یون عزیز ۔ کرون قتل اسکو کہ ہے بے تمیز

کہا قتل کرنا نہین خوب ہے ۔ اسے قید کرنا ہی مطلوب ہے

کہی جب زلیخانے یہہ بات ۔ تو غصے ہوا یوسف نیکذات

قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ

کہا اسنے مجھکو کیا تھا طلب ۔ ہوئی نفس سے اپنے عاجز یہہ اب

ہوئے معنے آیت کے سارے تمام ۔ اب آگے بیان کرتا ہون مین کلام

کیا مخش دنیا ہیں جا اور زنا نہایت کے میرا تو بندہ برا
کہو جبکہ پوچھے گا مولا حساب بہلا دوگے اسبات کا کیا جواب
کہا ہے یہ یوسف نبی میرا گواہ ہے موجود گر ہووے مقبول شاہ
کہا شہ نبی ہے کون کیا اسکا نام گواہی دے جو دیگا وہ اسکی تمام
کہا ہے زلیخا کے وہ اہل سے اگر حکم ہو تو وہ آکر کہے

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

اٹھا بول یک بچہ شیرخوار زلیخا کا وہ تھا زخویش و تبار
گواہی کو اسنے ادا کر دیا جو حق تھا گواہی کا پورا کیا
شہادت میں ہیں دو روایت عجب سنو تم ذرا انکو کہتا ہوں سب
کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار معلم حکیم اور خدمت گذار
زلیخا کا کہتے ہیں تھا ابن عم حکیم اور دانا وہ صاحب قلم
ہوا حکم صادر کہ آوی شتاب وہ آیا شتابی بصد اضطراب
بلائے زمانیکے عالم تمام دے حاضر ہوئے کے مجلس میں عالم
لگا پوچھنے پھر یہ شاہد سی شاہ کہ اسبات کا تو ہوا ہے گواہ
تو سچ کہہ دے جو کچھ کہ معلوم ہے یہ کیسی میر گھر میں اب دھوم ہے

ولیکن بتاتا ہون مین ایک بات ۔ ذرا اسکو سن غور سی نیکذات

اگر آگے سے ہیگا گرتہ پھٹا ۔ تو یوسف پہ ثابت گنہ سب ہوا

اگر شق ہے کُرتے کا اسکے خلاف ۔ خطاوار اُسمین زلیخا ہی صاف

**اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ۝**

پھٹا ہی قمیص اسکا آگے سی گر ۔ زلیخا ہے سچی یہہ باور تو کر

ہے کذاب یوسف اسی جا نلے ۔ نہین اسمین کچھ شک اسے تم لے

دگر ہو وی پیچھے سی کُرتہ پھٹا ۔ تو جھوٹی زلیخا ہوئی بیخطا

اور یوسف کو بی شبہہ سچون سے جان ۔ یہہ مضمون آیت ہے تو اسکو مان

**فَلَمَّا رَاٰى قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ**

جو دیکہا قمیص اسکا تب خوب سا ۔ تو پیچھے ہی سے اسکو پایا پھٹا

وہ کُرتہ ملا جسکہ پیچھا پھٹا ۔ زلیخا پہ وہ جرم ثابت ہوا

**قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ**

زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز ۔ کہ سن تجھکو اصلا نہین کچھ تمیز

تو بخشش گناہو کی اب اپنی چاہ ::: تو بھی تو خطا کرنیوالوں سے آہ
خطاب اپنی عورت کو شہ نی کیا ::: کہ تیری ہے اسمین سراسر خطا
وہ کافر تہا توبہ سی راضی ہوا ::: نہ راضی ہو توبہ سی کیونکر خدا
کہے ہے خدا جو کرے کام بد ::: کرے پہیر توبہ وہ ڈر کر بجد
تو اللہ ہیگا غفور رحیم ::: گناہو کو بخشے گا بی خوف و بیم
خدا نی کہا دس جگہہ ہین عظیم ::: تو قرآن مین دیکہہ قول کریم
عظیم آپ کو اک جگہہ ہین کہا ::: اور خلق عظیم ہے کہا دوسرا
کہا ہیگا قرآن کو بھی عظیم ::: اور خلق نبی کو بلطف عمیم
قیامت کو اور زلزلے کو تمام ::: وہ شرک اور کید زنان کو ہی عام
اسی طرح ہے چند جا اور بھی ::: جو دیکھے تو پاویگا انکو سبھی
خبر مصر مین پھر یہہ پہیلی تمام ::: یہہ قصہ ہوا شہر مین سارے عام

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

کہی شہر مین عورتون نی یہہ بات ::: کہ ہے مصر مین اک عجب واردات
کہ بی بی جو رکہتا ہے اپنی عزیز ::: نہین عشق مین اسکو اصلا تمیز

فرشتون کو سنکر یہہ غیرت ہوئی ۔ دلون کو نہایت ہی کلفت ہوئی

یہہ جبریل و میکال نی عرض کی ۔ اگر حکم ہو اسکو جا جین ابھی

کہ یہہ دوست صادق ہے یا خام ہے ۔ دیا حق نی انکے تئین اذن عام

جہان تھے براہیم علیہ السلام ۔ گیا وہان فرشتون نی آکر سلام

چراتے تھے وے بکریونکو کہیں ۔ کئی شخص انکو نظر وہان پڑے

بن آئے تھے وے صورت انسان کی ۔ پرستی نہ کچھہ انکی پہچان کی

رکھے تہا براہیم اربع ہزار ۔ غنم کے وہ ریوڑ کہون تجھسے یار

ہر ایک پر تہا ایک سگ کہ تہا پہ ۔ گلے مین پڑا اسکے سونیکا طوق

کہ قیمت ہون دینار اسکی ہزار ۔ خزانے کا اسکے نہین کچھہ شمار

فرشتون نی یہہ دیکھہ نام اللہ ۔ لیا درد سی دل سی بھر کر کے آہ

لیا ایسے ڈھب سے خدا کا جو نام ۔ لگا تیر کی طرح دل مین تمام

لیا ایسے الحان داؤد سی ۔ براہیم بی ہی گیا لو دسے

ہوش اسکے باقی رہے تھے بجا ۔ کہا اس سی ٹک ہوش مین آئیے

کہ تم کون ہو مجھکو کہہ دو شتاب ۔ کہ زہرہ ہراس سے ہوتا ہے آب

کہا ہم ہین بندے خدا کے کہا ۔ کہ اکبار وہ نام پھر لو ذرا

اب آگے سنو انس کا تم بیان — مین کرتا ہون حال اسکا تم عیان

کہ موسی بن عمران سوئے کوہ طور — چلے تا مشرف ہون حق کے حضور

جو دیکھے تو یک شخص بیٹھا ہے وان — تلے کوہ کے ایک بنائے مکان

کہا اسنے موسی کدھر کو چلے — ہماری بھی اک عرض سن لیجیے

کہا مین چلا ہون مناجات کو — خدا سے مین کرنے چلا بات کو

کہا عرض میری طرف سے کرو — کہ مجھکو محبت بہت اپنی دو

گیا جو کہا اسنے سارا قبول — گیا پر مناجات کے وقت بھول

خدا نے کہا ان سے بعد از کلام — گیا بھول بندے کا میرے پیام

امانت مین تونے خیانت یہہ کی — نہ بات اسکی کچھہ ہم سے تونے کہی

کہا اے خداوند دانای غیب — تو جانے ہے سب کچھہ نہین اسمین ریب

کہا مین نے پہلے ہی اسکو دیا — محبت مین اپنی اسے پر کیا

ہوئی پھیر موسی کو اسکی طلب — لگا ڈھونڈھنے وہ مکان سب کا سب

نپایا اسکو اسکا نہ ہرگز ملا — یہہ کی عرض حق سے کہ رب العلا

کدھر کو گیا ہے وہ پیغام گو — کسی طرح اسکی ملاقات ہو

کہا بھجسے بھاگا پھرے وہ اب — کہا کس لئے یہہ بتا میرے رب

اب انفاس بھی تجھکو بتلاؤن مین — سُن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہون مین

عطا عسکری سی روایت ہے یہ — مین کہتا ہون تجھسے حکایت ہے یہ

عمر ابن خطاب نی ایک سال — دیا بھیج فارس کو لشکر کمال

ہمارے تھے لشکر مین اربع ہزار — سوارون کو اپنے کیا جو شمار

تھے لشکر کے سردار ابن عمر — وے سب اُنکے تابع تھے باور [illegible]

لیا ایک قلعے کو جا کرکے گھیر — ہوئی فتح ہونی مین کچھ [illegible]

رئیس حسین عورت مجوسیہ تھی — نہایت حسین اور قابل بڑی

چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر — کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر

جوان ایک اُن مین بعہد شباب — شجاعون دلیرون مین تہا انتخاب

اُٹھا ہاتھ مین اُسنی شمشیر تیز — لگا مارنے کرکے گھوڑیکو خیز

کہین حملے کرتا وہ نیزیکا وار — اُدھر سی جو مارے اُدھر ہووے پار

نہایت ہی چستی سی کرتا تہا جنگ — نکالے تہا اپنے وہ دلکی اُمنگ

رئیسہ کی جو آنکھ اسپر پڑی — لگی آہ بھرنے بہت اُس گھڑی

کہا اسکی باندی نی کیا ہے سبب — کہ تو درد سی آہ بھرتی ہے اب

کہا قلعہ [illegible] مین جا دیکھا تو شتاب — کہا کس طرح اپنے [illegible] کو کو شتاب

کہا اسکو ان پاس لیکر شتاب — دیا اسکو ابن عمر نی جواب

کہ کلمہ محمد کا تو منہہ سی بول — شہادت مین اپنی زبان کو تو کھول

کہا اسنی تجہسی بہی کوئی بڑا — اگر ہو تو اسکا بتادے پتا

کہا وہ عمر سب کا ہے پادشاہ — کہا مجہکو لے چل وہان خواہ مخواہ

چلی لیکے اموال و لشکر تمام — ہوئے ساتہہ لوگ اسکے سب خاص و عام

عمر نی کہا پڑہ تو کلمے کو اب — اگر دین احمد ہے تجہکو طلب

کہا اسنی ہے کوئی تجہسے بڑا — کہا ہان وہ ہے سرور انبیا

ولیکن ہوا انکا جنت مقام — علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

ہین مقبور اس قبر اطہر مین وے — یہہ ہے باعث امن ہر ایک شے

اگر قبر انکی نہوتی یہان — تو قہر خدا سے نہ ملتی امان

نبی کے وہ حجرہ مین آئی شتاب — پڑہا اس نی کلمہ بصد آب و تاب

کہا پہر یہہ اسنی کہ ای میرے رب — ہوئی ہین مسلمان بی شبہہ اب

ہوئی کفر سے پاک لیکن ہی ڈر — کہین مبتلا پہر نہون مین بشر

مری جان کو قبض کر یا الٰہ — خوش آئی ہے مجہکو تیری بارگاہ

سرا اپنا نبی کی دہرا قبر پر — دم سرد کہینچا بسوز جگر

زلیخانی گھر کا کیا انتظام ۔ بچھائے ہر ایک جا پہ قالین تمام

مرصع زمرد و یاقوت کے ۔ دھرے سنگ فرش اپنے موقع سی

جڑاؤ تھی سونے و چاندی مین سب ۔ ہر ایک کو تھا انکا تماشا عجب

زلیخا سی دائی نی پھر یہہ کہا ۔ بھلا دیکھ تو اب تو کرتی ہی کیا

تجھی عورتین طعن کرتی ہین سب ۔ بھرا سب کے دل مین ہی قہر و غضب

بدی سے تجھے ساری کرتی ہین یاد ۔ دلون مین ہے انکے نہایت فساد

بکاتی ہے انکے لئے تو طعام ۔ ہے انعام یہہ دشمنون پر تمام

کہا انکو اس طرح دون پیچ و تاب ۔ کہ ہوجاے دل انکا جل کر کباب

نہ مارون نہ انکو کرون آپ قید ۔ انہی پر پڑے انکا سارا یہہ کید

ہین اکبار یوسف کو انکو دکھا ۔ محبت مین دیتی ہون سب کو پھنسا

پھر آنکھون سی انکی چھپاؤن اسے ۔ کبھی روبرو پھر نہ لاؤن اسے

یہان تک کہ ہووے جگر داغ داغ ۔ کرون عقل کا انکی مین گل چراغ

مرین عشق مین اسکے بیتاب ہو ۔ ہر ایک کا جگر عشق سی آب ہو

## وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

کر آراستہ مجلس انکے لئے ۔ دھرے واں پہ موقع سی تکیے نئے

فلما رأينه اكبرنه

وقطعن ايديهن

تو وہ سونے کے کنگن مرصع تمام | کہ تھا اُن دو یاقوت کا گرد کام

پنہائے وہ ہاتھون مین یوسف کے تب | وے عشاق کی جان کے تھے بلا

کہا پھر یہہ یوسف سے میرا کہا | اگر مان لے تو کہون مین ذرا

کہا جیسین مرضی ہو اللہ کی | وہ مانونگا سُن اے زلیخا ابھی

کہا تجھکو جسوقت بولون مین آ | اُسیوقت باہر تو آنا چلا

کہا مین تو تابع ہون تیرا غلام | نہین مجھکو کچھ عار اے نیکنام

جب آکے سب عورتین بیٹھ لین | ہر اک کو وہان کرسیان اُسنے دین

کہا عورتون نے کہ یوسف کا شوق | نہین حد سے زیادہ اور سب کے فوق

طلب سب نے یوسف کو اُس سے کیا | کہ دیکھین وہ ہم صورت بے بہا

لیا پھر زلیخا نے اسکو بلا | کہا لو یہہ دیکھو سراپا اُٹھا

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ

کہا اُسنے یوسف کو اب آ نکل | تیری دید کی سب ہین مشتاق چل

وہ نکلا تو مونگے کی جیسی چھڑی | اِک آفت سی جانون پہ آکر پڑی

جلایا اُنہین سر سے تا بفرق | سیاہی پہ جسطرح پڑتی ہے برق

وہ اِک چودھوین رات کا چاند تھا | اُجالا مکان سا تسی سارا ہوا

ما هذا بشرا

ان هذا

## ان هذا الا ملک کریم

نہین یہہ مگر ہے فرشتہ کریم ؛ ہے آگاہ اسکا خدای علیم
جو ان عورتون نی نپایا الم ؛ کٹے ہاتہ انکو نہ تہا اسکا غم
اگر موت کے وقت نوز آلہ ؛ نظر آئے مومن کو بی اشتباہ
اگر درد جان کندن اسپر نہو ؛ تعجب تم اسکا نہ ہرگز کرو
کہ لذت مین اسکی وہ ہو جا چور ؛ وہ سختی ہو سب توکی اس سے دور
مرین مصر کی عورتین انمین سو ؛ روایت یہہ بھی ہے مرین تین سو
اور اک چار سو کی روایت سے جان ؛ ہوین تین سو ضعف سے ناتوان
سبب کیا کہ اسکے کٹے سب کے ہاتہ ؛ زلیخا رہی ثابت ان سبکے ساتہ
جواب اسکا یہہ ہے زلیخا جو تھی ؛ وہ جیسی کہ یوسف پہ عاشق ہوئی
چھری کو کبھو بھی لیا تہا نہین ؛ وہ کہتی تھی یہہ بات انکے تئین
محبت ہوئی جبکہ دل مین عزیز ؛ نہ لی ہاتہ مین کاٹنے کی مین چیز
روایت یہہ بھی ہے جو کرتی نظر ؛ وہ یوسف پہ ہوتی تھی بس بیخبر
نہ حس اسکو رہتا نہ حرکت تمام ؛ فقط زندگانی کا رہتا تہا نام
روایت ہے اور تیسری اسکو جان ؛ مین دیتا ہون اس تیسری کا نشان

سو اسکی نمانا یہہ میرا کہا — تو رکھا آپ کو جیسی اُس نی بچا

وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ

نہ اُسنی کیا گر جو کہتی ہو نہین — تو کیجے قید بن پھر نہ رہتی ہو نہین

اور البتہ ہو دیگا یہہ خوب خوار — کیا اُسنی جیسا مجھی دل فگار

یہہ انکھون مین ہو جاے سب کی حقیر — پھرے جیسے پھرتے ہین در در فقیر

کہا عورتون نی یہہ اسکے حضور — زلیخا نہین تیرا اسمین قصور

تو لاچار ہے اور مجبور ہے — ترا عذر ہر جا پہ منظور ہے

تو ہے آدمی تیرا کیا ہے قصور — فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جاے چور

اگر تو کہے جاوین ہم اُسکے پاس — نہین اسکو گر یہہ کرے کچھ قیاس

ترے وصل پر اسکو راضی کرین — نصیحت بہت اسکو سب مل کے دین

کہا تم سے ایسا اگر کام ہو — تمہارے سبب مجھکو آرام ہو

رہے جب تلک جسم مین میرے جان — نہ بھولون یہہ احسان کبھی بی گمان

ہمیشہ کو ممنون احسان ہون — تمہاری ہی باندی مین ہو کر رہون

سنی سب نے یوسف ملک یہہ بات — غنیمت ہے ہم مین زلیخا کی ذات

اور اسکو نہ تہا اُس طرف التفات — کسی سے نکرتا تہا اصلا وہ بات

کہا سب نے ہے یہہ غریب او غمین — یہہ عورت کی لذت سے واقف نہین

کہان اسکی قسمت کہ ہم سے ملے — کہو اسکو تا اسکا دل ٹک کہلے

ہمارا نہین ہے کوئی بیان نظیر — کہ معشوق ہین ہم صغیر و کبیر

کہا ایک نی اُس سے ہو کر خفا — کہ ہین اسکا سبھی ہون سب مدعا

مراد اسکی یہہ ہے کہ مجھسی تمام — بے بیٹھی رہین اور کئے جان کلام

اسی واسطی ہو رہا ہے خموش — بھر اسکے دل مین ہی الفت کا جوش

کہا سب نی پھر کرکے تو اختیار — جسے چاہے ہم مین سے ای ہوشیار

کہا اُٹھ کھڑی ہو تم اب سبکی سب — مجھے بھی تمہاری نہین ہے طلب

نکل آئین محروم ہو کر تمام — نہ اُسنی کسی سے کیا کچھہ کلام

زلیخا سے آکر یہہ سب نے کہا — کہ لعنت ہے تو نی جو اسکو رکھا

اطاعت نی تیری کیا ہی خراب — کہ دیتا نہین تجکو اصلا جواب

اب اسکو تو تھوڑے دنون قید کر — کہ بھوکھا و پیاسا رہے بیشتر

تو دے پانون مین بیڑیان ڈال اسکے — کہ پہنچے ذرا اسکو رنج و ملال

تو آخر ہو لاچار تابع رہے — نہ پھر بات یہہ سرکشی کی کرے

تو کیا کیا شدائد اٹھاتا رہا ‌ بہت درد اور رنج پاتا رہا

کبھی چاہئے چھوڑ دے اختیار ‌ کرے جسطرح چاہے پروردگار

ضرر اور نفع اپنا کچھ فائدا ‌ نہیں جانتا اختیار اب ہے کیا

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ

نہ پھیریگا تو مجھسی گر انکا کید ‌ تو ہو جاؤنگا دائم انکے صید

مرا دل رہے مائل انکی طرف ‌ تو ہوں جاہلوں میں شمار اور تلف

جہالت ہے یہاں گنہ اب مراد ‌ میں کہتا ہوں اسکو ذرا رکھیو یاد

بہت گندا انکا کرے مجھکو خوار ‌ کہ میں زانیوں بیچ ہونگا شمار

زنا میں ہیں نقصان دین بالیقین ‌ ہے نقصان عقل اور نقصان دین

ہے نقصان عمر اور رزق اسکو جان ‌ خدا ہووے غصہ بہت [illegible]

اسی سے اڑے سب کے چہرے کا نور ‌ اسی سے ہو پیدا جدائی ضرور

اسی سے ہوں بلیا پیدا ضرور ‌ اسی سے پڑے صالحوں کے دلوں میں فتور

اسی سے دعا اسکی مردود ہو ‌ اسی سے وہ مانند نمرود ہو

اسی سے عبادت نہ ہووی قبول ‌ ہوں دشمن اسی سے خدا اور رسول

کہ حق نے کہا ہے یہی حکم اب | میں دونگا جو کچھ تم کرو گے طلب

دُعا میں اگر تم کو غفلت نہو | مجھے اُسکے دینے میں مہلت نہو

کروگے دعا تم جو کرکے سجود | تو تم پر کرونگا میں احسان فزود

چھپی اور ظاہر جو مانگو دعا | اُٹھاؤنگا تم سے میں اپنی بلا

نمازوں کے پیچھے اُٹھا ہاتھ کو | جو مانگو دعا تم پہ آفت نہو

دعا مجھسے مانگو بطور عبید | مری تم پہ ہو دیگی بخشش مزید

دعا گر کرو گے بغیر از حجاب | تو بخشونگا تم کو بہت بیحساب

کسی کا نہ کر بیچ میں واسطا | اسی کو کہیں بے حجابی دُعا

روایت یہہ ذوالنون مصری سے ہے | طواف ایک کرتے ہوئے یہہ کہے

الٰہی میں مانگی تھی تجھسے دُعا | ولیکن نہ پایا میں وہ مدعا

یہہ آواز دی ہاتف غیب نے | کہا ہے خدا نے بلا ریب لی

دُعا تو تری ہو گئی ہے قبول | ولی دی ہے مُہلت تو اسکو نہ بھول

کہ تا دل ہمارا طرف ہو ترا | کبھی نام ہرگز نہ بھولے مرا

دعا دل میں کرتے تھے یوسف کے باپ | پس از سال بستم ہوا ہم ملاپ

## حکایت

کہا میں ہوں اس سے بری ای نگار ۔ ترے حسن کی دیکھتا ہوں بہار
خدا کے لئے تجھ سے ہے دوستی ۔ نہ کچھ اور تو دل میں لانا کبھی
کہا تجھ سے میں اور بت پرستوں میں فرق ۔ بتا کیا ہے غصہ ہوئی مثل برق
وے کہتے ہیں ہم بھی خدا کے لئے ۔ انہیں پوجتے ہیں کہ تا وہ ملے
خدا سی کرینگے یے ہمکو قریب ۔ ہمیں حق کا ملنا ہے انکے نصیب
سو تیرا بھی مالک ہوا بس یہ حال ۔ خدا کے لئے کر تو اپنی سنبھال
تعجب کیا میں نے سن یہ کلام ۔ کہ کسنے بتایا تجھے میرا نام
کہا روح میری تری روح سے ۔ ملی اُسنے تیرے پتے سب دئے
ملے قافلہ میں ہم اپنے میں جا ۔ وہ باتیں ہی کرتی رہی بر ملا
وہیں بس لٹیروں نے آکر تمام ۔ لیا قافلہ گھیر سب خاص و عام
وہ ہنستی تھی اور قافلے پر تھا غم ۔ ہر یک مبتلا تھا برنج و الم
کہا میں نے کچھ بھی خدا کا ہے ڈر ۔ کہ ہنستی ہے تو روتے ہیں سب بشر
ہنسی اور بولی مجھی ایک سے ۔ کہ خالق کی ساری یہ مخلوق ہے
سو جسکے ہو خالق وہ مخلوق سے ۔ بھلا کس لئے تو بتا وہ ڈرے
جو خالق ہو موجود ہر وقت پاس ۔ تو مخلوق سے اسکو کیوں ہو ہراس

کہا تجھسی پوچھون ہون مین اکبات ۔ جواب اسکا دے مجھکوی نیکذات

کہا مین کہ پوچھ اسکو کہتی ہے کیا ۔ کہا عقل کی چیز مجھکو بتا

کہا مین نی ہین عقل کے حصے دس ۔ کہا انکی تقسیم کیہ مجھسی بس

کہا اُن سی نو مرد کو دے دئے ۔ خدائی اور اک عورتون لئے

کہا اُسنی اب مجھکو شہوت کا حال ۔ بتا اسکی تفصیل ای باکمال

کہا اُسکے دس جز خدائی کئے ۔ پھر اُنہین سی نو عورتون کو دئے

جو باقی تہا مردون کو حق نی دیا ۔ ازل مین اسی طرح حصہ کیا

کہا اب تعجب مجھی ہے یہی ۔ کہ اک جز میری عقل غالب ہوئی

ہوئی حصے شہوت کے سب پائمال ۔ یہہ کیا فضل ہے ایزد بیہمال

نرا ایک شہوت کا جز یہہ بڑہے ۔ کہ نو جز خرد پر وہ غالب ہوا

یہہ کہہ کر اُنکہون سی غائب ہوئی ۔ نہ پھر پھر آگے وہ طالب ہوئی

روایت ہے بعضے بزرگون سی یون ۔ مفصل خبر اُسکی مین تم کو دون

کہ دریا مین کشتی پہ بیٹھے ہم ۔ سفر کو چلے تہے کئی شخص ہم

چلی ایک طوفان کی ایسی ہوا ۔ دیا عقل کو اُسنی سبکی اُڑا

معلم کی جاتی رہی عقل سب ۔ یہہ یقین سب کو ہوا بس ڈوبے اب

نہین اسکا کچھ اور باقی علاج — مگر یہہ کرے قید اسکو آج

یہہ جانی گی خلقت زلیخا اگر — اسے چاہتی رکھنی کب قید کر

یہی شاہ کو بات آئی پسند — کہ کیجے کسی طرح یوسف کو بند

**ثم بدا لهم من بعد ما راوا الآیات**

ہوئی سب کی ظاہر ہی دل مین بات — وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گو برات

نشان صداقت بھی ظاہر ہوا — چھپے حال اسکے ماہر ہوا

کلام صبی اور سجود صنم — وہ اشق قمیص اور بھی بیش و کم

دلی اسکے تین قیدی کیجیے — اسے تھوڑی تکلیف اب دیجیے

**لیسجننه حتی حین**

اسے قید اک وقت تک ہم کرین — زلیخا کا جرم اسکے سر پر دہرین

کہا شہ نے اپنے وزیرون سے آہ — ہوا ہے زلیخا کا ثابت گناہ

گناہ اسکا یوسف پہ دھر دیجیے — فضیحت نہو کام وہ کیجیے

عجب کیا اسی طرح روز بھرا — بلا کر کہے مومنون کو خدا

گناہ انکے شیطان کے سر پر دھرے — اسے آگ مین قید جا کر کرو

اسی ہی نے گمراہ انکو کیا — فریب انکو شیطان ہی نے دیا

جو تھے قید مین انکو دیتا وہ سب ہوئے اُسکے تابع وے سب اِس سبب

دلون مین وہ سبکے ہوا ہر دلپسند وہان قید مین جو کہ تھے شخص بند

رہا کرتے یوسف کی خدمت مین سب کھڑے رہتے حاضر وہان باادب

بچھا فرش اُسپر بٹھایا اُسے رئیس اپنا سبنے بنایا اُسے

روایت ہے یوسف سے ہو ہمکلام دیا آکے جبریل نے یہہ پیام

کہ تو قید ہاتھون سے اپنے ہوا جو اللہ سے تونے مانگی دُعا

اگر عاقبت مانگتا حق سے تو ہوتی نہ تجھکو کچھہ بھی ایذا کبھو

تہا زندان مین جو بڑا کارکن کہا اُسنے یوسف سے اکبار سُن

تجھے چاہتا ہون دل جان سے مین کہتا ہون یہہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ نہ دل کو لگا دے تیرے میری چاہ

کہا کس لئے تجھکو نفرت ہوئی بُری کیون ہماری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھہ اُپر ہوا مین اُسی کے سبب دربدر

محبت زلیخا کی یہہ کچھہ کیا کہ زندان مین مجھکو ہے بٹھلادیا

سو عاشق اگر تو کہین ہو مرا تو اب قتل ہے ایک باقی رہا

شعبی سے روایت یہہ کہتا ہو اور سنو سب تم اسکو ذرا کرکے غور

ہوا دل کو اُسکے نہایت قلق — دل و سینہ ہونے لگا اسکا شق

تڑپتا تھا دل اُسکا مچھلی کے طور — سوا غم کے کوئی نہ تھا فکر اور

لگا بہنے آنکھون سی خون جگر — بھرا لعل و گوہر سی آنسو کا گھر

دیا بھیج باندی کو یوسف کے پاس — کہ ہرگز نہونا تو دل مین اُداس

تو مت جانیو ہے تجھی پر عذاب — مرا دل بھی کھاتا ہے سو پیچ و تاب

تو اورونکے نزدیک ہے قید مین — مین تابع ہون تیری نہ بھول اب یہین

کہ یوسف تو آنکھونکا ہے میرے نور — نہ دیکھونگی کچھ گھر ہوا مجھسے دور

قیامت مین جسوقت ہو نفخ صور — ہر ایک کا ہو دہشت سے تن رنگ دور

خدا بھیج دیگا فرشتے کو پاس — کہ مومن کو کہہ دے نہونا اُداس

تو اورونکے نزدیک ہے رنج مین — رکھین ہم تجھے نعمت و گنج مین

یہان رنج ہے دشمنون کے لئے — نہ تم پر کہ آزاد ہم نے کئے

لباس اور کپڑے شراب اور طعام — زلیخا اُسے بھیجتی صبح و شام

اجازت ملک سی زلیخا نے لی — کہ خدمت مین اُسکے نہو دے کمی

وہ اورونکے نزدیک محبوس تھا — زلیخا کے دل مین وہ مانوس تھا

اِسی طرح دنیا مین مومن حقیر — ہے ظاہر مین نزدیک سب کے فقیر

عبادتکی

عبادت کی آفت ہی سستی تمام ❊ یہہ کوتہ ہے ساری عبادت کے کام

ہے نسیاں آفت بڑی علم کی ❊ ہوا اور ہوس آفت دین ہوئی

ہوا جبکہ داخل وہ زندان مین ❊ عبادت کیا کرتا ہر آن مین

عبادت مین اُسکی گذرتی تھی رات ❊ نہ روتے سوا اور تھی اُسکی بات

وہ روتا تھا غم کھا کے اس طرح ❊ کہ سُن کرکے روتی تھی دیوار و در

جو تھی قید واں سب کو اُلفت ہوئی ❊ بہت ساتھ اُسکے محبت ہوئی

یہہ عادت تھی یوسف کی ہر صبح و شام ❊ وہ زندان مین پھرتا رہے تھا مدام

وہاں کے مریضونکی کرتا دوا ❊ ضعیفونکی امداد مین تھا سدا

کیا ایکدن اُسنی زندان مین دَور ❊ جو دیکھے تو دو شخص بیٹھے ہین اور

نہایت ہی محزون و مغموم ہین ❊ ہین عاجز بہت اور مظلوم ہین

وہ ساقی اور خباز او رشاہ کے ❊ نہ تھا کوئی اُنکی خبر اُکے لے

کہا تم پہ کیون اس طرح کا ہی غم ❊ کہا کہتے ہین تجھسی دو خواب ہم

ہین خواب سے اپنے ہیگا ہراس ❊ اسی غم سی دل ہے ہمارا اُداس

**قال احدهما انی ارانی اعصر خمرا**

کہا ایک نے مین نے دیکھا یہہ خواب ❊ نچوڑ رہا ہون انگور سی مین شراب

نبئنا بتاویله انا نراک من المحسنین

خبر دے ہمین اسکی تعبیر کی ۔ بیان کر کچھ اب اسکی تفسیر کی

کہ تحقیق ہم اسدم لی پاکدین ۔ تجھے دیکھتے ہین من المحسنین

کہ احسان کرتاہے ہر یک پہ تو ۔ ہو تجھسے رنجیدہ کوئی کبھو

مریضونکی کرنی عیادت تجھے ۔ غریبونکی خدمت کی عادت تجھے

تو بھوکھونکو کھانا پیاسونکو آب ۔ جہان ہووے دیتاہے جاکر شتاب

کہا مین بتاؤن نہین اسکا حال ۔ جو اسلام کا دل مین لاؤ خیال

وہ لاکرکے اسلام کہنے لگے ۔ علامت تو اسبات کی ہم کو دے

کہ ہم جان جاوین یہہ تعبیر خواب ۔ کہی سچ ہی تونے زروی کتاب

دلیل ایک یوسف نے اسنے کہی ۔ کہ ہو انکو معلوم یہہ بات بھی

کہ یوسف کو ہے علم تعبیر خواب ۔ وہ جسطرح کہتاہے ہووے شتاب

قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نباتکما بتاویله قبل ان یاتیکما

کہا تم کو آوے نہین وہ طعام ۔ کہ کھایاہے تم نے کسی فی المنام

بتاؤن نہین اسکی تعبیر مین ۔ کہون اسکی سب تم سے تفسیر مین

نہین چھوڑا ہے اُس قوم کو سر بسر — نہ لاوین جو ایمان اللہ پر

وے اور آخرت کو نہین مانتے — قیامت کو برحق نہین جانتے

ہمین اب دین آبا کا تابع ہوا — براہیم و اسحاق و یعقوب کا

نہین ہم کو لائق ذرا ارین دم — کرین شرک اللہ کا کچھہ بھی ہم

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

یہہ ہے فضل اللہ کا ہم پہ سب — اور اُن مومنون پر کہ ہین با ادب

بہت لوگ لیکن نہین ہین خبر — کہ تو چین لے ایک ہی جان کر

کہا پھر یہہ یوسف نے اُن دو سے آ — کہ میری سنو بات یہہ تم ذرا

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اب ای صاحب قید تم ہو دو و — ذرا غور کرکے تم اسکو سنو

بہت رب ہین بہتر و یا ایک ہے — کہ اُسکے برابر نہین کوئی شے

وہ واحد ہے قہار اور لاشریک — نہین دوسرا کوئی اسکا شریک

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

مسلمان ہوئے اہل زندان کے
یہی سارے یوسف کو پہچان کے

کہا بعد ایمان کے لائق ہے یون
کہ اکبات مین اہل زندان کہون

کہو اپنے احوال تم دل کا سب
کہ دو چیز سے تم کو کیا ہے طلب

مرے ساتھہ زندان مین رہو یا
چھٹا چاہتے ہو کہو تم ذرا

جو تھے اک ہزار اُن مین اور چار سو
لگائی دل اپنے کی یوسف سے لو

کہا چار سو نی ترے ساتھہ ہم
رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم

ہزار اُن مین کہنے لگے ہم کو اب
چھوٹین قید سے بس یہی ہے طلب

کہا جاؤ نکلو یہان سے شتاب
کہا پا مین ہے بیڑیون کا عذاب

پیادے وہین زندان کے چھوڑینگے
ہر یک کو کرینگے وے ڈھونڈہ اور طلب

کہا مین کرون حق سے ایسی دعا
کہ تم مین سے کوئی بھی پکڑا نجا

یہہ کہہ کرکے اُسنی اشارہ کیا
اور انگلی سے تھوڑا سہارا کیا

ہوئین بیڑیان پانون کی سب جدا
خدا نی اُنہین کردیا بس رہا

گئی اُس جگہہ سے وے سارے نکل
گئی دم مین اُن سب کی رنگت بدل

جو کوئی سپیدی مین تھا مثل ماہ
وہ جون سنگ اسود ہوا اب سیاہ

سیاہی مین جو تھا کہ مانند شب
ہوا روز کی طرح رخشان وہ سب

کہا پھر یہہ خباز کو کل کے دن | ترا رزق دنیا سی جاویگا چھن
کہ پہنچیگا تو اُٹھتے ہی سولی پہ کل | تری جان سولی پہ جاویگی نکل
ترے سر کو کھاوینگے کوّے تمام | نہ پہنچے گا تو صبح سی تا بشام
یہہ سنکر کے خباز رونے لگا | اِک آواز ماری کہ یا حسرتا
لگا کہنے مین نی نہ دیکھا ہی خواب | کہا جھوٹھ ہہ تجھسی یہہ حال خراب
کہا تو نی دیکھا ہے یا اب نہین | قضا بھی خدا کی پھرے سے کہین

قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ

ہوا حکم جاری اب اس کام مین | پڑو تم نہ ناحق کے اوہام مین
جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا | جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا
کہا تم نی سچ یا کہا ہے دروغ | اسی طرح ہو ویگا اسکا فروغ
ہوئی فجر جو وقت خباز کو | کہا شاہ نی جلد سولی پہ دو
دیا اسکو سولی پہ کوّے تمام | دماغ اسکا کھانے لگے صبح و شام

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ

کہا اسکو جسکا ہوا تھا یقین | بچیگا یہہ آفت سی غم کچھ نہین
کہ جب جاؤ اپنے صاحب کے پاس | مجھی یاد کرو مین رکھتا ہون آس

فانساہ الشیطان ذکر ربہ

رہے قید زندان مین وہ چند سال — برس سات گذرے برنج و ملال

پھر آئے جو جبریل یوسف کے پاس — بہت انکو پایا غمین اور اداس

کہا تیرے رب نے کہا ہے سلام — پھر اس بعد تمکو دیا ہے پیام

کہ کس نے براہیم کو آگ سے — بچایا ہے اسکی خبر ہم کو دے

کہا جو بچاوے وہ اللہ ہے — سوای اسکے کوئی نہین اور شے

کہا دیکھہ تو تو زمین کو ذرا — کہ ہو قدرت حق سی تو آشنا

جو دیکھی تو سب وہ زمین پھٹ گئی — وہ آنکھون کے آگے سی سب ہٹ گئی

زمین کے کھلے پردے ساتون تمام — نظر آیا تحت الثری اسکو عام

نظر آیا واہان ایک پتھر پڑا — سفید اور شفاف تھا خوب سا

وہین اسکو جبریل نی مارا پر — ہوا آدھا ادھر اور آدھا ادھر

پھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ — نکل اس سی کیڑا چلا بیدرنگ

لئے منہہ مین اک سبز پتا تھا وہ — وہی برگ کھا کھا کے جیتا تھا وہ

کہا تجھسی حق نی کہی ہے یہہ بات — کہ قادر ہون مین رازق کائنات

جو کیڑے کو پتھر مین پہنچا سکا — تجھے بھول کس طرح وہ جائیگا

اسے رزق پتھر مین بھولا نہ تھا — تجھی بھولتا کسطرح مین بھلا

جو مجھسے ہوا بخش میرے کریم
تو ہے جرم پوش اور غفور رحیم

یہہ یوسف کو جبریل نے دی خبر
ہوئے تیرے ایام کلفت بسر

عقوبت بچی اور ہے چند سال
رہیگا تو اب قید مین پر ملال

کہا قید کا مجھکو کچھہ ڈر نہین
خدا مجھہ پہ غصہ نہووے کہین

خدا مجھسے راضی اگر اسمین ہو
مجھے قید بہتر ہے بی گفتگو

جو راضی خدا ہو تو ستر برس
رہون قید مین بارضا اور بس

کہی سنی جبریل سے پھر یہہ بات
کہ یعقوب کیون کر ہے اے نیکذات

کہا رونے رونے تیرے غم مین آہ
وہ اندھا ہوا ہے بہت ہی تباہ

کہا پھر یہہ یوسف نے گر میری ما
نہ جنتی مجھے خوب تھا یا خدا

کہ میرے سبب سے یہہ یعقوب پر
مصیبت گئی کس طرح کی گذر

کہا ہے نبی نے کہ یوسف اگر
نہ کہتا یہہ ساقی سے تو ذکر کر

میرے شاہ سے جا کے احوال کہہ
کہ ہون قید مین سب مرا حال کہہ

نہونی اُسے قید جز پنج سال
نہوتا زیادہ اُسے کچھہ ملال

سنو ایک نکی عجب واردات
کہون ایک یوسف کی مین تم سے بات

حجرے مین زندان کے اک روز تھا
وہ بیٹھا ہوا سب کو تھا دیکھتا

سپر دل نی چھوڑا عصا وہین — زمین مین دیا چھوڑ اُسکے تئین

پھر آیا وہ چلکر جہرو کے پاس — کہا اُسکو یوسف نے ہو کر اداس

کدھر سی تو آیا ہے ای نوجوان — کہا ارض کنعان سے تو مجھکو جان

کہا ارض کنعان مین ہے اِک درخت — یہہ دیکھا کہ ہو بیخ اُسکی کرخت

درازا اور تازہ ہوئی ہون فراخ — اور اُس سی جو نکلے وہ تازہ ہو شاخ

زمین سار و قائم ہے شاخین مگر — جو اُن سب مین اِک شاخ ہو خوبتر

بہت ہی وہ سرسبز و شاداب ہو — نہایت ہی با آب و با تاب ہو

وہ کٹ جاے اور غم سی اُسکے درخت — دل اپنے مین ہر وقت نالان ہو سخت

سپر دل یہہ سُنکر کے رونے لگا — اور آنسو سی چہرہ کو دھونے لگا

کہا مین نی دیکھا ہے ایسا درخت — کہا پھر یہہ دل کرکے اُسنی کرخت

درخت اس طرح کا ہی یعقوب کا — کہ بارہ سی ایک اُسکا بیٹا گیا

لگا رونے یوسف پھر آواز کر — دل اُسکا ہوا غم سے زیر و زبر

تہا یوسف کے منہہ پر نقاب حریر — نہ دیکھے کوئی تا صغیر و کبیر

کہا اُسکو یوسف نی تو کس لئے — یہان تک ہی آیا بیان کر اسے

کہا اُسنی وہ ہے تجارت کا کام — مین آیا ہون جس واسطے ای غلام

| | |
|---|---|
| نہین تھی جو یوسف کی اُسنی سُنا | قریب آ کے بولی کہ یا مرحبا |
| کہا مجھکو یعقوب کی دو خبر | گئے کس طرف مین جاؤن اُدہر |
| کہا اُس نی بتلا کہ کیا کام ہے | کہ خشک اُسکا غم سے سب اندام ہے |
| کسی سے نہین بولتا وہ کلام | وہ رونے مین رہتا ہی ہر صبح و شام |
| کہا مجھکو بھیجا ہی مین ہون رسول | نہو نا ذرا مجھہ سی دل مین ملول |
| مجھے جسنی بھیجا ہی وہ ہے غریب | ہوا داغ ہجران کا اُسکے نصیب |
| غمین اور پُر درد محبوس ہے | محبوب کے ملنے سی مایوس ہے |
| کہا اُس نی یعقوب کو جا شتاب | کہ آیا ہی قاصد سُن اُسکا جواب |
| یہہ سُنتے ہی یعقوب رونے لگا | کہ آیا کہان سے یہہ مجھکو بتا |
| کہا ہے غریبون کا پیغام بر | کہا اُس نے اِس جا پہ آکر گذر |
| اُٹھا جلد اور گر پڑا پھر اُٹھا | پکڑ ہاتھہ بیٹی کا وہان سے چلا |
| نکل گھر سی پوچھا کہ ہے کون تو | کہ آتی ہے تجھسے محبت کی بو |
| کہا اک مسافر کا مین ہون رسول | نہایت ہی اُسکو مین پایا ملول |
| اکیلا ہے تنہا ہے بیکس غریب | نہین اسکو غیر از جدائی نصیب |
| کہا ہی آنکھون سی دیکھا اُسے | وہ کیسا ہی اب مجھسی بتلا اُسے |

تبا زندہ یعقوب ہے یا نہین — نشان اسکا تجھکو ملا ہی کہین

کہا زندہ ہے غم مین ہے مبتلا — خدا نی اسے صبر ہے کچھ دیا

کہا میری غربت کا کہہ اُس سے حال — کہ ہے ہجر مین رنج اسکو کمال

کہا حکم اللہ کا یہہ نہین — کہ تیری خبر اُسکو پہنچے کہین

ترے غم مین اسکو کیا مبتلا — ترے سر پہ زندان کی ڈالی بلا

کہ تا صبر کا تم کو درجہ ملے — طرح گل کے پھر دل تمہارا کھلے

زمانہ ہوا رنج کا اب تمام — چھٹے ہے تو زندان سے اب صبح و شام

کسی کام کو جب کہ کرتا ہے رب — اُٹھاتا ہے اُسکے لئے اک سبب

ہوا سات برسون کا جب انقضا — رہا جیمین یوسف بغم مبتلا

کہا یا الٰہی مین ہون اب غریب — کبھو مجکو ہوویگا جنت نصیب

کہا جبکہ یوسف نی اتنا خروش — ہوا پھر تو دریای رحمت کا جوش

ملک کو خدا نی دکھایا یہہ خواب — کہ دلکو ہوا اُسکے بس اضطراب

اُٹھا چونک ہو مضطرب بیشتر — گرا تخت سی وہ زمین کے اُوپر

نہ دیکھی تھی اُس نی کبھی ایسی خواب — نہ ایسا ہوا تھا کبھو اضطراب

خواصون نی دیکھا جو اس حال سے — کہا جانجومی اور رمال سے

تھی دُبلی تھین گایین وے وہ ہر آن / لیا موٹیون کو انھون نی اُٹھا

گئی انکو سینگون تلک سب نگل / بدن انکا ویسا ہی تھا لی جنل

تھی کچھ گوشت کھانے سی زیادہ ہوا / بدن پر وہی پوست سب خشک تھا

داخل ہوئین شہر مین آن کر / پھرین تھین وے دوڑی ہوئی گھر بگھر

وہ کرتی تھین ہر وقت آواز سخت / نہایت ہی تھی صوت انکی کرخت

نکل مصر سے پھر جدی ہو گئین / کہین کوئی تھی اور کوئی کہین

گئین تھین اُن مین سی مشرق کو چل / گئی تھین مغرب کی جانب نکل

اور اک جو رہی وہ ہوا ہو گئی / یکایک سوئے آسمان ہو گئی

اور اک سات خوشے ہین تازہ تمام / نہایت ہی سبز اور شاداب عام

نہین ایسی سبزی مین دیکھی کہین / کہین ایسی سبزی جہان مین نہین

نمود اُن مین دانے ہوے ہین تمام / نہایت ہی خوش رنگ سرسبز عام

اُگے ہین پھر اُنکے ہی گنتی مین سات / کہ ہین سب کے سب خشک اے نیک ذات

گئین خشک تازون کو سارے لپٹ / لیا چوس انکو گئین سب سمٹ

رطوبت جو تھی اُنکی سب جذب کی / ہوئے خشک گویا رطوبت نہ تھی

کیا خشک نے سب رطوبت کو پر / نہ آتی تھی اُن مین تراوت نظر

کہا باقیون کو کہ تم نی اگر | نہ دی مجھکو اس بات کی کچھ خبر
تو سب کو کرونگا مین اکجا حلال | نہین چھوڑونگا زندہ یکبھو خیال
لیا علم کو حق نی اُنسے اُٹھا | ملک سی نکچھ حال اُسکا کہا
کہ یوسف کو تا قید سے ہو نجات | ہوئے سارے کاہن وہ اُس شہ کے مات
جب عاجز ہوئے سب صغیر و کبیر | ہوا سنگدل شاہ غم مین اسیر
کہا پھر یہہ ساقی نی جا شاہ سے | کہ گر حکم ہو شہ کی درگاہ سی

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

کہا جسنی پائی تھی دو مین نجات | گیا یاد گذرے برس جبکہ سات
کہ مین تم کو دیتا ہون اسکی خبر | مین تعبیر اُسکی کہون سر بسر
مجھی بھیج دو تم جو زندان کو | تو تعبیر کا حال پھر تم سنو
کہا شہ سے رو کر کہ ہے اک غلام | وہ ہے قید مین شاہ کی لاکلام
کہیگا وہ تعبیر اس خواب کی | ہو تسکین تب جان بیتاب کی
مین اتنے دونون سی گیا بھول اُسکو | نہین تو نہ ہوتا دل شہ ملول
کہا شہ نے کا ہے جانا غلام | کہ عالم ہے تعبیر رویا کا تام

سو آیا ہون تجہہ پاس تعبیر کو | بتا خواب کی مجہکو تفسیر کو
روایت ہے شہ نی سبہو کو بلا | جو رویا کا احوال اپنے کہا
کیا بہول پہر اپنی وہ جلد خوب | بلا کر کے اورونکو پوچہا شتاب
کہ کہا تم سی مین نی کہا اپنا حال | جو کچہہ شب کو دیکہا تہا از خیال
کہا سب نی ہم سب گئے اسکو بہول | ہوئے سب کے سب ہم ظلوم وجہول
کہا شاہ نی ان پہ غصہ غضب | کہ تم ہو بہلا کس لئے سب کے سب
کہا شہ سی ساقی نی گر حکم ہو | ہین یوسف سے جا پوچہون تعبیر کو
کہا شہ نی اسکو نہین کچہہ خبر | بتا دیگا وہ خواب کس طرح پر
کہا تم جو بہولے اسے یاد ہے | وہ بے شک بڑا مرد آزاد ہے
کہا کہ جا کہتا ہون مین اس سی حال | کرونگا بیان تم سی اسکا مآل
کہی اس سی پہر جا یوسف سے بات | کہ یوسف عجب اک ہوئی واردات
کہ اک شاہ نی رات دیکہی تہی خواب | کسی سے نہ آیا تہا اسکا جواب
سبہی کو وہ تہی یاد اور شاہ کو | خبر اس سے تہی ہر دل آگاہ کو
ولے اب گئی بہول سب کے تئین | کسی کو خبر اسکی اصلا نہین
کہا پہر یہ یوسف نی مجہکو تمام | وہ ہے خوب معلوم سب لا کلام

کہا جن فرشتون سی سُن کر کلام ۔ کہین آن کر کاہنون سی تمام

کوئی بات لُکی کبھی بیچ بھی ہو ۔ بلاتے ہین اِک بیچ مین سوجھو یہہ

کبھی پھر یہہ یوسف نی ساقی ستی بات ۔ کہ کہہ جا یون شہ سی ای نیکذات

ترے شہر پر آنگی کچھہ بلا ۔ اوٹھاویگی خلقت بہت سے جفا

جو ہین سات فربے گائین تمام ۔ برس سات آوینگے ای نیکنام

رہے اُن مین سب چیز ارزان بہت ۔ ملے سب کو بس آب و دانہ بہت

پھر اِس بعد ہو خشک سالی تمام ۔ برس سات تک ہو نکھیتی کا نام

یہ خوشے جو ہین سبز اُن سے مراد ۔ ثمر اور کھیتی ہے باران و باد

اور اُن خشک خوشون سی ہین سات سال ۔ مراد اُنکو جان اُنکا ہے بد مآل

نہ کھیتی ہے اُن مین نہ آب و ہوا ۔ گرانی ہو غلہ کی بے انتہا

جو کھایا ہے فربے کو لاغر نی آ ۔ مراد اُسکی تجھکو مین اب دون بتا

جو ہو پہلے برسون کا حاصل تمام ۔ وہ اُس خشک سالی مین کھاوین انام

اِسی طرح خوشون کا تو حال جان ۔ دیا خواب کا تجھکو مین سب نشان

وہین آکے ساقی نی آدی خبر ۔ کہا شہ سی قصہ وہ سب سر بسر

کہا شہ نی جا پھیر یوسف کی پاس ۔ کہ پھر خوب کر اُسکے اندر قیاس

قال تزرعون سبع سنین دأبا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تأکلون ثم یأتی من بعد ذلک سبع شداد یأکلن ما قدمتم لہن الا قلیلا مما تحصنون

گر اس مین تہوڑا جو باقی رہے ‌ ؛ ذخیرہ تمہارا ہی اچھا رہے

**ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ**

پہر اس بعد آویگا اک سال ور ؛ کہ ہو اسمین لوگون پہ بارش کا طور

اسی سال مین ہووے سب کو نجات ؛ کہا بعض نے ایسا ای نیکذات

کہا ہے جو قرآن مین یعصرون ؛ مین قول اسمین بعضون کا تم لیون

تلون سی نچوڑینگے سب تیل کو ؛ وہ زیتون سی روغن زیت ہو

اور انگور سی لیوینگے شیرہ نچوڑ ؛ نکالین عرق سارا انگور توڑ

گیا آکے ساقی نے سب شاہ سی ؛ کیا اسکو آگاہ اس راہ سے

ہوا دل پہ ٹہیکے یہ سنکر یقین ؛ سوا اسکے تعبیر اسکی نہین

**وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ**

کہا شہ نے لاؤ اسے میرے پاس ؛ کہ تعبیر اسکے دلسے ہمارا اداس

بچھا فرش دیبا کا اور اک ہزار ؛ کنیزک کو بہیجا کر انکا سنگار

اور اتنے ہی اور باندیان بہیجا ؛ کہ یوسف کی خدمت کرین جا وہان

سبھی اپنے لشکر کو بہیجا تمام ؛ کہ ہون پیشوائی مین سب خاص و عام

جنہوں نی کاٹے ہیں ہاتہ اپنے آ ۔ کہینگی وہ سب شاہ سی ماجرا

طلب کر کرے شہ ہر یک سی سوال ۔ کہ یوسف پہ گذرا ہے کس طرح حال

کیا اس لیئے تہا یہ یوسف نی کام ۔ اُٹھے شاہ کے دل سی نا شک تمام

وہ یوسف کی جانب سے تہا بدگمان ۔ تجسس میں تہا آشکار او نہان

کیا صبر یوسف نی جو روز چند ۔ نبی کو ہمارے نہ آیا پسند

نبی نی بہت سا تعجب کیا ۔ کہ یوسف کو قاصد نی جس دم کہا

کہ چل شاہ کرتا ہے اب تجکو یاد ۔ بر آویگی سب تیری دل کی مراد

کیا صبر یوسف نے اور یوں کہا ۔ کہ ہٹ کر کے الٹا تو شہ پاس جا

اگر مجھ پہ ہوتی یہی واردات ۔ نکرتا میں تاخیر کی کوئی بات

میں جلدی سی کہنی کو کرتا قبول ۔ نہ جاتا کبہی پھر کے واں سے رسول

اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ

کہ تحقیق کید انکا جانے ہے رب ۔ وہ دانا ہے جانے ہے جو کچھ ہے سب

سُنا جبکہ یوسف کے پیغام کو ۔ ملک نی کہا اُس گھڑی شاد ہو

کہ آویں وے سب عورتیں مصر کی ۔ زلیخا بھی اور اُن کی جتنی یہ تہی

قَالَ مَا خَطْبُکُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ

فضیحت کرے اُنکو جلدی خدا ۞ خیانت کی اُنکو ملے ہے سزا
خیانت ذرا مجھہ مین ہوتی اگر ۞ فضیحت مین ہوتا یہہ با ور تو کر
کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام ۞ کہ یوسف نے جسدم کہا یہہ پیام
تو حاضر تھا اُسوقت روح الامین ۞ فلک پر سے آیا تھا از یر زمین
کہا اُسنے یوسف نہین جانتا ۞ زلیخا پہ تونے کیا قصد کیا
بتا یہہ خیانت ہوئی یا نہین ۞ کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین

**وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِي اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ**

نہین پاک کرتا ہون مین اپکو ۞ کہ مجھسے کسی ڈھب برائی نہو
کہ تحقیق ہے نفس امّارہ بد ۞ بھرا ہے بدی سے زیادہ ز حد

**اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ**

مگر جسپہ رحمت کرے میرا رب ۞ بچاوے بدی سے اُسے بے سبب

**اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**

کہ تحقیق سیگا میرا رب غفور ۞ رحیم اور کریم ہے اُسی کا ظہور
ہوا شاہ پر جب یہہ روشن تمام ۞ کہ یوسف کا ہے سب امانت کا کام

**وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ**

ہو جیسے گم اُسکا تو ہووے گہر ‏ — ہو تجہہ سے کوئی باور تو کر

خدا نے مجہی بخشدی اب نجات — نگہ دے مری تیرے پا ایک رات

یہہ کہہ کرکے زندان کے در پر تمام — لکھیں پانچ باتیں کیا اختتام

کہ زندان کو جانو ہے زندونکی قبر — نہیں ایکدم اُسمیں ہوتا ہے صبر

یہہ زندان ہے البتہ دار البلا — خوشی دشمنون کی غم افزا

محبونکے ہے آزمایش کی جا — یہہ لکہہ کرکے زندان سے یوسف چلا

کیا تین دن بیچ مین کل مقام — کہ تھا چار فرسنگ جانا تمام

زلیخا نے خُدام بہیجے کئی — کہ جا راہ مین اُسکے بیٹھیں سبھی

زمین کو مُعطر وہ سب دور سے — کرین عنبر و مشک و کافور سے

خوشی سے ہوئے تین دن ایک دم — ہوئے تین دن ایک ساعت سے کم

جب آیا وہ دربار مین شاہ کے — ستارے ہوئے گرد اُس ماہ کے

خدا سے طلب خیر کی اُسنے کی — بدی سے پناہ اُسنے چاہی نہ تھی

اُٹھا شاہ تعظیم کو دیکھہ کر — ہوا جبکہ وہ ماہ سا جلوہ گر

لیا اُسکو چھاتی سے اپنی لگا — اور ماتہی آنکہون کے بوسہ دیا

رکہا سر پہ تاج شہان اپنے ہاتہہ — بٹھایا اُسے تخت پر اپنے ساتہہ

کیا شہ نے یوسف سے جس دم کلام ؛ جواب اسکا سن پائی لذت تمام

کہا آج سے تو ہمارا مکین ؛ ہوا یوسف اب تو مکین او رامین

جگہ اپنی تجھکو مین سلطان کیا ؛ ابھی تجھکو تاج خلافت دیا

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ

دیا پھر یوسف نے اُسکو جواب ؛ خزانے ہین جتنے زمین کے شتاب

زمین کا جو ہے مصر کی سب خراج ؛ مقرر مجھے کردے تو اسپر آج

کہ بیشک مین دانا نگہبان ہون ؛ جو ہے خیر خواہی وہی مین کرون

علیم اس لئے اِس جگہہ پر کہا ؛ کہ اُسجا پہ خلقت کا انبوہ تھا

ہر ایک ملک کی خلق وہان جمع تھی ؛ تھی ہر ایک زبان دوسرے سے جدی

کہا اس لئے ہون حفیظ و علیم ؛ سمجھتا ہون مین سب زبان قدیم

کہا شاہ نے تو ہی مالک تمام ؛ زمین کا مری اور خزانے کا عام

نبی نے کہا میرا بھائی اگر ؛ طلب خود نکرتا زمین اور زر

اُسیوقت ہوتا وہ مالک تمام ؛ زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام

برس کی تاخیر تھی اس سبب ؛ کہ شہ سے کیا آپ جاکر طلب

گیا جبکہ اکسال اُسپر گذر ؛ بلا شہ نے یوسف کو تب اپنے گھر

نکالا جو یوسف کو زندان سے — ملک نے وہ حال پریشان سے

کیا اسپہ الطاف و انعام خوب — بنایا پھر اسکا سبھی کام خوب

اسی طرح زندان دنیا سے جب — نکالے ہے مومن کئین اسکا رب

کرے اسپہ انعام و اکرام خوب — قیامت مین دے اسکو انعام خوب

کیا تہا جو یوسف سے شہ نے سوال — تو خلقت کی اصلاح کا تہا خیال

ہوا جبکہ یوسف ملک کا مشیر — ہوئے اسکے تابع صغیر و کبیر

جو گنتی کے ہونے تھے دس سات سال — کہ غلہ رہے انہین ارزان کمال

وہ سال اتنی بارش ہوئی بیشمار — نہایت ہی کثرت مین تھے برگ و بار

دیا حکم یوسف نے اور اذن عام — زراعت کرین سب زمین مین تمام

کہ جنگل ہو یا کوہ و یا دشت و بر — زراعت کرین ہر جگہہ کے اوپر

لیا مول یوسف نے غلہ تمام — دیا بیج خلقت کو اسوقت عام

دئے بیل اور کھیت اور بیج سب — کیا شرط ان سب کو کرکے طلب

کہ لین خمس غلے کا کھانے کو اب — جو باقی ہو دین چھوڑ خوشہ مین سب

جہان تک کہ تھا مصر مین کی نہ ترد — لیا گھاس اور بھس کو یوسف نے گھیر

کہ پیدا نہو دیگا بھس اور گھاس — رکھا سب کئین جمع کر اپنے پاس

سو جبریل آئی ہر یک گھر ندا | کہ حق نی یہہ تم پر مسلط کیا
گیا واں سی جبریل نی جب رجوع | لگی کہنے خلقت کہ الجوع
روایت ہے یہہ بھی سن ای تمیز | کہ بیٹھا جو کھانے کو گھر میں عزیز
جو موجود تھا گھر میں سب کھا گیا | وہ اس پر بھی پھر سخت بھوکھا رہا
بلا کرکے یوسف کو تب اپنے پاس | کہا اس سے قصہ یہہ ہو کر اداس
روایت ہے جبریل کی وہ ندا | سنی پہلے یوسف نی سب سے سوا
سن آواز خباز کو کہہ دیا | کہ کھانا بہت سا پکا کرکے لا
ہوا اتنا کہ سو مرد کھاویں آسیر | پکا جلد لا کچھ نہ کر اس میں دیر
یہہ سنتے ہی تیار اسنی کیا | اور لا جلد یوسف کے آگے دھرا
گیا بیٹھ یوسف نی پھر انتظار | کہ شہ کو کوئی آدمی لے پکار
یہہ تہا منتظر کہ پیغام بر | وہاں جلد پہنچا کہ چل شہ کے گھر
چلا واں سی یوسف بصد اضطرار | کئی خوان کھانے کے لیکر شتاب
رکھے شاہ کے آگے وے خوان سب | کیا بھوکھ کا اسنی شکوہ غضب
وہ کھانا تھا کھانا نہ بھرتا تھا پیٹ | گیا خوان کے خوان سارے سمیٹ
ہوئی کچھ نہ اس سے غذا بھوکھ کم | وہ کھانا سبھی کھا گیا یک قلم

خزانے مین یوسف کے آیا تمام
تہین مصر مین تہا نہ نقدی کا نام

لگا جبکہ اسکو برس دوسرا
جواہر کے بدلے مین غلہ دیا

جواہر تہا یا خز و دیبا حریر
لگے بیچنے سب امیر و کبیر

مواشی گئے تیسرے سال مین
ہوئی پہر تو خلقت برے حال مین

یہان تک کہ تہین باندیان اور غلام
بکے سال چوتہے مین وے سب تمام

زمین اور رہنے کے جتنے تہے گہر
بکے پانچوین سال مین سر بسر

چہٹے سال مین اپنی اولاد کو
لگے بیچنے سارے غمناک ہو

پہر اس سال ہفتم مین ہر ایک آ
بتصریح یوسف سی یون جا کہا

کہ بیچے ہین جانون کو اپنے تمام
ہو آج سے ہم تمہارے غلام

خریدا انہین سب کو دیکے اناج
خلافت کا سر پر رکہا اپنے تاج

ندا آئی یوسف کو اک غیب سے
غلام اپنا سمجہے تہے مصری تجہے

کیا تیرا اب مصریون کو غلام
ترے عبد مصری ہوئے سب تمام

روایت ہے اک شخص نی یون کہا
کہ یوسف مین ہو جاؤن بندہ ترا

شکم سیر کر مجہکو دے تو طعام
تو تیرا ہوا آج سی مین غلام

روایت اگر بیع کی ہے صحیح
تو دو طرح ہو ویگی اسکی صریح

وکذلک

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور ایسا ہی یوسف کو مالک کیا ۔ زمین پر اُسی حکم ہم نے دیا

جسے چاہے اُسمین انعام دے ۔ زمین جسمیں چاہے وہ قائم رکھے

جسے چاہیں دیویں بزرگی بڑی ۔ لگا دیویں رحمت کی اُسپر جھڑی

کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہین ۔ تو اب اُسکا ہرگز نجاوی کہین

کہا حق نے یوسف کو محسن سبب ۔ ہین اُسکا بتاؤں نہیں ہے عجب

کبھی وہ اکیلا نکھاتا طعام ۔ ہوا محسن اُسواسطے اُسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست ۔ بغیر اُسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست

نبی نے کہا جو کہ ایماندار ۔ گیا اُسکے گھر میہمان ایکبار

نظر اُسنے کی مُنہہ پہ مہمان کے ۔ بھر دوزخ کی آگ اُسکے تن کو لگے

کہی کہ جو مہمان آتا ہے گھر ۔ فلک سے ہے رزق اُسکا آوے اُتر

رکھاتا ہے رزق اہل خانہ کا آ ۔ خدا رزق دیتا ہے اُسکا جدا

پھر اُس گھر سے مہمان جاتا ہے جب ۔ گنہ اُسکے بخشے خدا سب کے سب

جو پیرو ہو یوسف کا ایمان مین — کرے صبر دنیا کے زندان مین

کرے صبر رنج و بلا پر مدام — اطاعت مین حق کی رہے صبح و شام

روایت ہے اک روز خیر البشر — گئے بیٹھ مسجد مین وے آن کر

یہہ دیکھا کہ مسجد کی دیوار پر — پرندا کے بیٹھا ہے اک جانور

لئے چونچ مین اپنے بیٹھا ہے گل — کئی اسکی آوازین کین متصل

نبی نے سنا تو تبسم کیا — سو یارون نے پوچھا سبب اسکا کیا

کہا جانور نے کہی ایسی بات — کہ آیا تبسم مجھی اسکے سات

یہہ کہتا ہے گل اپنے منقار سے — جو دریا مین ڈالون مین اسکو ہے

کبھی اس سے دریا مکدر نہو — کدورت اسے کچھہ متقرر نہو

اسی طرح رحمت خدا کی تو جان — کہ دریا کی انتہا اسکو مان

گنہ تیری امت کے ہین اس قدر — مری چونچ مین گل ہے یہہ جسقدر

وہ رحمان ہے اور غفور رحیم — بے بند گنہکار گو ہین عظیم

گنہ لکے حق کی صفت کے اپر — نہ غالب کبھی ہو یہہ باور تو کر

اسی قحط سالی مین بس ای عزیز — ہوا سخت بیمار بارے عزیز

کیا اختیار اسنے دار البقا — رہا تخت شاہی پہ یوسف بجا

وہ پچپن برس میں ہوئی پیرزال ۔ بدن پر سب اُوسکے لٹکتی تھی کھال

مہینے میں ہوتی تھی یوسف کی سیر ۔ کہ تھی اس نکلنے میں خلقت کی خیر

وہ کرتا تہا انصاف مظلوم کا ۔ وہ غم دور کرتا تھا مغموم کا

ہریک جا پہ واں امر معروف تہا ۔ بہت منع بدعت پہ مصروف تہا

سواریکا دل میں جو ہوتا خیال ۔ تو ایک شہ کا گھوڑا تہا خوشرو کمال

اُسے بھیجتا پہلے کسنے کو زین ۔ وہ جب بولتا ہوتا سب کو یقین

کہ اسوقت ہوویگا یوسف سوار ۔ ہریک اپنے گھوڑیکا کرتا سنگار

نکلتا تھا جب لاکہہ گھوڑے تمام ۔ پیادے اور سوار اُسکے ہوتے مدام

اور اُتنے ہی ہوتے تھے پیش و رپس ۔ ہوئے سارے یہہ چار لاکہہ اور بس

ہزار آگے چلتے تھے جو چوبدار ۔ نقیب اُسکے گھوڑیکے آگے ہزار

یہہ کہتی تھی خلقت اُسی دیکہہ کر ۔ کہ شاہوں میں ہے یہہ بہت جلوہ گر

بڑا سلطنت کا کیا اہتمام ۔ خدائی کیا شاہ عبری غلام

زلیخا کا اُسوقت یہہ حال تہا ۔ کہ جبہ پہن کرکے وہ صوف کا

کمر اپنی رسّی سے تھی باندھتی ۔ وہ رستے میں یوسف کے آ بیٹھتی

ندا کرتی یوسف کے رو رو کے وہ ۔ لہو سے منہہ اپنے کو دہو دہو کے وہ

یہہ کہہ کرکے اُس بت کو توڑا تمام | خدا سی لگی کرنے رو کر کلام
کہ میرا ہے تو اور یوسف کا رب | محبت مری دے تو یوسف کو اب
یہہ کہہ کرکے آئی وہ گھر سی نکل | کہ بیٹھے ذرا راہ مین اب تو چل
سواری جو یوسف کی نکلی شتاب | زلیخا کے دل مین ہوا اضطراب
بہت رو کے کی اُسنے آواز سخت | نکالی اِک آواز دل سی کرخت
خدا نی ہوا کو کہا کر قیاس | تو لیجا یہہ آواز یوسف کے پاس
سُنا اُسکی یوسف نی آواز کو | کہا اپنے لوگون سی جا کر کہو
کہے اپنا مطلب کہ کہتی ہے کیا | لگی کہنے اِکدم ٹھہر تو ذرا
خدا واسطے مجھہ پہ کر تو کرم | نکلتا ہے میرا ترے غم سے دم
سُنا جبکہ یوسف نی اُسکا کلام | جو دیکھا تو اندھی ہے بڈھی تمام
لگا چلنے اسکو وہین چھوڑ کر | زلیخا کی جانب سے منہہ موڑ کر
اُتر آیا اِتنے مین روح الامین | کہا حکم ہے یہہ خدائے برین
اُتر اپنے گھوڑے سے سُن اِسکا حال | نکر درد و غم مین اِسے پائمال
اُتر کر کے یوسف نے اُس سے کہا | کہ کہہ کون ہے اور ترا حال کیا
لگی کہنے اب تو ہے بی نصیب | نہین جانتا مجھکو تو سربسر

کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سی بال ۔ کہا ہے تن کے ہوئے سب وبال

کیا رحم یوسف نی اُسکے اُپر ۔ کہا اُسکو لیجا تو اب ہیر گھر

پھر آیا جو کر سیر گھر کو شتاب ۔ لگا کرنی خلقت پہ پھر اجتناب

زلیخا کو دل سی گیا اپنے بھول ۔ رہی اُسکے وہ غم مین ہردم ملول

کہا پھیر جبریل نی آکے یون ۔ کہ غفلت زلیخا سی کی تو نی کیون

اُٹھا یوسف آ بیٹھا کرسی پر آ ۔ زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا

کہا اپنی حاجت کو تو ہم سی بول ۔ کہ عقدہ ترا جو ہے دیتا ہون کھول

بحق براہیم و اسحاق اب ۔ تو کر مجھسی جو چاہتی ہے طلب

کرون تیری حاجت کو مین اب روا ۔ تو کہہ مجھسی مطلب کو رکھتی ہی کیا

کہا پہلی حاجت ہے مجھکو ضرور ۔ کہ ہو تیرگی میری آنکھون سی دور

کرون تیرے چہرے پہ اک دم نظر ۔ کہ کم ہو ذرا میرا سوز جگر

دعا کی یہہ یوسف نی اللہ سے ۔ کہ آنکھین گئین اُسکی پھر اُسکو دے

خدا نی دیا پھر وہ پتلی کا نور ۔ رہا آنکھہ مین کچھہ نہ اُسکے قصور

زلیخا ہنسی اور ہوئی خوش تمام ۔ کہ حق نی کیا سب درست اُسکا کام

کہا دوسرا یہہ سن میرا حال ۔ تو کر حق سے اپنے بھلا یہہ سوال

یہہ کہہ کر کے جبریل پھر یا پر آ
زلیخا سے بازو کو اپنے ملا

ہوا اور بھی حسن اُسکا دو چند
فروزان ہوئی مہ سی بھی چار چند

ہوئی حسن و صورت مین جسکی جو
کھلا اُسکے چہرے پہ اس طرح نور

نہ انکھون سی دیکھا نہ کانون سنا
اُسے دیکھہ حورون نی سر کو دھنا

جو دیکھی تو ہے ناشگفتہ کلی
تو یوسف کو ہونی لگی بیکلی

اُسے دیکھہ دل سی گئی اسکے تاب
لگا ہونی سینے مین دل آب آب

ہوا آتش عشق سی بے قرار
لگا اڑنی دل اُسکا سیماب وار

ہوئی شمع روشن پھر اس نور کی
جو تھی تیرگی دور اُس سے ہوئی

پھر اک روز روح الامین نی صباح
کیا آکے دونون کا عقد نکاح

ہوا دل کو جسوقت اُسکی قرار
زلیخا نی اک گھر کیا اختیار

کئے سب کے سب اسکے دروازے بند
عبادت اُسے حق کی آئی پسند

اسی گھر مین تھی جب ہوئی نیم شب
ہوئی دل مین یوسف کے اُسکی طلب

گیا جا کے اُس در پہ آواز دی
زلیخا نی اودھر توجہ نہ کی

کہا میرا محبوب مجھکو ملا
نہین تیری پرواہ مجھکو ذرا

ملا تجھسی بہتر مجھی آفتاب
تو اسوقت جا مین کھولونگی باب

یہی حسن تھا اور یہی تھا جمال — برس چاردہ کا ہوا سن و سال
نہ جب تو نے مجھپر ذرا کی نظر — کہا مجھکو تھا اُس گھڑی ایک ڈر
نظر مجھکو کرنی نہ تھی تب حلال — کہ میں دیکھتا تیرا حسن و جمال
نکریہ مجھکو اس بات کی ہے یہ فکر — کہ تو کس طرح سے رہی ایسی مکر
اور اک یہہ کہ تھا زوج تیرا عزیز — رکھے تھا وہ تجھکو نہایت عزیز
خیانت سے کی تو نے مجھپر نگاہ — تعجب ہے اس بات کا مجھکو آہ
کہا اُسنے یوسف ملامت نکر — ترا حسن تھا اس طرح جلوہ گر
کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے — تجھے جو کہ دیکھے وہ غش غش کرے
جوانی تھی مجھپر وہ عین شباب — مرا دل گیا تجھپہ اُسدم شتاب
قسم ہے مجھے ایزد پاک کی — کہ جسنے مجھے عقل و ادراک دی
بلوغت سے گذرے تھے چھبیس سال — عزیز اتنا رکھتا تھا مجھکو نہال
وہ لیکن پاس میرے نہ آیا کبھی — نہیں ہاتھ مجھکو لگایا کبھی
رہی ہوں میں ابتک اسی طرح فرد — زلیخا میں عورت ہی وہ یا کہ مرد
سوا تیرے دیکھا نہیں غیر کو — نہیں گھر سے باہر گئی سیر کو
کیا پھر زلیخا نے شکر اله — کہ سرزد نہ مجھسے ہوا کچھ گناہ

کہا ابن عباس نے قحط سال | ہوا دوسرے شہروں میں جب کمال
ہر ایک طرف سے آئے وہاں خلق عام | ہوا مصر میں اک بڑا اژدحام
سوا مصر کے اور غلہ نہ تہا | ترازو کے تلنے کا پلہ نہ تہا

## در آمدن قافلہ از شام و آمدن اولاد یعقوب علیہ السلام

روایت یہہ ہے قافلہ شام سے | جو آتا تہا رہتا تہا اکرام سے
بہت انکی تعظیم و تکریم تھی | ہر یک کی بڑی وہاں پہ تعظیم تھی
پلٹ کر جو آتے تھے پہر شام کو | بیان کرتے یوسف کے اکرام کو
وہ یعقوب کے تہا جو رہنے کا گھر | تلے اسکے تہا قافلوں کا گذر
وہاں کہتے جو مصر کا ہے عزیز | رکھے ہے بہت میہمان کو عزیز
نہایت کریم اور نہایت رحیم | نہایت عقیل اور عجائب فہیم
وہ سیرت میں نیک اور حسین و خلیق | وہ ہے عدل و انصاف میں بس شفیق
یہہ سنکر یعقوب علیہ السلام | تفکر میں رہتے تھے ہر صبح و شام
کہ یارب یہہ ہے کون نیکو خصال | ہے بیشک کوئی عارف با کمال
ملا پاہے یہہ خصلت انبیا | نہ معلوم تہا ہے یہہ یوسف مرا
بہت دل میں اپنے وہ کرتا قیاس | کہ ہوتی اگر مجھکو تون کی آس

زمانہ ہوا اہل کنعان پہ تنگ / خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ امنگ

ہوئی تنگ اولاد یعقوب کی / غم اور مواشی مرین تھے سبھی

مواشی ہوئے سارے انکے ہلاک / کیا غم نے سبکا گریبان چاک

وہ روتے ہوئے آئے یعقوب پاس / بہت دل مین اپنے تھا ہر ایک اداس

کہا آکے گذرے ہین چالیس برس / کہ ہم پر نہین تجکو کچھ آیا ترس

نہ ہنستا ہے ہم سے نہ تو بولتا / نہ کچھ عقدۂ دل ہے تو کھولتا

ہم آئے ہین ہوکر کے عاجز تمام / خطا بخشدے ہم ہین تیرے غلام

ہوئے ہو کہ سے تنگ ہم سب بحال / غضب سے ترے ہم پہ آیا وبال

دعا رب سے کرنا کہ رزق ہم کو دے / اب اس وقت پر رحم ہم پر کرے

کہا اسنے یعقوب نے بھرکے آہ / سنا ہین کہ ہے مصر مین پادشاہ

کہ ہے وہ نہایت کریم و رحیم / بڑا ہے وہ دانا حلیم و فہیم

کہا تو نے کاہے سے جانا کہا / اترتے ہین یہان شام کے لوگ آ

کرتے ہین سب اسکا مجھسے بیان / جو جاؤ تو ہے مجھکو غالب گمان

کہو جاکے تم اسسے میرا سلام / تو بخشش کرے تم پہ وہ نیکنام

کہا ہم ہین ننگے بدن سے حقیر / نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر

کہا تم کو ہین دو دن ادب سب بتا — نہین شہ پہ بی اذن جانا روا
اجازت نہین جبکہ جانیکی ہو — سب احوال اپنا ادب سے کہو
نکیجیو نظر تم یمین و شمال — کہون ہین یہہ ترک ادب کے کمال
اسی طرح سے پڑھے جب نماز — رکھے حق کی جانب وہ اپنے نیاز
جو دیکھے کبھی وہ ادھر اور اُدھر — تو حق اسکو کہتا ہے ای بی خبر
تو کہتا ہے کسکی طرف التفات — جسے دیکھتا ہے وہ ہے کون ذات
کوئی مجھسی بہتر کو پاتا ہے تو — نظر کرنے ادھر کو جاتا ہے تو
گنہکار عاصی جو ہو جاوے ہے — کہ طاعت مین حق کی نکوشش کرے
کہا پھر یعقوب نے یہہ کلام — کہ جسوقت تم کو ہو وہان اذن عام
طرف شہ کی رکھیو تم اپنی نظر — نکیجیو نگہ اپنی ادہر اُدھر
اگر بیٹھنے کا تمہین اذن دے — تبھی بیٹھیو جب وہ تم کو کہے
جو بیٹھو تو پھر تم نکیجیو کلام — جو پوچھے تو کیجیو ادب سے سلام
پھر احوال کہیو مگر مختصر — بہت کہنے مین ہے خلل بیشتر
رہو جب تلک پاس اسکے تمام — نہ آپس مین کیجیو کوئی تم کلام
بہت بیٹھنا دیر تک خوب نے — یہہ شاہو کو البتہ مرغوب نے

اگر حکم دیتا کہ سب جائیں ہٹ — ہٹاتا تھا حاجب اسی وقت جھٹ

یہ تھا بھائیوں کے لئے سب عمل — کہ عقدہ کسی طرح ہووے یہ حل

خبر اُنکے آنیکی یوسف کو تھی — کہ زندان میں جبریل نے تھی کہی

کہ آوینگے بھائی ترے تیرے پاس — اسی قحط میں مت ہو دل میں اداس

جب ابنای یعقوب علیہ السلام — ہوئے مصر کی حد میں داخل تمام

جو حاجب نے دیکھا تعجب کیا — کہ آئے یہ کوئی بزرگ اولیا

کیا پہلے اُن سب پر اس نے سلام — کہا پھر ہو تم کون اور کیا ہے نام

کدھر سے تم آئے کدھر جاؤ گے — ہمیں اپنا احوال بتلاؤ گے

کہا کس لئے پوچھتا ہے تو نام — کہا مجھکو ہے تم سے اتنا ہی کام

اسی واسطے میں ہوں بیٹھا یہاں — کہ پوچھوں نسب اور حسب اور مکاں

اسیطرح بندوں سے ہوگا سوال — قیامت کو پوچھیگا ایزد تعال

گناہ اور طاعت کا ہوگا حساب — کیا اور کہا ہو خطا یا صواب

کہیگا جوانی میں کیا کیا کیا — تو مال اپنا کس کس طرح سے دیا

تو کس چیز میں عمر کھوئی تمام — مجھے انکا لینا ہے سب انتقام

نبوت کا ہوا انبیا سے سوال — ولایت کا پوچھیں ولیوں سے حال

کہا اپنی پونجی فقط جان ہے ۔ سو یہہ بھی کوئی دن کی مہمان ہے

اسی طرح آکے منکر نکیر ۔ وہ ہو قبر مین عبد دستگیر

یہہ پوچھینگے پونجی بھی لایا ہے تو ۔ دیا خالی ہاتھون سی آیا ہے تو

نبی اور دین اسکا پوچھین شتاب ۔ کہین کیا ہے قبلہ ترا دے جواب

جواب اسکا دیویگا تو سب صحیح ۔ نہین تو برا حال ہووے قبیح

کہا پھیر حاجب نے کیجئی نزول ۔ ہونا ذرا دل مین اپنے ملول

لکہا پھیر یوسف کو نامہ شتاب ۔ یہہ نامیکا مضمون تہا انتخاب

یہہ نامہ ہے اسکو کہ ہے وہ شریف ۔ نہایت نظیف اور نہایت لطیف

عقیل اور زاہد اور متقی ۔ محب سعید اور عدو شقی

کرے حکم جاری خدا کے تمام ۔ کرے راہ نیکی پہ خلقت کو عام

کیا بت پرستونکو اسنی خراب ۔ جو ہے حکم حق کا کرے وہ شتاب

پھر اسکے بعد تو جان لے ای عزیز ۔ بڑی دی ہے تجکو خدا نی تمیز

میرے پاس آیا ہے اک قافلا ۔ کہ وہ شام کے ملک سی ہے چلا

نسب ہے صحیح اور چہرہ ملیح ۔ کلام انکے دیکھے نہایت فصیح

جو پوچھا تو کنعان سی آتے ہین وے ۔ نسب اپنا ایسا بتاتے ہین وے

لگا کہنے یوسف سی پھر یون وزیر ۔ ہوئے کس لئے آپ غم کے اسیر

کہا میرے بھائی یے آئے ہین سب ۔ انہین کی مجھی روز و شب تھی طلب

انہون ہی نی کوئے مین ڈالا مجھی ۔ میرے گھر سے آخر نکالا مجھے

کہا پھر تو روتا ہے کیون ای عزیز ۔ کہ بھائی تہے تیرے بڑے بے تمیز

کہا مجھکو دو بات کا ہے غم ۔ گناہ ان سی صادر ہوا اور ستم

سبب میرے عاصی ہوئے سب ۔ بڑا دوسرا فقر کا یہہ غضب

تعجب مین سنکر رہا تب وزیر ۔ کہ یوسف کرامت مین ہے بے نظیر

کہا کیا کریگا تو اب انکے ساتہہ ۔ کہ اگر پڑے ہین یے سب تیرے ہاتہہ

کہا ہین وہ میرے قریب و حبیب ۔ کرون وہ جو کرتا ہے اپنا قریب

لکھا پھیر حاجب کو یون انہی خط ۔ کہ مہمان ہین رکھیو انہین اس نمط

کہ کھانے کو اچھا کھلانا انہین ۔ بہت سرد پانی پلانا انہین

سبھی نعمتین اور میوے تمام ۔ کھلانا انہین خوب ہی صبح و شام

رہی تین دن تک ضیافت کمال ۔ نہ آوے کسی طرح انپر ملال

بہت انکو پاکیزہ دینا لباس ۔ کہ دل مین نہوں اپنے اصلا اداس

جو تھین جو کیان ہر طرف مین مقیم ۔ کیا سب کو موقوف بی خوف و بیم

جو کافر ہین ہو وینگے شیطان کے ساتھ ہون اک سلسلے بیچ دونون کے ہاتھ

کہا بعض نی اسکی تفصیل یون سن اسکو مین سب تیرے آگے کہون

موحد موحد سی ہو وین قرین ہو ملحد کے نزدیک ملحد وہین

وہ فاسق کا فاسق سی ہو اتفاق منافق کے پاس صاحب نفاق ہو

سعید او سعید او شقی او شقی اکٹھے ہون سب دوزخی دوزخی

زمین بیچ گاڑی گئی سی سوال کرے حشر مین ایزد ذوالجلال

کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو سوال اسی ہو جنکے آرد برد

یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام برس دس کی لڑکی جو ہوتی تمام

نبی اسکو پوشاک دیتے پنہا کو اک جنگل مین گہرا کہدا

اسے ڈالتے اس کوئی بیچ سب یہہ تہا انکے اوپر خدا کا غضب

وہ کہتی وہان الامان الامان اسے توپتے خاک سی سب وہان

وہ جسوقت ہر یک کے نامہ کہولین ہر ایک ہاتہہ مین اسکے نامے کو دین

بیان اسکا یہہ ہے کہ انسان جب مرے اسکا نامہ لپیٹین ہین سب

گلے مین اسی باندہ دیتے ہین لا پڑہیگا وہ اسکو قیامت مین آ

کہین گے عمل دیکہہ [illegible] آہ آہ خدایا فضیحت ہوئی اور تباہ

ہوئے در پہ آ مصر کے وے کھڑے — فقیر اور محتاج سب سخت

سمجھتے نہ تھے وے کسی کا کلام — کہ قبطی تھے سب مصر کے خلق عام

زبان انکی عبری تھی اس واسطے — سمجھتے نہ تھے کوئی کچھ بھی کہے

جو وے کہتے تھے سی کرتا تھا یوسف نظر — یہہ سمجھا کہ میرے ہین بھائی جگر

کی قدرت پاک بیچون سی — نہ سمجھا ہو واکو شگون سے

کہا اکے جبریل نی حال تمام — لیا اکے یوسف سی ہر ایک کا نام

دیا حکم یوسف نی خباز کو — کہ کھانا بہت جلد تیار ہو

کہا جو یہہ قافلہ شام کا — اہین میری گھر مین تو جا کر بٹھا

اتر نیکی ہے جو غریب ہو تکی جا — کوئی ان مین سی ہرگز اس جا نجا

میرے آگے جسطرح لانے ہو خوان — اسی طرح دینا اہین بے گمان

نہایت ہی حرمت سے لانا اہین — بہت خوب کھانا کھلانا اہین

یہہ کی عرض اسنی کہ ای شاہ دین — ہوا حکم جسطرح ہوگا وہین

ولیکن ہے یہہ عرض لیکر کمال — بہت شخص آئے تھے صاحب کمال

کسی کی نہ اسطرح تکریم کی — یہہ کچھ تو توقیر و تعظیم کی

غریبون کے گھر مین اتارا اہین — نہین جانتا ہین یہ کون اہین

سبب یہہ کہ تہا قحط کا بسکہ سال ۔ طعام ایک بہو کہ کا بی قیل و قال

ہزار اور دو سو ہو دین دینار گر ۔ ہو تیار کھانا یہہ باور تو کر

سوا اسکے اور وںکو تھی خشک نان ۔ نہ تھا وہان پر انذام کا بھی نشان

اُنہون نی جو دیکھا یہہ کھانے کا طور ۔ دلون مین لگے کرنے سب اپنے غور

لگے کہنے آپس مین یہہ پادشاہ ۔ رکھی اُسنی حرمت ہماری نگاہ

بہت آئے ہین اُسکے در پر غریب ۔ ولیکن ہمارے بڑے ہین نصیب

کسیکی ہین اُسنی تعظیم کی ۔ کسی کی ہین اُسنی تکریم کی

ولیکن ہمین اسمین ہے اور ڈر ۔ کہ شہ کی ہو ہم پہ بی ڈھب نظر

یہہ سمجھے کہ ہین سارے مالدار ۔ اگر اُسکا ہو نگا مین خدمت گذار

تب وے سب اپنی پونجی کو دینگے مجہی ۔ کہ کھانا گران تھا ثمن ہم سی لے

کہا سن کے اُنسی یہہ شمعون نی ۔ کہ نام اُسنی آبا کے ہم سے سنے

سبب اُنکے نہیں یہہ اکرام ہے ۔ یہان ورنہ درہم نہ کچہہ دام ہے

کہا دوسرے نے بے سگین تمام ۔ ہماری ہے خوش وضع اور لعل فام

نہین ایسی صورت کا اِس شہر مین ۔ جو ڈھونڈے تو پاوی ہین دہر مین

یہی ہے سبب اُتنے اکرام کا ۔ ہے گو رابہت قافلہ شام کا

ولیکن تو اب

ولیکن تو ایسا اکیجو کلام ... کہیو کہ مین کون کیا میرا نام

بجز حکم حق کے نہین بولنا ... کچھ اس بات مین لب نہین کھولنا

جو پوچھے تو کہیو تمہاری زبان ... سمجھتا نہین مین ہون قبطی لسان

جو کچھ ہو سکے کیجو خدمت تمام ... ولی ان سی کرنا نہ ہرگز کلام

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ٥

وے آئے جو یوسف کی بھائی تمام ... ہوئے اسپہ داخل وے سب لا کلام

لیا انکو یوسف نی پہچان پر ... رہے اُسسے انجان وے سر بسر

کہا ابن عباس نی تہا یہہ حال ... کہ یوسف پہ گذرے تھے چالیس سال

ملے تھے جو لتنے برس سے اُسے ... نہ تھے اسکو اصلا وے پہچانتے

کیا اُسنی چادر کو منہہ پر حجاب ... تلے ابر کے تہا وہ جون آفتاب

سبب اسکے پہچان گم ہوگئی ... خبر انکو یوسف کی اصلا نہ تھی

ملے جبکہ بھائی کیا یہہ سوال ... کہ ہر یک کہو مجھسی تم اپنا حال

کدھر سے تم آئے کہو کیا ہی نام ... کہا سب نے ہم سارے ہین اہل شام

کہا کس لیے آئے ہو تم یہان ... کہا ملک مین ناج ہے بس گران

ہوئے مضطرب ہی ہم نہایت ہی تنگ — اڑا غم سے چہرونکا سب کے رنگ
کہا ہمکو جاؤ تم اس شاہ پاس — تمہاری وہان سب بر آوینگی آس
سنا جبکہ یوسف نے یہہ ماجرا — تب آنسو سی آنکھین گئین ڈبڈبا
کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام — کہا باپ کے ہم تھے بارہ غلام
ہوئے ہین ترے پاس ہم جمع دس — رہا ایک ہے باپ پاس اور بس
کہا بارہوان کیا ہوا سچ کہو — خبر بارہوین کی بھلا مجھکو دو
کہا اسکو بھیڑیے نے کھایا تمام — جہان مین نہ باقی رہا اسکا نام
کہا تم مین ہر ایک ہی ایسا کرخت — کرے شیر پر بھی جو آواز سخت
تو ہو خوف سی جان اسکی بتنگ — بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے رنگ
ہر یک تم مین ایسا ہے گر وہ مرے — کہ بھیڑیے کو وہ چیر کر دو کرے
ہر یک تم مین ایسا ہے بولے اگر — گرے عورت حاملہ کا پسر
ہر یک تم مین گر ہو شجر یا پہاڑ — کرے زور تو جڑ سے ڈالے اکھاڑ
کہا جبکہ آئی ہے ای شہ قضا — نہین بنتی قوت سے کیا
گئے اسکو لے کر کے جنگل مین ہم — ہوا وہ ہمارے نہ باقی تھے دم
بہت اس سے الفت تھی یعقوب کو — کسو باپ کو ایسی الفت نہو

ہوئے دل سنکر بہت بیتاب وہ سب : کلام اُس سے کرنے لگے باادب

کہا پھر اگر تم ہو اب راست گو : تو اک تم سی اس جا پہ حاضر رہو

جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اُسے : بتاتے ہو چھوٹا برادر جسے

تمہاری خبر اس سے پوچھونگا سب : کہ بھیڑئے نی کھایا ہمارا بھائی

دیا حکم پھر اُنکی پونجی کو لین : اور اُنکو طعام اُسکے بدلے دین

دیار و بر و اپنے غلہ کو بھر : کہا جاؤ بھائی کو لاؤ اِدھر

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ

کیا جبکہ تیار اُنکے لئے : سفر کے سب اسباب اُنکو دئے

کہا لاؤ بھائی کو تم آپ سی : تمہارے جو پیدا ہوا باپ سے

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ

بھلا کیا نہیں دیکھتے تم کہ مین : یہہ بھر کر کے دیتا ہوں ناپ

کہ بہتر مین مہمان نوازونکا ہون : تواضع بہت مہمانکی کرون

نہ خائف کا منہہ پر نہ لایا وہ ذکر : کہ تھی عاقبت کی اُسی اپنی فکر

رکھو جتنا احسان کم ہو ثواب : قیامت مین ہو ویگا اسکا حساب

کہا بعض نے تا کہین یہ سب | گیا بھائیون سی ٹک کو طلب

**لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ**

وہ تا دیکھ لین اپنی پونجی کو سب | پھرین اپنے گھر کی طرف کو جبے
وہان کے جا پھر آوین میری طرف | نہو فقر و فاقے سی رہ مین تلف
وہ جانے تھا انکو کہ ہین سب فقیر | نہین کوئی انکا وہان دستگیر
نہو دالگا کہنے ہے کچھ خبر | کہ ہے شہ کی صحبت کا یہ سب اثر
نبی نی کہا جن کو ہے اقتدار | کرین صحبت صالحان
نبی کی خبر سے نہین ہے خبر | کہ صحبت مین البتہ ہووے اثر
روایت ہے یہ غافلہ جب چلا | نہین رہ مین ابلیس آکر ملا
کیا یہ ارادہ کہ یوسف کا نور | کرے انکے دل سی کسی ڈھب سے دور
کیا اس نے سب قوم کو اپنے جمع | وہ آیا پتنگون مین مانند شمع
کہا انکو گمراہ کر تم کرو | جو چاہو سو انعام پھر مجھسی لو
پکارے دے اولاد یعقوب کو | کہ ٹھہرو بشارت تمہین سے سنو
خدا نی کیا ان پہ اسدم کرم | فرشتے کے ان جا پہ آتے قدم

فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

کہا ہم نی یوسف کا قصہ تمام ۔ نہ لایا یقین ہم پہ وہ نیکنام

گیا اُس نی یامین کو پھر طلب ۔ وہ یوسف کے قصیکو پوچھیگا سب

کہا باپ نے اسکا ہی دین کیا ۔ کہا اسکا ہی دین اسلام کا

سر غم سے اُسکو بہت غم ہوا ۔ ہنسی ہین گویا اُسکو ماتم ہوا

وہ یوسف پہ اور بچہ پہ کھاکھا غم ۔ لگا رونے اور اُسپہ گذرا الم

ہین اُس نی تحفے بہت سے دئے ۔ بہت اُس نی اکرام ہم پر کئے

کیا ہم فقیروں کو اُس نی غنی ۔ دلوں کو ہمارے ہوئی روشنی

جو ہونا تہ سے صلب بہائی اور ۔ مگر نا ہماری وہ اس طرح غور

ارادہ ہے یامین کو لے کر چلین ۔ اُسی اپنا ممنون احسان کرین

فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَا اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

جب آئے وے پھر کر کے سب آپ پاس ۔ کہا سب نے ٹوٹی ہماری تو آس

جو بہائی بہیجو گے ہم سب کے ساتہہ ۔ تو غلہ کا اب بہے آویگا ہاتہہ

یہ تحقیق ہم سب نگہبان ہین ۔ کہ یامین کے ہم دوست و خواہان ہین

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ قَالُوْا یٰاَبَانَا مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

ہم اب گھر کے لوگوں کو لاویں طعام ۔ نگہبان بھائی کے ہوں لا کلام

اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ ملے ۔ جو جاویں تو وہ ہم کو البتہ دے

دیا ہے ہمیں اسنے اب یہ جواب ۔ بہت اسکے نزدیک تھوڑا ہی تاب

کہا پھر یہ یعقوب نے ہے قریب ۔ میں سمجھوں ہوں اسکا فراز و نشیب

تمہاری جو دی پھیر پونجی یہاں ۔ تمہارا ہے اس بات میں امتحان

ہو جاؤ تو پونجی پھرا دیجیو ۔ نہ ہرگز اسے ساتھ میں لیجیو

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ

نہ بھیجوں گا اسکو تمہارے میں ساتھ ۔ تمہارے نہ آوے اگر رزق ہاتھ

یہاں تک کہ تم عہد مجھسے کرو ۔ خدا کی برین کی قسم مجھکو دو

کہ البتہ لاؤ تم اسکو پھرا ۔ مگر یہ کہ آجاوے سب کی قضا

تمہیں سب کو پہنچے جو امر عظیم ۔ ہلاکت میں ڈالے خدائے کریم

اور تم سب کی جان جسم سے دور ہو ۔ تو اس کام میں پھر معذور ہو

قَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

سنو اسکو یعقوب نے انکو کہون | کہا ایک در سے تو داخل نہون
سبب یہہ کہ انکو نہ لگ جاے نظر | کہ تم سب حسین اور بہت خوب تر
سمجھ حق ہے اور عین کو حق تو جان | نبی کا ہے فرمودہ تو اسکو مان

وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

نہیں کر سکون دور تم سے ذرا | جو آوے خدا کی طرف سے بلا
کسی کا نہیں حکم غیر از خدا | مٹادے وہی چاہے اپنی قضا
نبی نے کہا جو قضا ہے سو ہو | رہے کوئی خوش یا کہ ناراض ہو
روایت ہے تھا اک مکان خراب | نہ تھا اس میں بالکل طعام و شراب
گیا وہاں پہ اک شخص نے بہر مقام | کیا فکر دل میں یہہ ہے کار خام
اُترنا یہاں ہر طرح کا ہے ڈر | لگا ایک پتھر پہ آیا نظر
کہ بیٹھا ہے اک شخص تیرے پاس | کیا وہم نے تجھکو بھی اب اداس
قضا گر نہیں ہے تری اس گھڑی | تو پھر موت آویگی کیسی تری
اگرچہ نہیں گھر کی کچھ شے بھی | ترے حق میں ہے قلعۂ آہنی
اگر اس مکان پر ہے تیری قضا | تو آوے گی اس میں نہ شک ذرا
خدا پر توکل کیجے بس یار | کسی سے نہ کر اس سوا زینہار

**وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ**
**مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ**

ہوئے جبکہ داخل وے جا مصر مین ؛ کہا جسطرح باپ نے تھا انھین
نہ تھا یہہ کہ اُن سی ہٹا وی قضا ؛ بچالے جو پہنچے خدا سے بلا
مگر یہہ کہ تسکین دل کی ہوئی ؛ تسلی وہ یعقوب کی اس مین تھی

**إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا**

مگر دل مین یعقوب کے تھی جو بات ؛ ادا کر گیا اسکو وہ نیکذات
کیا منع سب مل کے داخل ہون ؛ کہ تا دے نظر بد سی گھائل ہون
سبب یہہ کہ تھی اسکو شفقت کمال ؛ بچا تا کہ آجاوے اُنپر وبال
ہین تو قضا حق کی ٹلتی نہین ؛ کوئی اُس پہ تدبیر چلتی نہین

**وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ**

مقرر تھا وہ عالم با خبر ؛ بہت علم و دانش پہ رکھنا نظر
سبب یہہ کہ ہم نی سکھایا اُسے ؛ یقین اور ادب سب بتایا اُسے
اسیواسطے بس یہہ بولا وہ ہے ؛ کہ ما اغنی عنکم من اللہ شئی

**وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ**

ولی اکثر اسکو نہین جانتے ؛ جو مشرک ہین اسکو نہین مانتے

لیا سن غریبانہ سی ہو درست — چلا جلد اس جا سی چالاک و چست

ہوا ایک ناقے کے اوپر سوار — لیا منہہ سی مقنعہ کو اپنے اُتار

چلا جلد پوشیدہ واں سی شتاب — کیا اپنی چادر سی منہہ پر نقاب

در شہر سی جبکہ خارج ہوا — تو دیکھا کہ یامین ہے اُبھا کھڑا

کھڑا ہے وہ اس جا پہ حیران سا — تحیر سی ہر ایک کو ہے دیکھتا

گیا دو کر در سی یوسف شتاب — چھپا اپنے چہرے کو ہو در نقاب

وہ باہر کی جانب سی آیا وہاں — کھڑا تھا وہ یامین حیران جہان

نمایاں ہوا دور سی ایسے ڈھب — کہ داخل گویا مصر مین ہووے اب

قریب اُس کے پہنچا یوسف امام — کیا اپنے بھائی کے اوپر سلام

پھر عبری زبان مین کیا یہ سوال — کدھر سے تم آئے ہو کیا ہی خیال

کہا شام سی مین تو آیا یہان — نہین ہوں مین واقف یہاں کی زبان

تو ہے کون سمجھے جو میرا کلام — نہین جانتا کوئی جز اہل شام

کہا مین سمجھتا ہوں عبری زبان — ترے ملک مین مین رہا اک زمان

کہا پھر یہہ یوسف نی ہو کیا سبب — کہ اس طرح بیوجہ آیا تو اب

کہا گھر ہوا ہے ہمارا تباہ — ہمارے ہے آنکھوں مین عالم سیاہ

پھر اُس باب سی دونو داخل ہوئے — وے خوش ہوئے اپنی منزل دونو چلے

وہ لایا اُسے بھائیون تک شتاب — اُسی طرح سی منہہ پہ ڈالے نقاب

جو دیکھا تو گھر پر ہے اِک ازدحام — کھڑے واہان پہ ہین اپنے بہاتمام

کہا ہے یہین بھائی تو اِن پاس جا — مجھے اور تجھی پھر ملادی خدا

لگا رونے پاین اور یون کہا — کہ مین تجھہ سی ہرگز نہونگا جدا

جدائی سے تیری ہے اب مجھکو رنج — کسی طرف کو مین نہ ہون راہ سنج

کہا مین ہون مملوک عبد اور غلام — مجھے ہر گھڑی اپنے مولا سی کام

ارادہ کیا دل مین اسرا کا — کہ مملوک ہی اُسکی درگاہ کا

یہہ کہہ کرکے داخل ہوا گھر مین وہ — چھپے سب سے اُس دم گیا گھر مین وہ

ملا پھیر یا مین اُن سب سے آ — نہایت ہی شادی و فرحین تھا

کہا بھائیون نی کہ تجھکو کبھی — نہین ہم نی دیکھا ہے ایسا خوشی

کہا اِک ملا مجھکو افسوار — تمہارا مین تھا کر رہا انتظار

لگا بولنے مجھسے عبری زبان — ہوا اُس سے دل خوش میرا ہا

مجھے ایک شیشے کی دی صاف چیز — کہ ہر ایک کی آنکھون مین ہو وہ عزیز

کہا تب ہو دانی مجھکو دکھا — تجھے کون سی چیز وہ دے گیا

جڑے تھے جو کنگن مین یاقوت دُر ۔ ہر ایک کو کئی اُسنی توڑا اور بس
ہر ایک کی جو قیمت کو کیجے شمار ۔ تو قیمت درہم تھی دس دس ہزار
روایت ہے عباس نی یون کہا ۔ کہ جب مصر یوسف کے قبضے مین تھا
بنایا وہان اُسنی سونیکا گھر ۔ کہ جسکی چمک پر نہ ٹھہرے نظر
دہ اُس ناپ مین تیس گز کا تمام ۔ اور اُتنا ہی عرض اسکا ای نیکنام
بہت خوب تصویر یعقوب کی ۔ ہر ایک اُسکی دیوار و در پر بنی
وہان بھائیون کی بھی تصویر تھی ۔ دلے ظلم کے ساتھہ تھی وہ کھنچی
برہنہ چھری ہیگی شمعون پاس ۔ اور ادہر کھڑا ہے وہ یوسف اُداس
دیا پانی روبیل نی اسکے ڈال ۔ وہ وے ساری کُتون کو روٹی نکال
یہودا کے دامن مین یوسف چھپا ۔ تعینہ جو گذرا تھا سب ماجرا
ہر ایک کی اسی طور تصویر تھی ۔ کسی بات مین کچھ نہ تقصیر تھی
دیا پھر یوسف نی یون اذن عام ۔ کہ اُس گھر کی ہو آج زینت تمام
بچھا فرش قالین کی سب جا بجا ۔ کہا جس طرح اُس طرح سی کیا
کیا صبح نی جب گریبان چاک ۔ ہوئی روشنی از سمک تا سماک
جو کی اپنی یوسف نی زینت تمام ۔ تو اُس گھر مین آیا وہ باذن عام

علیہ السلام اُسی کہہ کر کہا
سی گھر میں بارے شمانا اُنہیں
گئے جا کے بیٹھے وے گھر میں تمام
کہا پھر کہ حاضر ہوں کہا کیجئے خوان
دے کھانے کو کھاتے تھے یا یکدگر
اُٹھا صبر جو روشنی کا اُس گھڑی
پڑے اُسکی آنکھوں سی آنسو ٹپک
کہا بھائیوں نی یہہ کیا حال ہے
کہا ہم نی جو جو کیا تھا وہ کام
سبھوں کی نظر صورتوں پر پڑی
زبان سب کی اُسوقت لکنت میں تھی
جو آنکھیں تھیں ساونکی بھر آئیاں ہوئیں
اُسی سبب سے عاصی زیادہ رہے
پڑھینگے سب اپنی اپنی کتاب
اُسوقت رونا کچھہ دیگا کام

تھا اُنکو اپنے کتاب ساتھ ما
ہو گا کہیں اور جانا نہیں
ہوا بیٹھے کھانے تھیں اُن مام
لے آئے وے کھانا اُسی دم وہاں
اُدھر اپنی رکھتا تھا یوسف نظر
نظر اُسکی اُن صورتوں پر پڑی
رہا دیکھہ حیران اُسی یکبیک
یہہ رونا نہیں بلکہ جنجال ہے
سوا اِس گھر کی دیوار پر ہے تمام
ہوئے دیکھہ سکتے میں سب اسکے گھر
سخن بولنے کی نہ طاقت رہی
وہ ملکر کے موتی کی لڑیاں ہوئیں
قیامت کو دیکھیں گے اعمال بد
کسی کو دیگا اُسکا جواب
جو کرنا ہے اسوقت کرلو تمام

کہا پھر ملک نی تو روتا ہی کیون ۔ غم و درد سی جان کہوتا ہی کیون

کہا بھائی اپنے کو روتا ہون مین ۔ غمین دل مین یوسف سے ہوتا ہون مین

جو ہوتا وہ مین بیٹھتا اُسکے تہنا ۔ کرون کیا نہین زندگی میرے ہاتہ

کہا نہین ہے کوئی بھائی تیرا ۔ کہ ہوا ایک ماسی تب اُسنی کہا

کہ ماسی میری اور کوئی نہین ۔ مگر ایک یوسف تھا سو ہی نہین

کہا کیا ہوا اُسکا کیا حال تھا ۔ کہا مین نہین جانتا کیا ہوا

گئے بھائی لے اُسکو جنگل مین سب ۔ کہا آکے ہمپر ہوا یہہ غضب

کہ یوسف کو بھیڑے نی آ کھالیا ۔ اکیلے کو اُس دشت مین آ لیا

قمیص اُسکا لائے تھے لوہو بھرا ۔ کہ ہے پاس میرے وہ اب تک دھرا

کہا تجھکو خواہش ہے بھائی کی گر ۔ مین بھائی ہون تیرا تو غم کچھ نکر

کہا شاہ کب تجھسا بھائی ملے ۔ کہ جس سی مجھی سب بھلائی ملے

کہا رو کے اُسوقت یوسف نے یون ۔ کہ بدلے مین یوسف کی بھائی مین ہون

یہہ کہہ کرکے کھانا کیا اُسکے پاس ۔ کہا دو کھلاوینگے مت ہو اُداس

ہوئے بھائی حسرت مین اس حال سے ۔ ہوئے تنگ سب شاہ کے قال سے

یہہ کرتے تھے آپسمین سارے کلام ۔ کہ ہے ابن راحیل کا خوب کام

کہ صورت دکھا اپنی یامین تو | نہیں تو کوئی دم مین مرتا ہے وہ
کوئی دم مین جاتی ہے اب اُسکی جان | تو اُس بھائی کو پھیر یاں دکھان
اُٹھا وہاں سی پھر جلد یوسف شتاب | گیا بیٹھہ خلوت مین با اضطراب
و کدا اپنے منشا کو اُسنی کہا | کہ غم اپنے یامین پاس اب تو جا
مقابل مین جا بیٹھیو اُسکے تو | جو پوچھے تو یہہ کہیو گفتگو
تو اب بولیو اُس سے عبری زبان | یہہ کہیو مین یوسف کا بیٹا ہون جان
خدا نی بھی حکم اب یون دیا | کہ یامین پر ہو ذرا چشم وا
گیا وہاں سی منشا وہ پہنچا وہاں | کہ تھا جس جگہہ اُسکے غم کا مکان
گیا سامنے بیٹھہ جون آفتاب | نہ تھا ذرہ یامین کا بھی حجاب
سراسر لباس اسکا زربفت تھا | جڑے اُسمین یاقوت بے انتہا
اُسے دیکھہ کر سخت حیران ہوا | کہ اک اور اب غم کا سامان ہوا
کبھی شکل دیوار پر تھی نظر | کبھی اسکو دیکھے تھا وہ سانس بھر
نہ تھا فرق دونون مین کچھہ حجاب | گویا نکلے اک شب مین دو ماہتاب
نہ زیادہ نہ کم اُن مین ہے کوئی شے | گویا ایک خورشید کا نور ہے
کہا اُسسے یامین نی کر خیال | کہ کیسا ہے تیرا یہہ حسن و جمال

کہا تیرا والد کدھر ہے بتا ۔ کہا تخت پر ساتہہ تو اسکے تہا

کہا تخت پر مصر کے تھا عزیز ۔ کہا تھا وہ یوسف ہی کر لے تمیز

خوشی کی وہ شدت مین رونے لگا ۔ روان پانی آنکھون سی ہونے لگا

کہا مجھکو لے چل ہین اب کے صبر ۔ کہ پروانے کو شمع سی کب ہے صبر

کہا صبر کر جا کے آتا ہون مین ۔ تجھی لے چلون یا کہ لاتا ہون مین

کہا کے گیا یوسف سی قصہ تمام ۔ کہا پاس لا اسکو ای نیکنام

گیا پھر وہ خلوت مین لایا اُسے ۔ جہان باپ تھا وہان بٹھایا اُسے

اکیلا ہی بیٹھا تھا یوسف وہان ۔ وہ خلوت کے گھر مین تھا سب سے نہان

گیا دیکھہ کر دور منہہ سی نقاب ۔ بر آیا وہ جون ابر سی آفتاب

لگا کر کے چھاتی سی پھر یون کہا ۔ کسی طرح کا اب نہ کچہہ غم تو کہا

## ولما دخلوا علی یوسف آوی الیه اخاه

ہوئے جبکہ یوسف پہ داخل تمام ۔ ملا اسکو بھائی اُسے لا کلام

جگہہ اپنے دی پاس یامین کو ۔ اُتارا مکان پر خوشی دل مین ہو

## قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون

کہا مین ترا بھائی ہون غم نہ کہا ۔ اب اسپر کہ جو کچہہ انہون نے کیا

کہا رو کے ای میرا آنکھونکے نور تیے مرنے سے نزدیک جینے سی دور
یہان تک وہ رویا کہ اندھا ہوا ترے غم کے آنسو سی دریا بہا
ملاقات کا تیری مشتاق ہے وہ مسموم ہے اور تو تریاق ہے
کیا رو کے یوسف نے پھر یون کلام نہ جنتی مجھی یا تو تھا خوب کام
نہوتا یہہ یعقوب کو رنج و درد نہ بھرتا مرے درد سے سانس سرد
کہا پھر بہن کا مری کیا ہے حال کہا اُسپہ ہے رنج ہجران کا کال
اُسے زندگی کا بھروسا نہین سنا اُسنے کپڑیکو پہنا نہین
ہوئے اُسکو چالیس برس آب تمام کہ بیٹھے ہے رستے پہ جا صبح و شام
گذرتا ہے اُس رہ پہ جو کوئی مرد اُسے کہتا اُس سے ترے غم کا درد
مسافر جو آتا ہے اِس راہ کو کرے اُس سے بھی جا تری گفتگو
یہہ سنکر کے رو یا وہ آواز سے ہوا با ہر اپنے وہ انداز سے
کہا پھر تری زوجہ ہے یا نہین کہا ہے ولے ہین کہین وہ کہین
کہا اُس سے اولاد ہی ترے کچھہ ذرا اُسکا احوال کہہ مجھسے کچھہ
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام اب احوال کہہ انکا مجھسے تمام
کہا ایک کا نام ہے لوقا جان اور اُس دوسریکا ہی لویفا نون

پھر آ بھائیوں پاس بیٹھا شتاب — ہوئے دیکھہ کر دنگ وہ اب تاب
لگے کہنے تو کون اور ہے نام کیا — کہا ہین ہون یا ہین عبد خدا
جو بستی مین تھا ایسا وہ اس آئین — نہ آیا کسی کے وہ پہچان مین
اسیطرح نجشیکا حسن و جمال — قیامت مین مومن کو ایزد تعالی
سبھی دیکھہ کر اسکو ہو جائین دنگ — بدل جائیگا آدمی کا یہہ رنگ
فراغت سبھوں نی جو کھانی سی کی — تو کنعان کا احوال پوچھا سبھی
کہا پھر یہہ یوسف نے یوسف کا غم — کیا کسنی زیادہ کیا کسنی کم
کہا ہیگا یا ہین کو سخت غم — اسی کو نہایت اسرکا الم
کہا کچھہ بضاعت بھی لائے ہو تم — جو لینے کو غلہ آئے ہو تم
کہا کچھہ بضاعت نہین رکھتے ہم — سبھی ہینگے محتاج اب یک قلم
مگر ہیلی پونجی جو دی تھی پھرا — اسے راہ کا خرچ ہم نی کیا
ولی اس سی ہم نی کیا کچھہ بصرف — کہ آوی نہ کچھہ شاہ کا ہم پہ حرف
کہا تم نی گر اس طرح سی کیا — تو مین بھی ہتین دونگا بے انتہا
اٹھاتے ہین بیداونٹ جتنا کہ بار — ہر ایک کو نہین دونگا مین بے شمار
غلاموں کے یوسف نی پھر یون کہا — کہ ہر ایک کو اک اونٹ دو بھر جا کے

رکھ دی جسپاس پیالہ مرا ∴ وہ ہے چور ہرگز یہان سی بھاگ

ہوا حکم سن کر یہ جلدی سوار ∴ دیا سب کو اونٹون سی انکا اتار

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ∴

پھر انکو منادی نی آواز دی ∴ کہ ای قافلے والو ٹھہرو ذری

بھاگ یہان سی کہ تم چور ہو ∴ پیالے کا احوال ہم سی کہو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ∴

کہا سامنے ہو کے انکی یہ بات ∴ کہ کیا ڈھونڈھتے ہو تم ای نیک ذات

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ ∴

کہا ڈھونڈھتے ہین پیالے کو ہم ∴ ملک کا پیالہ ہوا یہان سی گم

وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ ∴

جو کوئی پیالے کو لا دیگا آج ∴ لدے اونٹ بھر اسکو انعام ناج

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ∴

ہین ضامن ہون غلے کے دینے کا ∴ کرو اسکو جسطرح جانو طلب

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ

كَذَٰلِكَ

## کذلک نجزی الظالمین ۵

اسی طرح ہم ظالمونکو سزا
دیا کرتے ہین توجہہ لو تم ذرا

یہی شرع یعقوب مین حکم تہا
کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا

برس روز تک چور ہووے غلام
کرے اپنے مولا کی خدمت تمام

انہون نی یہی حکم جاری کیا
وگرنہ ردیہ تھا یہہ مصر کا

کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہان
وہ ضامن ہوا مثل کا بی گمان

ندا کی منادی نی یون برملا
کہ الٹا پھرے مصر کو قافلا

ہٹے کے سب آئے وشہ کی گھر
بلاسی وہ چوری کے تھے بیخبر

بہت دل مین یوسف کی ہیبت ہوئی
بڑی دل مین ہر اک کے دہشت ہوئی

کہا انکو یوسف نی اتنا کرم
کیا تم پہ ہم نی بہت سا ہم

شکم سیر کھانا کھلایا تمہین
برابر بھی اپنے بٹھایا تمہین

پھر اسباب تم نی ہمارا لیا
اس احسان کا خوب بدلا دیا

بلایا ہے تم کو اسی کے لئے
کہ جو کچھ ہمارا ہے پھر کے ملے

کہا ای عزیز ہم نہین چور ہین
پر اس بات مین ہم تمہین کیا کہین

دلیری سی وہ کر رہے تھے کلام
برایت پہ اپنی یقین تھا تمام

دیا حکم اسباب پاین کا | کہ دیکھو بھلا اسمین نکلے ہی کیا
جو دیکھا پیالا ہے اسمین دھرا | کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ
کہ اسباب پاین جو دیکھا تمام | تو نکلا اسی مین جو تھا گم وہ جام

ثم استخرجہا من وعاء اخیہ

نکالا پھر اسکو اس اسباب سے | جو برتن کہ یوسف بھائی کے تھے
گیا جی نکل سب کا سننے کے ساتھ | لگے مارنے سار چھاتی پہ ہاتھ
کہا بھائیون نی کہ پاین اب | کیا تو نی اسوقت کیا یہہ غضب
نہین ہم کو جا جو کرین گفتگو | فضیحت کیا شاہ کے روبرو
تحیر ہین اولاد یعقوب تھی | ہر ایک کو وہان موت مرغوب تھی
سبھون نی سر اپنے جھکائے تمام | خوشی دل مین پاین تھا لاکلام
کہا سب نے ای شوم کم بخت آج | تجھے شاہ نی کیا دیا کم تھا تاج
نہین کیا مصیبت پڑی ہم پہ آہ | کیا تو نی ہم کو بڑا روسیاہ
کہا اسنی واللہ مجھکو خبر | نہین اسکی اصلا یہہ باور تو کر
کہا کس نے رکھا بھلا اسکو لا | تمہارے سوا کسکی ہے یہ خطا
کہا جسنی درہم سب اسباب مین | تمہارے دھرے تھے کہ تا انکو لین

سمجھ ہے خدا جسکو چاہیں ہم ۔ بڑھاتے ہیں درجے بفضل و کرم

**وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ**

خدا کی ہے مخلوق میں یہ بنا ۔ ہر یک علم والے سے ہے اک بڑا

**قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ**

کہا بھائیوں نے کہ اسنے جو اب ۔ چرایا نہیں کچھ ہے اسکا عجب

کہ بھائی نے اسکے جو گم ہو گیا ۔ کچھ اسباب پہلے چرایا بھی تھا

کہا انکو یوسف نے اسکا بیان ۔ چرایا تھا کیا تم کرو سب عیان

کہا ایک سونیکا بت تھا تمام ۔ وہ خالہ کے پاس اسکے رہتا مدام

کہا بعض نے اسکی نانی کا تھا ۔ عبادت وہ کرتی تھی اسکو سدا

گرانا تھا آنکھوں سے اسکو نظر ۔ لیا سامنے اسنے اس بت کو دھر

یہ یوسف کی ماں نے کہا جب دعا ۔ تو لے بت کو آگے سے اسکے اٹھا

تو لڑکا ہے ہرگز نہ ہو تیرا نام ۔ کیا پھیر یوسف نے پورا یہ کام

ہوئی جب فراغت عبادت سے تب ۔ کیا اسکی نانی نے بت کو طلب

لگی ڈھونڈھنے اپنے معبود کو ۔ ولیکن نہ پہنچی وہ مقصود کو

دیا اسکے بھائی نے اسکو اڑا ۔ کہیں اسکا پایا نہ ہرگز پتا

سنا سنکے یوسف پھر اب ماجرا ۔ روایت ہے اک اور بھی عوز کر

تو ہم سی لے ایک کو اُسکی جا ۔ کہ اُسکا ستانا نہین ہی بھلا

اگر ہم سبھون کو کرے قید تو ۔ نہو باپ کو درد اتنا کبھو

جو ہم قید ہون اور یہہ چھوٹ جا ۔ تو ہے باپ کی اپنی ایسی رضا

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥

تجھی دیکھتے ہین یہہ تحقیق ہم ۔ کہ محسن ہے تو اور صاحب کرم

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ

کہا اسکنا ہون خدا سے پناہ ۔ کہ بدلے مین لون چور کے بیگناہ

مگر وہ کہ جسپاس پایا ہے مال ۔ سوا اُسکے قید اور کی ہے محال

اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ٥

گر اس جرم مین ہم کرین تمکو خوار ۔ تو تحقیق ہون ظالمون مین شمار

فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا

ہوئے جب کہ مایوس اس کام سی ۔ وے درگاہ سی شاہ کی سب اُٹھے

جدے ہو کے کرنے لگے مشورت ۔ یہہ کہتے تھے بے اُسکے اب جاؤ مت

کسی طرح یہہ پہنچے اب باپ پاس ۔ کہ یعقوب ہوگا نہایت اداس

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

کہا در پہ زنداں کی بیٹھا ہوں میں | پھہوڑونگا نا قید اسکو کریں
چلو جاؤ تم سمت بازار کی | دکھاؤ چمک واں پہ تلوار کی
میری جب سنو سخت آواز تم | کرو ہوش بازار والوں کی گم
ارادہ کرے جو کوئی قتل کا | کرو قتل اسکو نہ چھوڑو ذرا
کرے جو کوئی قصد میرے اوپر | کروں اسکے میں ایک تن دو سر
سبھی مصر ہم ہوں مالک تمام | عزیز آپ ہووے ہمارا غلام
کلام انکی سنتا تھا یوسف ادھر | وہ سنتا تھا سب انکی تدبیر پر
یہودا کی عادت تہی وقت غضب | کھڑے بال ہوتے تھے تن پر سب
وہ کپڑوں سے آتے تھے باہر نکل | پڑے تھا ہر اک بال سے خون ابل
نہ جبتک کہ کام اسکا ہو نا تمام | اسی طرح غصے میں رہتا مدام
مگر کوئی اولاد یعقوب سے | کمر کے اوپر ہاتھ آکے دھرے
دھرے جب کمر پر یہودا کے ہاتھ | اتر جاوے غصہ وہیں اسکے ساتھ
وہیں زور سب تن سے جاتا رہے | وہ ہرچند غصے کو لاتا رہے
گئے اور بھائی تو بازار کو | یہودا گیا شہ کے دربار کو
ہوا اسکے شاہ کے وہ کھڑا | تھا ہو کے یوسف سے کہنے لگا

کہا اس جگہہ آل یعقوب نے ... ولی ظاہر اس سے نہین کوئی شی

جو گذرا تھا قصہ کہا سب تمام ... کہ قوت کا باقی نہین مجھہ مین نام

پھر آیا جو یوسف کو اوپر غضب ... کیا سب کو مجلس مین اپنی طلب

کہا تم ہو اولاد یعقوب کی ... کہ مین کونسی بات معیوب کی

کیا تمپر احسان مین چند بار ... دئے تم کو تحفے بلاکر ہزار

خیانت تمہارے جو بھائی نے کی ... سزا جو کہی تم نے وہ ہم نے دی

لگائی میرے قتل پر تم نے ناک ... کرو مصرلوں مصرلون کو ہلاک

بھروسا تمہین اپنے ہی زور کا ... نہ الحق سے کبھی تم سی پر مور کا

تمہین مین مگر سب جہان کا زور ہے ... بنے پیل تم ہم کو سمجھے ہو مور

غرض پھر تو یوسف بھی جذبے مین آ ... کہا دیکھو تم زور داد خدا

ولے ایک تھی سنگین تختہ دوکان ... سو یوسف نے اک پانو مارا وہان

ہوئی ٹکڑے ٹکڑے وہ ساری دوکان ... نہ باقی رہا اسکا نام و نشان

نہ تم یہہ سمجھنا کہ ہم ہین قوی ... ہے مخلوق حق ایک سے اک بڑی

تمہارے جو آبا ہین سب صالحین ... تمہین ان لئے کچھہ مین کہتا نہین

نہین تو ابھی حال معلوم ہو ... زمین پر ابھی سارے الٹے گرو

کہا چوری اُنہوں نے ہنوز نہار ۔ کہ قائم اللیل صائم نہار

## وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

گواہی نہین ہم نے اُسوقت دی ۔ مگر اُسکی جو آنکھہ سے دیکھہ لی

بِسقایہ تھا پایا ہے کے اسباب مین ۔ بھلا کیا کہے کوئی اِس باب مین

## وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ

کچھہ غیب کے ہم نگہبان نہے ۔ کہ بیٹا ترا جا کے کیا کیا کرے

رکھین کیونکہ فعلون پہ اُسکے نگاہ ۔ کہ غیب کا سب ہے عالم اِلٰہ

حفاظت کرین گروہ ہو رو برو ۔ کہ غائب کی ہم سے حفاظت نہو

کہا بعض نے اُسکے معنے کو یون ۔ خبر اُسکی معنونکی ہین تم کو دون

کہ ہم کو نہ تھی غیب کی کچھہ خبر ۔ کہ چوری کرے تیرا جا کر پسر

اگر ہم کو یہہ علم دیتا خدا ۔ نکرتے کبھی اسکو تم سے جدا

## وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا

تو لے پوچھہ اُن بستی والون سے جا ۔ جہان ہم پہ گذرا ہے یہہ ماجرا

کہ یہان سفر لوگ بھی تھے شامل ۔ ذرا پوچھہ دیکھو وہ کیا کیا کہین

سب اب جھوٹھہ و سچ تم کو معلوم ہو ۔ کہ جھوٹھی نہین اپنی یہہ گفتگو

قال بل سولت لکم انفسکم

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۵

که تحقیق دانا ہے وہ اور حکیم — وہی سارے باتون کا ہیگا علیم
دیا جسنے اسطرح کا ہم کو غم — خوشی بھی ہمین دیگا وہی الم
روایت ہی جبریل یعقوب پاس — جو آیا تو دیکھا اسے بے اداس
کہا مجھسی رکھتا ہی تو کچھ سوال — کہا کہہ تو تا آج ایزد تعالی
مین تا بھیجے ملک موت کو — که پوچھون مین اس سی جو مطلب کہ ہی
لیا حکم جبرل نی حق سی جا — فرشتہ اسی وقت نازل ہوا
کہا اس سی یعقوب نی یہہ سوال — کہ اسکو قسم ایزد ذوالجلال
کہ یوسف کی تونی نکالی ہے جان — وہ زندہ ہے یا مر گیا دے نشان
کہا اسکی جان مین نہین قبض کی — وہ دنیا مین ہیگا نہایت خوشی
اسے ملک اور مال لشکر دیا — خزانے کا مالک خدا نی کیا
کہا وہ کہان ہے مجھی دے خبر — کہا یہہ نہین حکم باور تو کر
طلب کر تو پاویگا اسکو شتاب — کوئی دن کا باقی رہا ہے عذاب

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ

منہہ اپنا لیا پھیر بیٹون سی تب — سنا حال یامین کا جبکہ سب

قال انما

## قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

کہا میرا شکوہ نہین جز خدا　اسی کی طرف رنج مین ہے ندا

نہین درد اپنا کہتا ہون اسسے　مرا کام ہے اسکی درگاہ سے

انس سی روایت ہے یعقوب کا　مواخات کا ایک اخ اسکا تہا

وہ آیا کہین درد سے اسکے پاس　لگا پوچہنے دیکہہ اسکو وہ اس

کہ یعقوب مجہسی بیان اسکو کر　کمر کیون ہوئی کج گئے کیون بصر

کہا غم نی یوسف کے بینائی لی　کمر کج ہیہ یا مین غم نی کی

اسی بات مین آئے روح الامین　کہا حق پہ تجہکو نہین ہے یقین

کہا رب نے بہیجا ہے تجہپر سلام　پہر اس بعد تجہسی کیا یہہ کلام

کہ شکوہ مرا غیر سی کیون کیا　نہ آئی ذرا بہی تجہی کچہہ حیا

کہا پہر یہہ یعقوب نے مرے رب　گر اور آکہین گئین میری سبب

خوشی پہلے مرنے سے تو مجہکو دے　مرے لگی یہہ آرزو مجہکو دے

پہر اس بعد جو چاہئے کیجیو　پر ایک چند اب تو خوشی دیجیو

پہر اسوقت جبریل نی یون کہا　کہ غم کو ترے اب ہوئی انتہا

ترے حق مین رحمت کا دریا بہا　اور اسطرح ارشاد حق نی کیا

کہا بعض نی یہہ سبب غم کا تہا ۔ کہ اک گای اسکی تہی بن بے بہا
اور اسکے بچہ تہا وہ شیرخوار ۔ چہوری لیکے یعقوب نی ایکبار
کیا سامنی اسکے بچہ حلال ۔ ہوا اس گہری رنج اسکو کمال
نہ رحم اسپہ یعقوب نے کچہہ کیا ۔ خدا نی عوض اسکے یہہ دکہہ دیا

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

مجہے علم ہے فضل اللہ سے ۔ میں جانوں ہوں جو تم نہیں جانتے
مراد اس سے ہے یہہ کہ مجہکو خبر ۔ ہے یوسف کی تم کو نہیں بیشتر
سبب یہہ کہ یوسف کے جینے کی سب ۔ خبر اسکو دی تہی فرشتے نی تب
کہا اسنی اولاد کو اس لئے ۔ میں جانوں ہوں اور تم نہیں جانتے
ہوئی جبکہ یعقوب کو یہہ خبر ۔ کہ یوسف ہی زندہ نہیں کچہہ خطر

یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ

کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش ۔ ملے تم کو یوسف وہاں میں کاش

وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

نہ مایوس ہو رحمت حق سی تم ۔ کہ شاید ملیں جو ہوے تم سے گم

اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ

اگرچہ پڑین ہم پہ صدہا بلا ∴ ولیکن خدا اپنا حامی رہا

ہمارے تھے دادا خلیل خدا ∴ رہے وے ہمیشہ بغم مبتلا

دیا آگ مین انکو کافرنی ڈال ∴ خدانی لیا آپ انکو سنبھال

خدانی کہا اسکو بردا و سلام ∴ ہوئی آگ گلزار اُن پر تمام

مرے باپ کے باندہ کر دست و پا ∴ لیا یا کہ پھیرے چھری بر قفا

خدانی دیا بھیج دنبے کو وان ∴ کہ تا انکے بدلے ہین دے اپنی جان

وہان مین سو میرا یہہ احوال ہے ∴ نیا مجھہ پہ ہر وقت جنجال ہے

مرا ایک بیٹا تھا یوسف عزیز ∴ حسین اور عاقل بہت با تمیز

گئے اسکو لے بھائی جنگل مین ست ∴ ہوا پھیر اسوقت تازہ غضب

قمیص اسکا لوہو بھرا لا دیا ∴ کہا یہہ کہ بھیڑا اسے کھا گیا

مری غم مین آخر بصارت گئی ∴ پھر اک یہہ مصیبت پڑی ہے نئی

کہ یا مین تھا اسکا بھائی یہان ∴ تسلی مری اس سے تھی کیز مان

گئے بہائی ست لیکے بہان اسے ∴ پھر آئے اسے چھوڑ و کہنے لگے

کہ اسنی چرایا ہے کچھ شاہ کا ∴ وہ ہے چور اب اسکی درگاہ کا

کیا قید شہ نی اسے اس لئے ∴ ولے ہم ہین اس بن الم مین پھنسے

دیا جا کے یوسف کو ان نے خط | پتا پایا تھا جیسے کہ اس نمط
پڑھا خط کو آنکھون سے اسکو لگا | پھر اسکو محبت سے بوسہ دیا
پھر اس خط کو پڑھ کر کے رونے لگا | وہ منہہ اپنا آنسو سے دھونے لگا
کہا پھر کہ ہین اس لئے یہہ کہا | کہ شاہون پہ خط صالحون کا جو جا
وے لیتے ہین سر پر اسے اپنے دھر | کہ آفت نہ آوے کوئی ملک پر
لکھے تھے کئی شعر یعقوب نے | اسی شاہ کو حق کے محبوب نے
ہین مضمون اسکا لکھون اب تمام | علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام
تو خوش رہیو اب شوق اور ذوق مین | مگر ہم نہین خوش تیرے شوق مین
جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم | تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم
مرے خط کو دیکھو کہ ہر سطر مین | سیاہی کے ہر طرف آنسو ہین

## جواب نامہ

لکھا اسکا یوسف نے ایسا جواب | ہے اسکا ہی مضمون لکھنا صواب
کہا مین بھی تم کو بہت مرحبا | جو آیا ہے خط مین نے اسکو پڑھا
تو آنکھون سے گو دور ہے کہا نہ غم | مرے دل سے غائب نہین ایکدم

فلما دخلوا علیه قالوا یا ایها العزیز مسنا واهلنا الضر

وجئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان الله یجزی المتصدقین

قال هل علمتم ما فعلتم بیوسف

اُتر تخت سی بھائیون پاس آ
اُنہین بیٹھہ کر اس طرح سی کہا

کہ اب ترجمان کو کیا مین نی دور
کرون بات تم سی مین اپنے حضور

پیالہ مرا ہے جو یہہ باپ کا
کہے گا یہہ احوال سب آپ کا

یہہ کہہ کر کے وہ بیع نامہ کا خط
دیا لکھہ کے مالک کو تھا جس نمط

دیا سامنے اُنکے اُس خط کو ڈال
کہ یوسف کو جدم بلا ملک و مال

لیا اُسنی مالک سی اُس خط کو تھا
دیا بھائیون کو سب اُس نے دکھا

نظر سب نے جسوقت اُس خط پہ کی
گویا جان قالب سی اُنکے گئی

ہوا زرد رنگ اور کانپا بدن
ہوئی گنگ گویا زبان اور دہن

کہا پھر یہہ اولاد یعقوب کو
کہ اب کیون کہتے ہو کیا تم کہو

اُسے دیکھہ کر سارے منکر ہوئے
کہ ہم اسکو اصلا نہین جانتے

اُسی طرح اعمال نامے تمام
قیامت کو دیکھین گنہگار عام

اُسے دیکھہ منکر ہون اور یون کہین
کہ نامے کسی اور کے اب یہہ ہین

ہمارے یہہ اعمال نامے نہین
بدی ہم نی ہرگز نہین کی کہین

کہے یون خدا ہیر ہینگے گواہ
مکان اور ارکان بی اشتباہ

زبان اور مکان اور لوح و قلم
زبان دست و پا سارے بولین بہم

کہا اب یہہ پایا ہے نے شاہ سے
سزا صاع سب شئی کی اخبار دے

مرے بھائی کہتے ہین بھیڑئیے آ
پکڑ کر اُسے دشت مین کھا لیا

بجا کر سُنی پھر اُسکی صدا
لگا کہنے اب صاع نے یون کہا

کہ جہوٹھے ہین بھائی تیرے تمام
عبث بھیڑئے کا یے لیتے ہین نام

کرین آپ اور جانور کو لگائین
سزا اُسکی اپنے خدا سے یہہ پائین

رہے سارے حیران سر کو جھکا
کہا اسمین یوسف نے کہتے ہو کیا

کہا تیرا ہے صاع یہہ رست گو
گنہہ کار ہین ہم جو چاہو کرو

اسی طرح پھر اُسکے آواز سن
کہا اُسنے یوسف نے گردنکو دھن

کہ کہتا ہے یہہ صاع اسوقت حال
کہ یوسف کی روٹی دی گتونکو ڈال

دیا پانی جنگل مین سارا بتا
کہ یک قطرہ یوسف کی منہہ مین نجا

تھا جو سنی اُسکے کیا منہہ کو لال
کہو سچ ہے یا جہوٹہہ کہتا ہی حال

کہا سنے سچ ہے نہین ہم سکتے
گئے خوف سے جان دل مین دبک

سلائی کو مارا پھر اُسین ذرا
بلند اُس سے اسوقت نکلی صدا

کہا پھر یہہ کہتا ہے تم نے تمام
کیا قتل یوسف پہ کل اہتمام

لیا پھر بہو دانی اُسکو بجا
ہوئے سر نگون اور کہا سچ کہا

نشانی تھی

نشانی تھی اک تاج کے طرح کی : جو کی غور وہ سر پہ یوسف کے تھی

جو تھا سر پہ یعقوب کی اک نشان : وہی پایا یوسف میں سب نے عیان

اور اک اسکے دانتو کی دیکھی چمک : تبسم کیا اُسنی جو بی دھڑک

**قَالُوْا اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ**

کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہے کیا : کہا ہاں میں یوسف ہوں دیکھو ذرا

**وَهٰذَا اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا**

اور یہہ بھائی میرا ہے یامین نام : خدا نے کیا ہم پہ احسان تمام

کیا دین و دنیا میں اپنا بھلا : جدائی کے پردے وے سب اُٹھا

**اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ**
**قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ**

ہے تحقیق جسنی کیا اتقا : بلاؤں پہ بھی صبر پورا کیا

سو تحقیق ہرگز نہ ضایع ہو صبر : خدا محسنینوں کو دیتا ہے اجر

یہہ معنے کہے ابن عباس نے : گناہوں سی جو کوئی اپنے بچے

مصیبت میں ہو صبر جسکو تمام : اُسی کا خدا خوب کرتا ہی کام

یہہ سُنکر کے روئے وے بھائی تمام : کہا ہیں خدا فعال ہم لا کلام

کیا باپ کا اون سبھی نے سوال ۔ کہ کیجے خبر اسکا کیا حال
کہا اسکی انکھین تو جاتی رہین ۔ یہان تک وہ رویا کہ باقی نہین
قمیص اپنا لا کرکے انکو دیا ۔ دیا انکو رخصت اور انسی کہا

**اذهبوا بقميصي هذا فالقوه على وجه ابي يأت بصيرا**

کہا تم یہہ لیجاؤ کرتا مرا ۔ اسے ڈال دو باپ کے منہہ پہ جا
گئی اسکی بینائی آویگی پھیر ۔ کرو تم نہ جانے مین کچھہ اپنے دیر

**واتوني باهلكم اجمعين**

پھر آؤ یہان اہل کو اپنے لے ۔ وے سب آوین کوئی نہ باقی رہے
روایت ہے تھے اہل چالیس تن ۔ سبھی کو کہا لائیو بے محن
مگر کچھہ نہ بھیجا کسی کے لئے ۔ نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑے سئے
فقط ایک کرتا سو پہنا ہوا ۔ وہ یعقوب کو تھا روانہ کیا
بیان اسکا کرتا ہون سن لے تمام ۔ کہ ہے ابن عباس سے یہہ کلام
کہ اللہ کا حکم یوسف کو تھا ۔ کہ جسطرح سے اسی ڈھب کیا
روایت مین ہے یہہ کہ جبریل آ ۔ اسی طرح یوسف سے تھا کہہ گیا
کہ کرتے کو جلدی روانہ کرو ۔ نہ اسمین ذرا بھی بہانہ کرو

قمیص اسکا لیکر وہان سی چلا ۔ برہنہ تھا سر اور برہنہ تھا پا

ہوا بعد غم کے اُسے پھر سرور ۔ غرض دل کی سب رنج و کلفت تھی دور

روایت ہے یہہ بھی کہ کُٹنا غلام ۔ کیا لیکے یعقوب تک لا کلام

کہون اسکا قصہ مین تم سی تمام ۔ کہ یوسف کا بھائی وہ یابین نام

تولد ہوا جبکہ رحیل سے ۔ گئی رخت اپنا وہ جنت کو لے

کنیزک خریدی تھی یعقوب نی ۔ کہ تا دودھ یابین کو آکے دے

ولد شیر خوارہ تھا اک اسکے پاس ۔ وہ رکھتی تھی اس اپنے بچے کی آس

اُسی بیچ ڈالا تھا یعقوب نے ۔ کہ تا دودھ سارا وہ یابین سلے

یہہ کی پھیر باندی نی رب سے دعا ۔ کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا

کیا جیسے تو بھی جدا کیجیو ۔ کرم مجھہ پہ میرے خدا کیجیو

یہہ دی ہاتف غیب نی پھر ندا ۔ کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا

جسے دوست رکھتا وہ یعقوب ہے ۔ کوئی دن مین جاتی ہے وہ اس سے

بشیر اُسکے بیٹے کا جو نام تھا ۔ خریدا تھا یوسف نی تاجر سی آ

ہوا مصر مین جبکہ یوسف مقیم ۔ ہمیشہ بشیر اُسکا رہتا ندیم

ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام ۔ کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام

قَالُوا تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِی ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ

روایت ہے یعقوب کے پاس جا ؛ ہوا لیکے بو پہنچی یوسف کی آ

دماغ اسکا بو سی معطر ہوا ؛ قمیص اُس میں سی چالیس فرسنگ تھا

ہوا لیکے اُسکی یہاں آئی بو ؛ سبھی درد و غم ہو گیا ایک سو

**وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ**

ہوئے مصر سے جب کہ تاجر جدے ؛ چلے سارے کنعان کو اسباب لے

**قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ**

کہا باپ نی اپنی اولاد کو ؛ جو حاضر تھے گھر میں کہ خوش وقت ہو

میں البتہ پاتا ہوں یوسف کی بو ؛ اب آتا ہے یوسف کرو جستجو

مجاہد سبب یوں کریں ہیں بیان ؛ ہوا راز یعقوب پر یوں عیان

جو لگ کر کے کرتے سی آئی ہوا ؛ تو جنت کی بو انہیں پائی ذرا

یہہ سمجھا کہ دنیا میں جنت کی بو ؛ سوا اُسکے کرتے کے ہرگز نہو

سبب یہہ کہ جنت کا تھا وہ حریر ؛ کہاں اسکی دنیا میں ہووے نظیر

**لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ**

نہ سمجھو اگر مجھکو جاہل سفیہ ؛ کہو مجھکو مجنونگی ہے یہہ شبیہ

نہ سمجھو کہ عقل اسکی جاتی رہی ؛ بڑھاپے سی بیہودہ بات کہی

اُٹھا کر کے سر اُسکی مائی کہا
کہ تیرا بتا اُس سے ہے کام کیا

وہ ہے اپنے غم میں نہیں التفات
کسی کی طرف وہ نکرتا ہے بات

غم اُسکا ہے ہمدم وہ غم کا رفیق
نہیں کوئی اُسکا بجز غم شفیق

کہا تونے قصہ کیا کیوں دراز
میں آیا ہوں یوسف کا کچھ لیکے راز

بتا مجھکو منزل کہ ہوں میں رسول
بیان سب کروں گا فروع اور اصول

اُٹھی تب تو آواز اک سخت زار
لگی کہنے سوئی فلک وہ پکار

کہ یارب نہیں تیرا وعدہ خلاف
مجھے کہدیا تونے تھا صاف صاف

یہہ سن بات اُسکی وہ حیران ہوا
بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا

لگا کہنے اُس سی کہ مجھکو بتا
ترے رب نے کیا تجھسے وعدہ کیا

کہا اُسنے اول سی قصہ تمام
کہا اپنے بیٹے کا بتلاؤ نام

کہا مائی ہے نام اُسکا بشیر
کہا اس بشارت کا میں ہوں بشیر

میں بیٹا ترا ہوں اُٹھ آ جلد چل
کہ میرا بھی تڑپے ہی ملنے کو دل

یہہ سنتے ہی اُٹھ دوڑی وہ بینوا
لیا اُسکو چھاتی سے اپنی لگا

پھر آئی وہ اور ساتھ اُسکے بشیر
جہاں تھا وہ یعقوب بیکس فقیر

ارادہ کیا تھا کرے کچھ کلام
گرا کھا کے غش منہ سی نکلا نہ نام

کسی طرح جاوی ہمارا ببہ غم ⁞ تمہین جو دیا ہم نی رنج و الم

ہے تم سی ہمارا یہی مُدعا ⁞ کہ حق مین ہمارے کرو تم دعا

**قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ**

کہا سب نے تم تو ہو ہم سب کے باپ ⁞ کرو مغفرت کی طلب حق سی آپ

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب ⁞ کرو تم کہ مخطی ہین ہم سب کے سب

**قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ**

کہا رب سے اپنے کرونگا دعا ⁞ کہ بخشے تمہارے گنہ اور خطا

وہ تحقیق ہیگا غفور اور رحیم ⁞ وہی سارے مخلوق پر ہے کریم

دعا کا سبب کیا تہا تاخیر کا ⁞ ایسے ابن عباس نے یون کہا

سحر کی دعا مین ہے بہت اثر ⁞ یہی ہم کو ہے حکم خیر البشر

نبی سی کسی نی کیا یون سوال ⁞ کہ یعقوب کا کہئے کچھ ہم سی حال

دعا مین بھلا اُسنی کیون دیر کی ⁞ لگے اسکو فرمانے اُس دم نبی

نہین اسکی تاخیر کا کچھ سبب ⁞ مگر تا سحر کو کرے وہ طلب

روایت ہی جس دم کہ آیا بشیر ⁞ ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر

وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا ⁞ لگے اسکو پھر دیکھنے خوب سا

ہے یکلخت اُن سب پہ سونیکا کام — قمیص اور عمامہ مذہب تمام

تری وان پہ جتنی کہ اولاد ہے — مجھے سب کی اُسن جا اُپر یاد ہے

ہر یک کے لیے ہے سواری تمام — ہے سونے اور چاندی کی اُسکی لگام

ہر یک ساتھ خچر کے ہے اک غلام — ہر یک کے لیے اور تحفے ہین عام

ترے واسطے ہین فی ایسا لباس — بنایا ہے جو ہووے دور از قیاس

ہے لعل اور زبرجد ہے اُسین جڑا — نہین اُسکی قیمت کا کچھ انتہا

عمامے ہین شاہانہ اور طیلسان — کہ دنیا مین جسکا نہ پاوی نشان

خدا کی قسم تجھکو دیتا ہون مین — یہہ تجھسی بڑا عہد لیتا ہون مین

کہ تجھکو یہان اُز ہد کو اختیار — جب آکر کرے مصر مین تو قرار

بدل کر تو پوشاک یہان آئیو — سبھون کو تو حشمت یہہ دکھلائیو

کہ حاسد نہ کچھ طعن مجھپر کرین — مجھے آن کر یہان وے طعنہ ندین

ہو فقر اور مسکنت کا حساب — یہان آئیو تم بصد آب و تاب

کہ قبطی یہان سخت کفار ہین — نکچھ مومنون پر وے طعنہ کرین

اسی ڈھب جو مومن اُٹھے قبر سے — خدا اُڑنے والا اُسے اسپ دے

مزین ہو وہ اسپ اُسکا تمام — فرشتہ ہو ساتھ اُسکے اک لا کلام

کرو جا تم پیشوائی تمام — کہ آتے ہین یعقوب علیہ السلام
ملے پہلے یعقوب سی تیس ہزار — عرب کے تھے گہوڑے عرب سوار
کیا سجدہ آ اُسنی یعقوب کو — کہا اُسنی پوچھو کہ تم کون ہو
کہا ہم ہین یوسف کی لشکر تمام — ترے پاس حاضر ہین سب خاص و عام
ہوا دیکھہ کر اُنکو یعقوب دنگ — چلا ایک فرسنگ لے اُنکو سنگ
ملے پہیر اُتنے ہین اُنکو سوار — کہ تھے روم کے سارے وے سی ہزار
اُنہوں نی بھی آ کر کے سجدہ کیا — اُتر کر کے پاؤن پہ بوسہ دیا
یہہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو — کہا اپنا پتا بھی ذرا ہم کو دو
کہا سارے یوسف کے لشکر ہین ہم — کر دا پنے دل مین نکچھ خوف و غم
ہنسا اور تعجب کیا بی شمار — بجا لایا شکر خداوندگار
دو فرسنگ جب دم گئے اور ملے — ہزاروں وہاں اُسکو خوجے ملے
ہر یک پر عماری کہنچی جگمگی — خواصین تھین ہر یک مین بیٹھی ہوئی
جہل جہکو ہو دیکہہ کر آفتاب — جو دیکھے تو ہو جائے آئینہ آب
کروں اُنکی زینت کا کیا مین بیان — کہ عاجز ہے اس جا قلم کی زبان
او ایک مین تھی ایک عماری عجیب — نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب

گیا راہ کو اُسنی جیبا ورسطے ⁂ ملی اُسکو اک راہ مین اور سطے

جو دیکھے تو ہین شیخ چالیس ہزار ⁂ وے ہین سکے سب خچرون پر سوار

سپید اُنکے کپڑے نہایت لطیف ⁂ عمامے سرون پر نہایت لطیف

اور آگے غلام اُنکے ہین دس ہزار ⁂ نہین ایک اُن مین کوئی ریش دار

طرح موتیون کے چمکتا تھا رنگ ⁂ جنہین دیکھ موتی بھی ہو جای دنگ

اور اُن سب کے بیچ مین دو جوان ⁂ جواہر مین تھا جسم اُنکا نہان

جڑی موتیون سی تھی پوشاک گل ⁂ وے بستان خوبی کے تھے دو نو گل

تلے اُنکے دو خچر ہین تیز رو ⁂ دھیا در فضہ سی پر نو بتو

لگا کرنے یعقوب پھر یہہ سوال ⁂ کہ یے کون ہین نوجوان ذی جمال

کہا دونون فرزند یوسف کے ہین ⁂ فراہیم ہین اور منشا کہین

ہین ساتھ اُنکے یے سب مشائخ تمام ⁂ یے بزرگ ہین سب مصر کے ذی کرام

مشایخ شفاعت کو آئے ہین یے ⁂ خطا عفو یوسف کی تا تو کرے

کہا منع تو نی کہی اُسنی خواب ⁂ ہوا جس سی اتنے دنون کا حجاب

یہہ سنکر کے یعقوب رونے لگا ⁂ فرزون درد پھر اسکا ہونے لگا

وہ رویا تو سب لوگ رونے لگے ⁂ ہر یک جان کو اپنے کھونے لگے

رجوع بہ قصہ

یہ پوچھا کہ ہے کسکی شوکت یہ گل — کہا تیرے گلزار کا ہے یہ گل

یہ یوسف ہے اور اسکے سارے امیر — ہیں حاضر یہاں سب صغیر و کبیر

رہی دوری اک تیر پرتاب جب — ہوا دل میں یعقوب بیتاب تب

لگے کہنے آہستہ سے کچھ کلام — سمجھتا نہ تھا کوئی وہاں خاص و عام

یہ کہتا تھا کنعاں تھا بیت غم — مرے اس سے خارج ہوئے ہیں قدم

بلا دوست سے جبکہ اس سے چھوٹا — رہا غم میں جب تک میں اسمیں رہا

رہا نیم پرتاب جب وہ مقام — ہوا عشق کا پھر تو وہاں ازدحام

پڑی جا کے یوسف پہ اسکی نگاہ — اور انبوہ خلقت سے تھی تنگ راہ

ہو یعقوب مضطر لگا کہنے تب — کہ تم کون ہو آئے ہو کس سبب

کہا ہم ہیں سارے تمہارے غلام — یہ سب عورتیں باندیاں ہیں تمام

کہا اسنے یوسف نے اسوقت پر — کہا میں نے آزاد تم جاؤ گھر

ہوئی مجھکو والد کی زیارت نصیب — ہوئے تم بھی [illegible] بوجہ حبیب

اسی طرح جب ہو قیامت کا روز — ہو نور نبی وہاں پہ مشعل فروز

خلائق ہو آکر کھڑی گرد پیش — گناہوں سے دل سب کا ہو ریش ریش

کہے گا خدا کس لئے ہو کھڑے — کہیں گے وے سب ہم ہیں بندے ترے

تہت دیکھہ غمگین یہہ انکا حال | ہوئی سب فرشتونکو رقت کمال

کوئی وان پہ روتی سی خالی نتھا | نتھے اشک گویا کہ دُر بی بہا

وہ غش جو کہ یعقوب کو آگیا | دھرا گود مین سر کو یوسف نے تھا

کہا رو کے یوسف نے با اضطراب | کہ ای باپ لیکن نپایا جواب

دہن منہہ پہ لا کر کے چھڑکا گلاب | افاقت نہ آئی رہا اضطراب

## فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی یُوسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ

ہوئے جبکہ داخل وے یوسف کے پاس | سو یوسف تو رہتے تھے ہردم اداس

رکھا دونون ماباپ کو اپنے گھر | کہ اُنکے قدم سی ہو گھر بہرہ ور

مراد اس جگہہ ماسی خالہ کو جان | کہ راحیل پہلے مری تھی یہہ مان

## وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ

کہا پھر یہہ یوسف نے یعقوب سی | کہ اب شہر کو چلیے تشریف لے

خدا نے جو چاہا تو امن وامان | رہیگی ہین اور تہین جاودان

ہوا پہلے باہر شہر کے ملاپ | چلے شہر مین وہان سے بیٹے و باپ

ہوا تھا ہین بمصر مین تب نزول | یہہ تھا قول یوسف کا قبل از دخول

بٹھایا تھا ہودے مین یعقوب کو | چلے وہان سے ہر ایک دل شاد ہو

ولے ذکر تھوڑا کیا باپ سی ‌ ‌ وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سی

از آفت جو آئی تو پھر یون کہا ‌ ‌ کہ پھر کہہ تو گذرا ہے جو ماجرا

کہا باپ مت پوچھ اس ذکر کو ‌ ‌ گئی مجھسی تیری ملاقات ہو

دو توکی مصیبت کو کر یاد مت ‌ ‌ تو غم دیکے کر مجھکو برباد مت

جو چاہا خدا نے وہی ہے ہوا ‌ ‌ کچھ نہ ذکر کر اب مضی ما مضی

کہا ابن عباس نے یہہ سنو ‌ ‌ ملے جب وے آپس مین محبوب دو

کہا جا کے یوسف نے یون باپ سے ‌ ‌ کہ پوچھون ہون اک بات مین آپ سے

ہوئی غم سی کیون تیری خم کمر ‌ ‌ گئی رونے روتے تمہاری بصر

یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز ‌ ‌ قیامت کا ہے سوچ دل مین ہنوز

وہان بھی ملون تجھسی مین یا نہین ‌ ‌ بیان اسکا مجھہ ہم سی کیجے کہین

کہا تجھکو اس بات کا کیا ہے غم ‌ ‌ ملاویگا مجھکو خدا کا کرم

مگر گر کہین سلب ایمان ہو ‌ ‌ تو البتہ ملنا نہین جان لو

## ورفع ابویہ علی العرش

بٹھایا تھا یوسف نے ماں باپ کو ‌ ‌ اُسی تخت پر جس پہ بیٹھا تھا وہ

اور آگے تھے سب بھائی اُسکے تمام ‌ ‌ پڑے آپہین بیٹھے تھے سب شادکام

کیا ملک پھر حق نی مجھکو عطا : کرون شکر کس طرح اسکا ادا

ہلا ملک بھی بعد چندین فساد : جو شیطان سی ہم مین ہوا وہ زیاد

اِنَّ رَبِّی لَطِیفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیمُ الْحَکِیمُ

کہ تحقیق رب میرا ہے مہربان : جسے چاہے دے سلطنت بی گمان

ہیگا علیم اور دانا حکیم : جسی چاہ دیوی خلافت عظیم

کیا سجدہ جب اسکو اکرام کا : تو پھر بھائیون نی یہہ اُسنے کہا

شفاعت کرو تم ہماری ورا : کہ دے بخش یوسف ہماری خطا

کہا پھر یہہ یوسف سی یعقوب نی : کہ یوسف خطا انکی تو بخش دے

کہا پھر یہہ یوسف نی میرے گواہ : فرشتے ہین سب اور میرا اللہ

کہ مین نی خطا بخش دی انکی سب : یہی ہے رضا میری اس وقت اب

کہا باپ کو پھر یوسف نی یون : تمہین مصر مین اپنے ہردم رکھون

رہین زندہ جب تک کہ آپ اور ہم : نہ آپس مین ہووین جدا ایکدم

دیا اسکو یعقوب نی یون جواب : نہین مصر مین مجھکو رہنا صواب

تو خارج بنا مصر کے اک مکان : کہ حق کی عبادت کرون مین وہان

کرون شکر مین نعمتون کا ادا : کہ تا ہووی راضی ہمارا خدا

اُسے پاس یوسف نے اپنے رکھا — تو بھی ایک دونوں کا کل قصہ تھا
سبھی سیکھتے علم یعقوب سے — عبادت میں حق کی وہ مشغول تھے
زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہاں — یہ دل کرنے یعقوب اُس سے بیاں
ہوئی مصر کی عورتوں میں فقیہ — زلیخا کی واں تھی نہ کوئی شبیہ
رہے مصر میں آ کے چالیس سال — خوشی سب کو رہتی تھی بحد کمال
سو یعقوب اور اُسکے اولاد کے — ہوئے بیٹے بارہ ہر یک کے جدے
تھے ذاکر او رشاکر اور صالح تمام — خوشی میں گذرتی تھی سب صبح و شام

## در بیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

یہاں تک تو سب زندگی کا تھا حال — اب آگے سنو موت کا کچھ مقال
نہیں یہاں کسی کو ثبات و بقا — ہر اک شے کو اکدن ہی آخر فنا
نہیں اسمیں کچھ فرق ہے نیک و بد — کسی کی نہیں زندگانی ابد
جو آیا ہے یہاں اکدن جائیگا — وہاں جا کے اپنا کیا پائیگا
ولی اس میں ہو یا کہ ہووے نبی — ہے ہر ایک کے یہاں موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باری کو ہے — وہی ایک ہے جو ہمیشہ رہے
رہے چند یعقوب و یوسف بہم — کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم

خدا کی کا بیری نہ تو رنج کر ۔ نصیحت مری اس در کان دھر
کہ جب دم تری عمر کے ہوں تمام ۔ تو کرنا اسی مصر مین نا تو مقام
یہان دفن ہو جو تو جانا نہین ۔ سوا یہان کے تیرا ٹھکانا نہین
بجا لانا تم حکم سبحان کو ۔ یہہ کہہ کر چلا پھر وہ کنعان کو
کیا ساتھ یوسف نے اسکی خروج ۔ چلا ساتھ لیکر وہ اپنا عروج
چلے شہر سے سب کے سب ہو بہم ۔ کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تم
اکیلا چلا سب کو رخصت کیا ۔ کسی کو نہ انہین سے ہمرہ لیا
کیا اس سے سب کو رخصت تمام ۔ لگے رونے اولاد اور خلق عام
ہر یک کو تسلی دلاسا دیا ۔ دیا سونپ سب کو بحفظ خدا
اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار ۔ کیا قبر آبا پہ آکر قرار
براہیم و اسحاق کی قبر پر ۔ ہوا جبکہ یعقوب کا پھر گذر
وہان روتے روتے وہ ٹک سو گیا ۔ اسی سونے مین خواب عجب یہہ ہوا
یہہ دیکھا کہ کرسی ہے یاقوت کی ۔ براہیم بیٹھے ہین اسحاق بھی
ذبیح اور اسحاق ہین دو طرف ۔ براہیم ہین بیچ ہین ہم کتف
یہہ کہتے ہین اب تیرا ہے انتظار ۔ کہ تھا تو خوشی سے نہ تھا پھر قرار

کہا کون ہے نام اسکا بتا ۔ کہا جس سلئے حکم رب نے کیا
کہا یا الٰہی یہہ کر میرا گھر ۔ کہ اِس قبر مین آب جاؤن اُتر
ندا ہاتف غیب نی اسکو دی ۔ کہ حق کی طرف سی تجھی یہہ ملی
فرشتہ گیا اپنی صورت بدل ۔ کہا اُسکو یعقوب نی پھر سنبھل
کہ تو کون ہے مین گیا تجھسے ڈر ۔ کہ اعضا مِرے تھرتھرائے مگر
تجھے دیکھہ کر ہو گیا رنگ زرد ۔ جو ٹھہرے ترے سامنے ہے وہ مرد
کہا اُسنی ہون مین ملک موت کا ۔ کہا کیون ترا آج آنا ہوا
مری قبض کرنے کو آیا ہے جان ۔ مجھے اب تو اس بات کا دے نشان
کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح ۔ تو جنت کی لے جا کے اب سب فتوح
فرشتہ اُسے موت کا جان کر ۔ کہا موت رب مجھہ پہ آسان کر
فرشتے نی ہاتھہ اپنا نزدیک ہو ۔ رکھا اُسکے سینے پہ بی گفتگو
لٹا کر اُسے پشت پر بر زمین ۔ لگا کھینچنے روح کو بس وہین
گیا حلق مین روح نی جب مقام ۔ کہا اس گھڑی ای خدا ئی کرام
جو یوسف کی سکرات آسان ہو ۔ تو مجھپر بڑا اسا یہہ احسان ہو
مرا دیکھو یوسف کو پہنچا سلام ۔ یہہ کہیو ہوا کام اُسکا تمام

کہ یعقوب کا ہین ہون لائی پیام : ملا اپنے رب سے وہ جا لا کلام

ہوئے یہ خبر سن کے سب بھائی جمع : وے پروانے تھے اور یوسف تھا شمع

سبھی بیٹے پوتے صغیر و کبیر : ہوئے رب کے سب غم مین اُنکے اسیر

بہت روئے سب تین دن تک تمام : وہ ماتہ بھی روتی رہی لیکے نام

یہان تک کہ وہ شوق مین مرگئی : وفات اُنکی بھی بس اُسی جا ہوئی

ہوا جبکہ یوسف کا رتبہ کمال : بہت ہی خدا نی دیا ملک و مال

پھرا اُسکا دنیا سی ایکبار دل : ہوا غم سے جنت کی بیمار دل

### یوسف علیہ السلام کے انتقال مین

دعا چاہی رب سے کہ دیوی وفات : ٹھہرتی نہین دل پہ دنیا کی بات

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

کیا عرض یوسف نی ای میرے رب : دیا تو نی ملک اور مجھی علم سب

دیا علم خوابون کی تعبیر کا : بیان اُنکا اور اُنکی تفسیر کا

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

### تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

تو ہے خالق آسمان و زمین : ترا مین بھی بندہ ہون اک کمترین

اُٹھا ہاتھ یہہ یوسف نبی پھر کی دعا ۔ کہ یارب یہہ بر لا ہمرا مدعا

یہہ کہتے ہی اُ پہنچے وہان جبرئیل ۔ بحکم خداوند رب جلیل

زمین کو دیا اُسنی بازو سی چیر ۔ ہوئی نہر جاری بحکم قدیر

پھر اُس شہر مین ایک قلعہ بنا ۔ نہایت عظیم اور رفعت مین تھا

پھر دروازون پر شہر کے یہہ لکھا ۔ یہہ ہے شہر یوسف کی ساری بنا

مدینہ ہی ہے اسکا حرمین نام ۔ بنایا ہے یوسف نبی اسکو تمام

بنائے دوکان اور بازار سب ۔ بنا شہر سارا نہایت عجب

گئی مصر کی ساری برکت وہان ۔ نہ تھا کافر انکا وہان پر نشان

ملک تھا جو ریان ابن ولید ۔ یہہ چاہا کہ جاکر کرے اسکی دید

کہا اذن ہو تو مین آؤن وہان ۔ کہ اسکی سنی ہین بہت خوبیان

کہا اسکو یوسف نبی کر یہہ یقین ۔ نہین حکم یہان ہے بجز مومنین

اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے ۔ تو حرمین کو آکے بس دیکھ لے

نہ ایمان لایا نہ داخل ہوا ۔ اُسی حالت کفر مین وہ موا

زلیخا نے اتنے مین پائی وفات ۔ ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات

نماز اسکی پڑھ کے دفن تب کر دیا ۔ نہ کچھ لطف پھر زندگی کا رہا

وہ اوپر طبق کے ہی مہتاب وار — چمکتی ہے وہ نور سی بی شمار

فرشتے غسل اسکو دیا — کفن جنتی اسکو پہنا دیا

پڑھی اُسنی اور مومنوں نی نماز — گئے نہر پر لیکے با برگ ساز

اور بعضی روایت مین آیا ہے یون — سنو اسکی تصریح تم سی کرون

سوئے نہر آیا وہ تابوت جب — ہوئی نہر شق بیچ سی سب کی سب

اور اُس مین ہوئی قبر سی اک نمود — نمود اُس سی تھی بوی کا فور وعود

کیا دفن اُس مسکن پاک مین — کہ جان آگئی قالب خاک مین

سفید ایک پتھر کا صندوق تھا — رکھا اُس صدف مین وہ دُر بی بہا

اُسے رکھہ کی اُس قبر مین بند کر — رکھی اسکے پھر ریگ ایدھر اُدھر سے

اُسے دھر کے آئے نکل نہر سے — جو خلقت کہ آئی تھی وہان شہر سے

اُسی طرح پانی رلا نہر کا — وہ جس طرح چلتا تھا چلنے لگا

رہے اسکے رونے مین چالیس روز — دلون پر رہا سب کی درد اور سوز

سنو کعب احبار نی یون کہا — کوئے مین تھا جسوقت یوسف گرا

تو تھا دس برس کا فقط اُسکا سن — اور آنے لگے تھے جوانی کے دن

رہا دور پھر وہ بہتر برس — تھی اُسکی ملنے کی اُمید بس

مگر جبکہ دے حکم مجھکو خدا ∴ قبول اسکو جب مین کرون برملا

کہا حق نے موسی سے دیکھے ہی کیا ∴ ترا ساہی درجہ مین اسکو دیا

ہمارا نہ کچھ اسمین ہوجائے کم ∴ اگر بخش دین اک گنہگار ہم

ہوا خضا مین اسکا دیا تب بتا ∴ جہان قبر یوسف تھی سارہ نے جا

گئے نہر پر جبکہ موسی شتاب ∴ عصا اپنا مارا وہ بالائے آب

گئی نہر چلتی ہوئی سب ٹھہر ∴ ہوئی آدھی ادہر اور آدھی ادہر

ہوئی قبر یوسف کی اسجا نمود ∴ لیا کھینچ تابوت کو اسنے زود

زمین تھی مقدس جو کنعان مین ∴ وہان لے چلے اسکو اس آن مین

جہان تھے قبور اسکے آبا کے سب ∴ کیا دفن وہان اسکو باذن رب

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ∴

جو اخبار یوسف کی ہم نے کہی ∴ یہہ قصہ ہے سارا خبر غیب کی

بلا شک یہہ بھیجی ہے ہم نے خبر ∴ ترے ہی طرف اسکو باور تو کر

∴ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ∴

نہ تہا بہائیون پاس یوسف کے تو ∴ جب آپس امر کی سب نے کی گفتگو

کیا کرنے دائم دے مکر اور دغا ∴ کہ یعقوب سے ہو دے یوسف جدا

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

ہین اُنکو ایمان اللہ کا ؛ دلون مین ہے سب شرک اُنکے بھرا

مراد اس سے وہ قوم کفار تھا ؛ فرشتونکو کہتے تھے دُخت خدا

أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

نہین خوف انکو کہ آوی عذاب ؛ خدا کا کرے اُنکو بالکل خراب

أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

ویا اُنپہ آوے قیامت کا دن ؛ بلا مین اچانک وہون ممتحن

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

قیامت کے آنے سی تھے بے خبر ؛ نہ توشا کیا کچھ نہ کچھ ماحضر

رہے اپنے غفلت سی بیمار خراب ؛ اٹھایا جہنم کا سر پر عذاب

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي

یہ کہہ اُنسے رستہ میرا یہی ؛ چلو اسپر چھٹے شرک سی ہر بری

وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک ؛ یہی راہ ہے سارے رسولون سے ٹھیک

نہین حکم مین کوئی اُسکے دخیل ؛ وہ ہے مالک الملک رب جلیل

أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ

پکارون ہون راہ خدا پر تمہین ؛ بلاتا ہون راہ خدا پر تمہین

أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي

وَسُبْحَانَ اللَّهِ

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا

[illegible marginal commentary]

## نوحی الیہم من اہل القری

وحی اُنپہ ہم بھیجتے تھے سدا ❊ وے رہتے تھے شہروں میں سب برملا

یہہ نکتہ ہے باریک سن کان دھر ❊ نبی اس لئے ہیں ز جنس بشر

کہ مائل ہے ہر جنس ہمجنس پر ❊ ملک سی ملک اور بشر سے بشر

کبوتر نہووی کبھی جفت زاغ ❊ ہو کنجشک ہم آشیان کلاغ

نہ راغب ہو نا جنس پر دل کبھو ❊ کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

ہو جن و انسا کی صحبت برآر ❊ نہ انسان کا ہو ملک یار غار

ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس ❊ اسی واسطے سب نبی ہینگے انس

نبی آدم اسواسطے ہیں نبی ❊ کہ دل میں لگے بات ہمجنس کی

فرشتے اگر ہوتے پیمبر رسول ❊ نہ کرتا کوئی اُنکا کہنا قبول

نبی گو حقیقت میں ہینگے بشر ❊ ملک سی ہیں اوصاف میں خوبتر

ز بس وہ خدا عالم الغیب ہے ❊ نہیں اُس سے پوشیدہ کوئی شے

کوئی بات حکمت سی باہر نہیں ❊ کوئی کام سے اُسکے باہر نہیں

## افلم یسیروا فی الارض

نہیں کرتے کفار سیر جہان ❊ کہ ہو حال پہلوں کا اُنپر عیان

رسولوں کی تکذیب کا تھا سبب ۔ پڑا جو خدا کا یہ اُن پر عذاب

**وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا**

وہ گھر آخرت کا ہے سب سے بھلا ۔ ہے اُنکے لئے جو کریں اتقا

بہت اُنکی جا ہے جو ہیں متقی ۔ نہیں محروم اک لحظ اُس سے شقی

**اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ**

تم اس بات کو کیا سمجھتے نہیں ۔ بھلے اور بُرے کو پرکھتے نہیں

**حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا**

ہوئے جبکہ مایوس سب نبی ۔ جو کفار نے اُنکی تکذیب کی

ہوا جب رسولوں کے دل پر یقین ۔ ہے ایمان لانیکے ہرگز نہیں

**جَآءَهُمْ نَصْرُنَا**

مدد ہم نے اپنے رسولونکی کی ۔ نہ چھوڑا کوئی ہم نے کافر شقی

ہوا جبکہ اُن پر ہمارا عذاب ۔ ہوئے دونوں عالم میں خوار و خراب

**فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ**

جسے چاہیں ہم اسکو دیویں بچا ۔ جسے چاہیں اسکو کریں مبتلا

عذاب خدا سے بچے ہے وہی ۔ نبی کی جو کرتا رہے پیروی

## مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

نہین ہے یہہ قرآن حدیث دروغ ؛ کتابون کو پہلی یہہ دیہی فروغ
مصدق ہے پہلی کتابون کا یہہ ؛ مُبیّن ہے پہلی خطابون کا یہہ
یہی صدق پر اُسکے ہیگی دلیل ؛ کہ ہے یہہ بلاشک کلام جلیل

## وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ

ہر ایک چیز کا اسمین ہیگا بیان ؛ سب احکام دین اسمین ہیگے عیان
جو کچھہ دین و دنیا مین مطلوب ہے ؛ وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے
مسائل جو کچھہ دین و دنیا مین ہین ؛ کُھلے مجتہد فیہ سب اسمین ہین
اُسی سے کرے ہے ہر ایک اجتہاد ؛ مسائل کا قرآن سے ہے اعتماد

## وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

سراسر ہدایت ہے اسمین بہری ؛ یہہ قرآن رحمت ہے اللہ کی
یہہ رحمت ہے اُنپر جو ہین مومنین ؛ مگر اس سے محروم ہین کافرین
یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام ؛ کیا مین نے بہی اسکو اب اختتام
نہ کچھہ شاعری کا کیا مین خیال ؛ کہا اسمین جو کچھہ لکہا تھا وہ حال
الٰہی مرا رنج سب دور کر ؛ مجہے نور سے اپنے معمور کر

# تصحیح الاغلاط

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٣ | ٩ | دونکا | دونگا | ٢٠ | ٧ | آخرت کا | آخرت کی |
| ٢٤ | ٩ | نعمت | نعمت ہے | ٣٦ | ١٥ | چھوٹھا | چھوٹا |
| ٤٠ | ٤ | گھڑا | کھڑا | ٤٣ | ٦ | نہ پنچون | نہ پنجون |
| ٤٤ | ١٤ | ہو اسکو | ہوا اسکو | ٥١ | ٢ | یار | بار |
| ٥١ | ٣ | بوہ | وہ | ٥٧ | ١٤ | مدا | ندا |
| ٦٢ | ٥ | وے | وہ | ٦٥ | ١٣ | او | اور |
| ٧٥ | ١١ | و٠ | وہ | ٧٦ | ٥ | حار | چار |
| ٨١ | ١١ | خان | خازن | ٨٦ | ٣ | طاقت | طاعت |
| ٩١ | ٧ | اسسے | اس سے تو | ٩٣ | ٤ | تام | رام |
| ١٠٣ | ١٠ | دکیہہ | دیکھہ | ١٠٨ | ١٥ | ساتی | آتی |
| ١١٠ | ١ | اسنی | اُسنی | ١٣٠ | ١٤ | نہونا | نہوتا |
| ١٣ | ١ | جنہونے | جنہون نے کہ | ١٣٩ | ٦ | ملا | ندا |
| ١٣٩ | ٦ | سے | سب کے | ١٣٩ | ٨ | مردکھاہون | مردہون |
| ١٤٨ | ١٢ | سنکر | سنکر کے | ١٦٤ | ١٣ | بولا ہی وہ | بولا وہ ہی |
| ٢٠٠ | ٥ | مضی ما مضی | مضا ما مضا | ٢٠٥ | ١٣ | فاطِر | فاطَر |
| ٢١١ | ١ | عذاب | غضب | ٢١٢ | ١٢ | کتوب | مکتوب |

# صحیح الاغلاط

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | ۲۷ | دلیل | ذلیل | ۶ | ۹ | پہ | بہ |
| ۶ | ۱۹ | جز | جزو | ۷ | ۵ | المبین | اَلْمُبِیْن |
| ۷ | ۱۵ | قراق | قزاق | ۱۲ | ۲۲ | ی | نی |
| ۱۳ | ۱۶ | نیکذات | نیک زاد | ۲۰ | ۷ | جھوانچی | اپنی |
| ۲۲ | ۲۱ | اسنی | سی | ۳۵ | ۵ | لہ | کو |
| ۳۵ | ۱۰ | ٹھاتی | ٹھانی | ۴۴ | ۱۴ | صاحب ضازمان | صاحب زبان |
| ۴۹ | ۱۳ | گھڑا | کھرا | ۶۲ | ۱۹ | انکی | اسکی |
| ۷۰ | ۱۱ | سوینکی | سونے کا | ۸۸ | ۲۶ | اس | اس سے |
| ۹۳ | ۱ | کہ | کمر | ۱۱۰ | ۱۰ | عمرکی | عمرکی وہ کمال |
| ۱۱۰ | ۱۵ | لٹکا یا دیا | لٹکا دیا | ۱۱۴ | ۱۷ | وُنکی | اُنکی |
| ۱۱۹ | ۲۸ | سر پر | سر پر سے | ۱۲۴ | ۱۸ | سوای | سوا |
| ۱۵۲ | ۳ | افاقت | افاقت تو | ۱۵۹ | ۱ | تاتونی | تاتونی بیا |
| ۱۷۲ | ۲ | اونٹون | اونٹون کے | ۱۷۴ | ۵ | نی | نی آ |
| ۱۷۸ | ۳ | قیلُ | قبلُ | ۷۹ | ۱۰ | بست | پشت پر |
| ۱۸۲ | ۱۳ | بوسلنے | بوسلتے | ۱۹۵ | ۳ | اور | اور |